وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا

للہ الحمد و المنہ کہ درین ہنگام فرخی فرجام
بفضل حضرت ملک العلام

تتمہ رسالۂ اسرار حکمت و آثار قدرت

مشتمل خلاصۂ حدیث مفضل

۱۳۰۱ھ

تصنیف جناب عضائل مآب فواضل انتساب سید علی اکبر صاحب زاد مجدہ
خلف الصدق جناب سلطان العلما رضوان مآب طاب ثراہ

در مطبع فضل المطالع بسعی محمد انوار الحسن حلیۂ طبع پوشید

اسرار حکمت ۲ در گفتگوے مفضل با ابن ابی العوجا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منقول ہے کہ مفضل دیندار منجملہ اصحاب کرام و حاشیہ بوسان بارگاہ امام ہمام حضرت صادق علیہ السلام تھے ایک دن بعد نماز ظہرین قبر مطہر و روضہ منور حضرت سید المرسلین اشرف النبیین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وآلہ اجمعین احسن غور و فکر مین مستغرق تھے کہ جناب باری تعالے نے کیا کیا فضائل کریمہ و کرامات جسیمہ و کمالات عظیمہ و معجزات باہرہ و سعادات ظاہرہ سے اونکو سرفراز فرما کر منصب نبوت و شرف رسالت سے ممتاز فرمایا اسی اثنا مین ابن ابی العوجا وارد ہوا جو منکر وجود خالق آفریدگار و جاحد قدرت کردگار تھا اور بعد جلسہ قلیل کے اوسنے اپنے رفیق بے توفیق سے کہا کہ جسکی یہ قبر ہے اوسکو ایک عرصہ قلیل مین عمدہ مراتب عزت دنیوی کے حصول اور کمال مدارج فضیلت کے وصول ہوے اوس رفیق ناتوفیق نے کہا کہ وہ شخص نہایت عاقل و حکیم مدبر و فہیم تھا کہ دعوی مرتبہ بلند نبوت اور ادعاے درجہ ارجمند رسالت کیا اور اوسکے اثبات مین چند معجزات و کرامات ظاہر کرکے عوام الناس کو متعجب و متحیر کیا جس سے فہم تمام قاصر اور مقابلہ اوسکا متعذر ہو گیا یہ دیکھکر بعض صاحبان عقول نے بھی اوسکے دعوی کو قبول کیا اور فصیحان روزگار و بلیغان نامدار بھی اوسکے مذہب مین داخل ہوے اور جوق جوق عالم عالم فوج فوج عرب و عجم و ترک و دیلم اوسکے مشرب پر مائل ہوے

تا اینکہ اوسنے بغرض بقاء و استمرار اپنی ملت اور استقامت و استقرار شریعت کے اپنا
نام داخل اذان و اقامت کیا چنانچہ جسکا نتیجہ یہ ہو کہ تمام مساجد بیشمار و معابد اقطار
و امصار مین نام اوسکا باوقات پنجگانہ بصدای بلند مشہور ہوا اور اوسکے مذہب و شرب
کو وقتاً فوقتاً شیوع و نشو رہا تا اینکہ شہرۂ مذہب و ملت اور آوازۂ مشرب و شریعت
اوسکا شہر بشہر واصل ہوا اور ہر شخص اوسکے تصدیق نبوت اور اذعان رسالت کا قائل
ہوا اور شہرہائے بیشمار کنار دریاہائے زخار و دامن صحرا و کوہسار پر نام اوسکا معروف
ہوگیا اور اذان و اقامت مین وہ شخص بوصف رسالت موصوف ہوگیا اور غرض اوسکے
یہ تھی کہ کسی وقت اوسکے ذکر کو ذہول اور اوسکے امر کو خمول نہونے پاوے۔ یہ سنکر
ابن ابی العوجا نے کہا کہ ذکر محمدؐ سے درگذر کرو اور اصل اصول مذہب مین گفتگو کرو
کیونکہ اس موجودات کا کوئی آفریدگار اور اس مخلوقات کا کوئی صانع کردگار
نہین ہی بلکہ ہر موجود کا خود بخود وجود و ہر مشہود کا خود بخود شہود ہوا اس عالم کا کوئی
پیدا کنندہ اور اس ہستی کا کوئی آفرینندہ نہین ہی بلکہ ہمیشہ اسی طرح سے رہا ہی اور
اسی طرح سے رہیگا اور جب کہ اصلیت خدا بے ثبات ہی تو امر نبوت کیا بات ہی جب
یہ تقریر بیحاصل گفتگوے لاطائل مفضل نے سماعت کی تو اونکو تاب و توان صبر و
تحمل اور گنجائش توقف و تامل نہ رہی اور کہا کہ اے دشمن کردگار منکر آفریدگار
تونے دین حق سے عدول اور اقرار خالق برحق سے نکول کیا جس نے تجھکو شکم مادر سے
پیدا اور عالم عدم سے عالم وجود مین ہویدا کیا خلقت صورت جمیل صنعت شکل تشکیل آفرینش
اعضاے مناسب پیدائش جوارح متناسب سے دلیل صنعت کردگار آثار قدرت
پروردگار واضح اور شواہد علم و حکمت براہین وجود و قدرت لایح ہی۔ ابن ابی العوجا نے

کہا کہ اے شخص اگر تو واقف آداب مناظرہ و کلام اور رفیق حضرت صادق علیہ السلام ہی
تو معرکہ قیل و قال اور مناظرہ و استدلال سے ہم کو کسی طرح انکار و اعتزال نہین ہی
لیکن مکابرہ و ملال اور آغاز بحث و جدال اور طول مقال بے استدلال شایان اہل
علم و کمال نہین ہی چنانچہ خود حضرت امام علیہ السلام ساتھ عقل و متانت اور کمال
حلم و رزانت کے کلام فرماتے ہین کبھی کلمات خشونت آمیز اور فقرات طیش انگیز نہین فرماتے
بلکہ دلیل ہاے متین اور حجت ہاے مبین کو ہمارے ذہن نشین کرتے ہین اور حجج و براہین
سے بطور معقول تسکین فرماتے ہین تاکہ ارباب عقول کو بجز تسلیم دلیل کی جاے عدول
اور اتمام حجت سے گنجایش نکول نرہے۔ یہ سنکر مفضل موصوف مسجد مبارک سے باہر
آئے اور متفکر و متحیر متاسف و متحیر خدمت اقدس حضرت صادق علیہ السلام مین حاضر
آئے جب حضرت نے اونکے چہرہ سے آثار تالم و تحیر علامات تفکر و تاثر ملاحظہ فرمائے تو ارشاد
کیا کہ سبب ملال باعث اضمحلال کیا ہی مفضل نے سب ماجراے قیل و قال اور سرگذشت
بحث و جدال کو اظہار کیا حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ہم تیرے سامنے بیان کرینگے کہ خلقت
موجودات و صنعت کائنات پیدایش انسان و آفرینش حیوان کو الف وجود طائر ان ہوا
و درندگان و چرندگان صحرا حالات نشو و نماے نباتات و اشجار اور پیدایش میوہ و
برگ و اثمار جس سے معلوم ہوگا کہ مخلوقات ہر مصنوعات عالم مین کیا کیا اسرار حکمت کردگار
و آثار قدرت آفریدگار ظاہر و آشکار ہین اور بسبب اسکے اقوال ملحدین قدرت
جناب باری باطل اور شبہات منکرین پروردگار زایل اور ازدیاد معرفت جناب احدیت حاصل
ہو پس دوسرے دن علی الصباح میری حضور مین حاضر ہونا تاکہ دلائل و براہین سے
تیری تشفی و تسکین آثار قدرت و اسرار حکمت جناب رب العزت تیرے ذہن نشین کرون

پس مفضل کو مسرت عظیم و دولت جسیم حاصل ہوئی اور اس مژدۂ بے مثال سے شاد اور خوشحال اپنے گھر پر واپس آئے

اسرار حکمت

در بیان آثار قدرت جناب رب العزت

ہرگاہ آفتاب ضیا بار نے مشرق چرخ دوار سے افق روزگار پر طلوع اور انوار صبح صفا نے کرۂ گیتی پر سطوع کیا تو مفضل بفرط شوق و شروع اور وفور اشتیاق و ولوع حاضر حضور پر نور ہوے حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا کہ ای مفضل تو نے یہ شب دراز اضطراب و اضطرار مین اور کمال اشتیاق و انتظار مین بسر کی پس جو کچھ کہ ہم تقریر فرماوین اوسکو واسطے ہدایت انام اور ارشاد خاص و عام کے لوح دل پر تحریر اور صفحۂ خاطر پر تسطیر کر یہ فرماکے حضرت نے خطبہ آغاز کیا جسکا خلاصہ یہ ہے کہ ای مفضل سب سے پیشتر کردگار تھا اور اوس سے پیشتر کچھ نہ تھا اور سب سے آخر آفریدگار رہیگا اور کچھ نہ رہیگا نہ اوسکے وجود کی ابتدا ہی نہ اوسکے بقا کی انتہا ہی پس وہی اول ہی وہی آخر ہی وہی باقی ہی وہی سرمدی ہی وہی ابدی ہی اور ہزاران شکر و سپاس اوسکو سزاوار ہے کہ ہم کو علوم و کمالات اور روحی والہامات سے سرفراز کیا اور خلعت درجات رفیعہ و کرامات منیعہ و فضائل کریمہ و فواضل عظیمہ اور اعلاے علوم غیبیہ و اقصاے معارف اسرار لاریبیہ عطا فرماکر تمام عالم سے افضل و ممتاز فرمایا اور اپنے لطف عمیم و فضل عظیم سے ہمکو رہنماے صراط مستقیم اور رہبر راہ قویم اور گواہ صادق اور شاہد واثق مقرر فرمایا پس واضح ہو کہ جو لوگ وجود صانع عالم سے جاہل اور معرفت جناب باری سے غافل ہین اونکے عقول و افہام کا قصور اور ادراک حکمت جہان و صنعت جہانیان مین فتور ہے جس سے آثار قدرت خالق موجودات اور

اسرار حکمت کائنات اونپر مخفی رہتے ہیں اور چشمہائے بصیرت اور دیدہ ہائے بصارت بسبب غشاوت جہالت و عارضہ غفلت و بطالت کے کور و بے نور رہی اونکو خواب غفلت اور غشی جہالت سے انتباہ اور ملاحظۂ آثار قدرت صنایع و اسرار حکمت بدایع پر کچھ نگاہ نہین ہی ای مفضل جو لوگ کہ صنعت و تدبیر اور حکمت و تقدیر حضرت آفریدگار قدیر کا انکار کرتے ہین وہ لوگ رحمت کردگار سے برکنار اور طریقۂ صدق و صواب سے بیزار اور مورد عذاب قہار و مستوجب عقاب جبار اور مستحق دار البوار ہین اور مثال اونکی یہ ہی کہ جس طرح سے کوئی شخص کور با چشم بے نور ایک ایوان بدیع و قصر منیع و بناے رفیع مین وارد ہو جسکو انواع نقش و نگار اور غرفہ ہاے طلا کار اور حجرہ ہاے دلکشا اور طاقہائے پر ضیا اور سقف ہاے رنگین اور دریچہ ہاے دلنشین اور ستونہاے خوشنما اور درہاے جانفزا سے آراستہ اور فرشہاے فاخرہ اور زینتہاے نادرہ اور لخلخہ ہاے مشک و عنبر اور غالیہ ہاے جان پرور اور شمعہاے کافور اور قنادیل پر نور اور خوانہاے طعام اور مائدہ ہاے الطاف و انعام اور مسندہاے نایاب و تکیہ ہاے زربفت و کمخواب سے پیراستہ کیا ہو اور ہر چیز نادر و فائق بمقام لائق اور جاے موافق موجود ہو تمامی زیب و زینت ہاے بایستہ اور سامان راحت و نعمت ہاے شایستہ مہیا ہو پس وہ شخص مانند مجنون و دیوانہ بالغزش مستانہ اور رفتار کورانہ معرا از حکمت فرزانہ داخل خانہ ہو کر ہر طرف دورہ و گشت اور ہر جانب آمد و رفت کرے اور اگر کسی چیز پر قدم ڈالے اور ٹھوکر پاوے یا مزاحمت سے اوسکی لغزش کھاوے تو بیباک و گستاخانہ اور بے پرواہ و بے ادبانہ بانی مکان کی ملامت اور ترتیب اشیا و سامان کی مذمت کرے اور اپنی عقل قاصر کو ادراک حسن مقام سے قاصر اور نگاہ خاسر کو احساس حسن انتظام سے خاسر نہ سمجھے پس یہی حال ہو اوس شخص کا

جو محاسن نظام عالم سے واقف اور حکمت وقدرت جناب رب العزت کا عارف نہین ہی کیونکہ
علل واسباب موجودات منافع ومضار مصنوعات سے جاہل ہی بدین جہت انکار صانع عالم کا
قائل اور مذمت خلقت مخلوقات وملامت وجود موجودات پر مائل ہی جیساکہ پیروان فرقہ
مانئے نقاش اور رہروان طریقہ ملحدان بد قماش نے مذہب کفر وضلال اور خیال محال
سے ترک عبادات حضرت ذو الجلال اختیار کیا مذمت تقدیر ایزد معبود اور ملامت حسن
تدبیر عالم موجود اپنا شعار کیا پس اے مفضل جس شخص کو عرفان جناب باری حاصل
اور وہ منزل ہدایت وسعادت تک واصل ہی اور اوسکے دل پر فیضان انعام کردگاری
الطاف پروردگاری نازل ہی اوسکو لازم ہی کہ خلقت عالم مین غور وتفکر صنعت
ایجاد بنی آدم مین تحقیق وتدبر کرے اور حمد وسپاس منعم حقیقی اور شکر وستائش محسن
تحقیقی ہر وقت بجالاوے تاکہ نعمتہاے خداوند غفار کو ازدیاد ووفور ہو اور عذاب
قہاری اور عقاب جباری سے دور ہو قال اللہ تعالی لئن شکرتم لازیدنکم ولئن
کفرتم ان عذابی لشدید توضیح وتشریح واضح ہو کہ زمان شاپور بن اردشیر
بادشاہ مین ایک شخص نامی مسمی بمانی نقاش بے مثال مصور باکمال تھا نبوت حضرت
موسی سے انکار اور نبوت حضرت عیسی کا اقرار کرتا تھا اوسکا مقولہ ضعیف مذہب
نحیف یہ تھا کہ عالم موجود مرکب ہی دو اصل قدیم سے یعنے ایک اصل قدیم نور ہی
اور دوسری ظلمت ہی نور سے اشیاے خیر ونیکی کی خلقت اور ظلمت سے اشیاے
شر وبدی کی خلقت ہی چنانچہ ظلمت سے گژدم ومار کی پیدایش اور موذیات
حشرات الارض کی افزنیش ہوئی ہو اسوسطے کہ ظلمت ایک شی کور وجاہل اور ترکیب خلقت
وایجاد حکمت سے غافل ہی پس مور ومار وحشرات زہردار دیگر مہاے بیکار کی خلقت

بیفائدہ وبیکار ہی کیونکہ حکیم علیم عقیل فہیم کو ایسے اشیاء بیکار کا ایجاد کرنا نامناسب و ناسزاوار ہی

اسرار حکمت ۸-
دربیان حسن نظام عالم

اے مفضل غور وتفکر سے لحاظ کر کہ حسن نظام عالم موجودات ور سامان و اسباب عالم شہود اور نظم ونسق موجودات اور رتق وفتق خلق مخلوقات خود اول دلیل وجود خالق جلیل اور سبیل معرفت کردگار جمیل ہی چنانچہ ملاحظہ کر کہ یہ عالم مانند سراے پر نقش ونگار اور ایوان وسیع زرین کار کے آراستہ ہی جو نعمتہاے گوناگون اور عجائبات بوقلمون اور حکمت ہاے بیحد افزون سے پیراستہ ہی آسمان دوار مانند سقف مینا کار اور زمین پایدار مانند فرش پر نقش ونگار کے موجود ہی آفتاب درخشان ماہتاب تابان ستارہ ہاے نور افشان مثل چراغہاے ضیا بار شمعہاے پر انوار قندیلہاے زرنگار قمقمہاے مرصع کار کے مشہود ہی جواہر آبدار کے جبال وتلال مین خزینہ اور سیم وزر کے جابجا معدن دفینہ ہین عجائبات ارضی وسماوی غرائبات عالم دنیاوی بدائع بحر وبر صنایع سہل ووعر بوجہ احسن مرتب ہین انواع نعمتہاے فواکہ و اثمار اصناف ریاحین و ازہار اقسام سبزہ زار وحدیقہ ہاے پر بہار بوجہ مناسب مہذب ہی اوس خالق مہربان نے انسان ضعیف البنیان کو یہ مکان جلیل الشان مع ساز وسامان حوالہ فرمایا ہی تاکہ نباتات جمادات وحیوانات کو اپنے مصالح ضروریہ حوائج لابدیہ مطالب مہمہ مآرب جمہ منافع ماکولہ فوائد معمولہ استمتاعات جمیلہ مہمات جلیلہ مین استعمال کرے اور اس راحت عظیم دولت جسیم نعمت عمیم پر اوس حکیم علیم خالق کریم محسن رحیم کا شکریہ ادا کرے بس اگر لحاظ

کیا جاوے تو انتظام عالم و انتساق احوال بنی آدم اور ارتباط افراد موجودات اور حسن
اجزاے مصنوعات دلیل کامل ہی اس امر پر کہ کسی صانع حکیم خالق علیم نے بمصلحت تمام
اور حکمت تام عمدہ انتظام کیا ہی اور اس عنوان شایستہ اور ترتیب و سامان بایستہ سے
سلسلۂ آفرینش موجودات اور سررشتۂ احتیاج و ارتباط کائنات بنایا ہی کہ کوئی شی عبث
و بیکار نہین ہی بلکہ ہر جزو شی خالی از منافع بیشمار نہین ہی توضیح و تشریح واضح ہو کہ
حضرت امام علیہ السلام نے جو تذکرۂ ارتباط کائنات ایتلاف موجودات فرمایا اوس سے
استنباط بہترین دلائل عقلی و براہینۂ فلسفی ہوتا ہی یعنے جبکہ انتظام اجزاے عالم اور
ارتباط ایک شی کا ساتھ دوسرے شی کے باہم اور احتیاج ایک چیز کے ساتھ دوسری چیز
کے لازم ہی تو معلوم ہوا کہ ہر شی باہمدگر متلازم ہی اور برہان عقلی سے ثابت ہو چکا ہی کہ
دو متلازم یا خود ایک دوسرے کی علت ہین یا دونون معلول کسی اور علت کے ہین
اور جب کہ اجزاے عالم ممکن ہی اور ہر ممکن محتاج ہی جو مستقل اور اپنے اثر مین کامل
ہو ورنہ دور ہوگا یا تسلسل ہوگا اور دونون برہان عقلی سے باطل اور حیز اعتبار سے
عاطل ہین پس لامحالہ انتہا ہو گی طرف واجب الوجود کے جو تمامی کائنات کی علت
مستقل اور ایجاد موجودات مین موثر کامل ہی علاوہ اوسکے عقل سلیم حکم کرتی ہی کہ
واسطے انتظام شخصی کے ایک شخص ہونا چاہیے کیونکہ اگر دو شخص ہونگے تو انتظام مین
تخلل احکام مین تعطل واقع ہوگا چنانچہ اگر دو ہون تو ہر واحد علت مستقل ہی یا نہین
اگر علت مستقل ہی تو ہر واحد دوسرے سے مستغنی ہی پس دوسری علت کا ہونا بیکار ہی
اور اگر ایک مستقل دوسرا غیر مستقل ہی تو غیر مستقل اوسکا معلول ہی نہ علت اور
اگر دونون غیر مستقل ہین تو دونون محتاج ہین طرف علت مستقل کے پس ضرور ہی

واسطے تمامی مخلوقات اور موجودات عالم کے ایک ہی علت مستقل اور مدبر کامل ہو اور
جبکہ حکما اور اطبا نے تسلیم کیا ہی کہ واسطے انتظام بدن انسانی کے ایک مدبر کامل ہی
یعنی نفس طبیعت جو تدبیرات جسمانی مین ہر وقت مشاغل ہی پس ہرگاہ اس عالم صغیر انسانی
کے واسطے ایک مدبر مستقل تسلیم کرتے ہین تو کمال التعجب ہی کہ اس عالم کبیر کے واسطے ایک مدبر
کامل کیون نہین تسلیم کرتے ❊

اسرار حکمت در خلقت انسان

ای مفضل غور کر ابتدائے خلقت مین کہ خداوند حکیم کسطرح سے آب رقیق انسان سے
بچہ انسان پیدا کرتا ہی اور اوس آب منیہ رقیق مین کیا کیا اعضائے خوبصورت ہویدا
کرتا ہی اور تین پردہ ہائے تاریک مین اوسکو قیام دیا ہی یعنی ظلمت شکم اور ظلمت رحم
اور ظلمت بچہ دان مین اوسکو مقام دیا ہی اوسکو تحصیل معیشت اور جلب منفعت کا اختیار
نہین ہی نہ دفع مضرت نہ دفع اذیت پر اقتدار نہین ہی پس خون حیض اوسکی طرف متوجہ کیا جاتا ہی
اور بطریقہ سیلان و خروج معمولی اوسکا مدد کیا جاتا ہی تا اینکہ اوسکے خلقت کو اکمال
و اتمام اور اوسکے اعضا کو استحکام حاصل ہو اور اوسکے جلد بدن کو تحمل گزند ہوا و سرما
یا ایسے ملامست برودت و حرارت اشیا اور مقاومت خشونت و لینت اشیا اور چشم
کو طاقت مشاہدہ اشیائے ظلمانی تاب ملاحظہ تجلیات اشیائے نورانی حاصل ہو بعد
اسکے خداوند کریم حکیم علیم بچہ کو خروج پر آمادہ و مہیا کرتا ہی اور عورت حاملہ
کو درد شدید عطا کرتا ہی اگر درد نہ پیدا ہوتا تو بچہ ہمیشہ شکم مین رہتا اور جسقدر
مقدار اوسکے زائد ہوتے اوسیقدر تکلیف و اذیت حاملہ سے زائد ہوتی اور پھر
آخرکار پردہ ہائے شکم و رحم و بچہ دان پارہ پارہ ہوکر وہ بچہ پیدا ہوتا اور حاملہ

ہلاک ہوجاتی فلہذا جناب باری نے دردزہ لاحق کیا اور بچہ دان وفم رحم کو جو عصب
وگوشت نرم سے مخلوق ہی حکم دیا کہ کشادہ ہو اور بچہ کو حکم دیتا ہی کہ وہ اپنا مقام چھوڑ کر
خروج پر آمدہ ہو چنانچہ بحکم کردگار قدیر بچہ پیدا ہوتا ہی اور وقت مناسب رحم مادر سے
جدا ہوتا ہی بعد اوسکے خالق انام اوسی خون حیض کو مقام رحم سے جانب پستان متوجہ
فرماتا ہی اور اوسکے ذائقہ ناگوار کو بسا تھہ لذت وحلاوت خوشگوار مبدل اور اوسکے
رنگ سرخ کو بہ شکل شیر سفید لطیف متشکل کرتا ہی غنچہ دہان بستہ طفل کو کشادہ اور
واسطے چوسنے کے اوسکے زبان ولب کو مہیا وآمادہ فرماتا ہی پس ہر وقت وہ شکر ہ
شیر لطیف ودو صراحی زلال غذاے نظیف آویزان ہین تاکہ پرورش اعضاے نازک
وضعیف اور ترتیب اندام نرم ونحیف ہوتی رہی جس سے نشو ونماے تمام اور رفتہ رفتہ
فوقتاً اعضا کو استحکام اور یوماً فیوماً جوارح کو قوت تام اور واسطے قبول غذا ہاے
قوی اور غلیظ کے استعداد تمام حاصل ہوتی جاوے بعد اوسکے دندان تیز مانند
آشیا کے پیدا فرماتا ہی تاکہ غذا ہاے سخت وغلیظ کو پیس کر غذاے موافق اور کیلوس
کے لائق ہوجاوے اور حلق سے بآسانی گذر کر معدہ مین طبخ پاوے اور سہولت سے
عروق اعضا وجگر مین بلکہ عروق تمام جسم مین نفوذ پاوے بعد اوسکے غور کر کہ اوس
طفل کو رفتہ رفتہ قوت نشو ونما عطا فرماتا ہی اور تبدریج اوسکو تا بحد بلوغ پہونچاتا ہی
اگر مرد ہی تو اوسکو موہاے ریش وبروت عطا کرتا ہی تاکہ حد طفولیت اور مشابہت
عورات سے خارج ہو اور اگر عورت ہی تو اوسکے چہرہ کو موہاے ریش سے مصفا وخالی
اور نظارت وصفا وحسن وضیا سے متجلی فرماتا ہی تاکہ رجال کو جانب نسوان واسطے حصول
وصال وبقاے نسل کے میلان ہو پس لائق عبرت ہی اختلاف حالات کیونکہ اگر رحم

مادر مین خون حیض نہ واصل ہوتا تو نطفۂ انسانی مثل گیاہ بے آب کے خشک ہوجاتا اور اگر دردزہ عارض نہوتا تو بچہ زندہ در گور ہمیشہ رحم مین رہتا اور اگر بعد ولادت کے وہ خون حیض بشکل شیر مبدل اور متشکل نہوتا تو مولود بسبب گرسنگی کے ہلاک یا غذا ہاے غلیظ و نامناسب سے مورد امراض خطرناک ہوتا اور اگر دندان تیز نہوتے تو غذا سے سخت کا نگلنا اشیاے خشنہ کا ہضم کرنا دشوار ہوتا اور اگر شیر مادر ہمیشہ اوسکے غذا ہوتا تو اعضا کو کبھی قوت و استحکام اور اعمال شاقہ اور کارہاے صعبہ کا اون سے انصرام نہوتا اور سن تمیز مین سینہ و پستان مادر دیکھنا یا اوسکی چھاتیان چوسنا باعث کمال شرم و خجالت اور موجب انفعال و ذلت ہوتا اور مادر اوسکی ایک بچہ کے تربیت سے تمام عمر فراغت نہ پاتی تو دیگر اولاد کس طرح سے پرورش پاتی اور خون حیض ہمیشہ بشکل شیر متشکل رہتا تو واسطے غذاے نطفۂ دیگر کے خون حیض کہان سے آتا اور اگر بالون سے چہرہ کو جلالت اور بزرگی اور مہابت دستگی نہوتی تو عورات سے امتیاز نہوتا اور مثل کودکان سادہ رخسار اور طفلان کم وقار کے اونکا اندازہ ہوتا اور جن لوگون کے کہ بال نہین نکلتے ہین تو بسبب اوسکا شناعت افعال یا ذمارت اعمال اونکے والدین کی شامت احوال ہی پس اے منصف غور کر کہ جملہ حالات جسمانی اور اوقات انسانی مین وہ کون شخص ہی کہ بحسب مناسب حال و مصلحت وقت و موافق احوال اسکے عمدہ انتظام فرمانا ہی بجز اوس خالق قدیر صاحب حکمت و تدبیر کے جو کتم عدم سے فضاے وجود مین لایا اور جسنے مصالح و حکم کو خاقت انسان مین ودیعت فرمایا پس اگر بدون انتظام و تدبیر اور بدون علم و تقدیر منتظم قدیر کے یہ انتظام ہویدا ہو تو چاہیے کہ عقل و تدبیر کرنے سے نظم و نسق میز تعطل اور حکمت و تدبیر کرنے سے مزید اختلال و تخلل پیدا ہو حالانکہ یہ امر حکماے کامل و

و دانشمندان عاقل جو تدبیر و حکمت اور علم و مصلحت کے قائل ہین سراسر باطل اور حیز
اعتبار و ثوق سے عاطل جانتے ہین چنانچہ دلیل اوسکی یہ ہی کہ آتش سے فعل حرارت
اور آب سے فعل برودت حاصل ہوتا ہی نہ بالعکس پس علیٰ ہذا القیاس بدون تدبیر
و انتظام کے انتظام پر حکمت اور سامان با مصلحت ہونا محال ہی ؂

اسرار حکمت ۱۰ - در بیان ناقصی مولود

حضرت نے فرمایا کہ اے مفضل اگر خداوند جلیل بچہ انسان کو رحم مادر سے دانا و عقیل
پیدا کرتا تو دفعتہً عجائب عالم موجودات اور صنایع و بدایع کائنات مختلف سو تبد[illegible]
و اشکال حیوانات دیکھکر حیران ہوتا انواع نباتات و جمادات و حالات و کیفیات [illegible]
دیکھکر پریشان ہوتا جسطرح سے ایک اسیر کو ایک شہر سے دوسرے شہر مین [illegible]
کو زندان سے کسی آبادی و عمران مین لیجاوین اور اوسکو مشاہدہ اشیاے عجیبہ و بااختلاف
اسباب غریبہ سے حیرت ہو باوجودیکہ اپنی عمر گذشتہ مین اوس قسم کے ہزاران ہزار
اشیاے بیشمار دیکھ چکا ہوگا علاوہ اوسکے جو اسیر کہ کم سن اور صغیر ہوتے ہین وہ بہ نسبت
اسیران معمر اور کبیر کے بہت جلد علوم و ادب سے آراستہ اور صنعت و دستکاری سے
پیراستہ ہوتے ہین فلہذا جناب باری نے بچہ کو عقل و فہم بتدریج اوقات و ترتیب حالات
عطا فرمایا اور بمرور اوقات اوسکو قبول کنندہ تعلیمات اور ادراک کنندہ لذات و محسوسات
فرمایا اور یہ بھی غور کر کہ اگر عاقل و دانا پیدا کرتا تو انسان اپنے تئین کمال ذلت و زحمات
زحمت مین مبتلا دیکھتا کہ مقام نجس سے پیدا ہوا ہی اور خون و رطوبات نجس سے آلودہ
اور خرقہ ہاے [illegible] مین پیچیدہ اور آغوش و گہوارہ مین پڑا ہی نہ چل سکتا ہی نہ کچھ
کر سکتا ہی نہ اوٹھ سکتا ہی نہ بیٹھ سکتا ہی نہ اس حال سے نکل سکتا ہی جس حال سے

کہ والدین اوسکے پرورش اور تربیت اور اوسپر لطف و تکرمت کرتے ہین
اوسکو بالکل ناگوار ہوتا اور اس وجہ سے اوسکو والدین سے نہایت انحراف اور
عدول و استنکاف ہوتا فلہذا جب دنیا مین حلول اور اول منزل وجود مین نزول
کرتا ہی تو وہ لذات وا ذیات دنیا سے نادان غافل اور منافع و مضار اشیا سے جاہل ہوتا ہی
رفتہ رفتہ ہر چیز کے مشاہدہ سے صاحب ادراک ہوتا ہی اور آہستہ آہستہ ملاحظہ مرغوبات
سے متلذذ اور اشیاے مکروہہ سے اندوہناک ہوتا ہی روز بروز اشیاے عجیبہ سے مالوف
و مانوس ہوتا ہی اور وقتاً فوقتاً اشیاے غریبہ کو محسوس کرتا ہی آناً فآناً ایک مرتبہ سے
دوسرے مرتبہ فہم تک واصل ہوتا ہی جسطرح سے نباتات بتدریج نشو و نما حاصل
ہوتا ہی تا اینکہ رشد و فہم کامل ہوتا ہی اور تکلیف عبادات خطاب احدیت اور اجتناب جرائم
و معصیت اور تحمل اکتساب معیشت اور پرورش عیال و کفالت اطفال کے قابل ہوتا ہی
اور جسطرح سے اوسکے والدین نے اوسکو پرورش کیا تھا اوسیطرح سے اپنے اطفال کی
نوازش کرتا ہی اور غور کرو کہ اگر وقت ولادت کی عقل و شعور کامل ہوتا اور جسم و بدن اوسکا
مستحکم و مستقل ہوتا تو فوراً فرزند اپنے والدین سے جدا اور کسب معاش و تحصیل اشغال
مین مبتلا ہوتا نہ والدین کو محبت و فکر تربیت ہوتی نہ فرزند کو والدین کی ساتھ موانست
و محبت ہوتے نہ اونکی شکر گذاری و خدمت گذاری کرتا نہ اونکے اطاعت و فرمانبرداری
کرتا پس سلسلہ تربیت و پرورش مفقود اور طریقہ الفت و قرابت مسدود ہوجاتا اور
ایسی اجنبیت و مغائرت ہوجاتی کہ آبا و امہات اور ابنا و بنات و اخوات مین باہم تعارف
و اتحاد نہ ہوتا مثل حیوانات باہم مرتکب افعال حرام ہوا کرتے اور ایک قباحت عظیم
و ذلت جسیم یہ تھی کہ فرزند وقت تولد کے سبب مقام شرم اور محل آزرم اپنی ماں کا مشاہدہ

کرتا جس کا دیکھنا شہر جا جام اور عقلا باعث نفرت تمام و کراہت تام ہو فلہذا جناب باری نے
بچۂ انسان کو با چشم خفتہ زبان بستہ و فہم نہفتہ پیدا کیا ٭

اسرار حکمت اور گریہ و رطوبات اطفال

اے متفحص غور کر کہ گریہ اطفال صغیر مین منفعت کثیر یہ ہی کہ دماغ اطفال مین رطوبات تمام
ہوتی ہی جس سے حدوث امراض عظیمہ اور لحوق عوارض شدیدہ اور دردہا ے صعب کا احتمال
ہوتا ہی بدین نظر بہ تحریک مشیت و الہام جناب ملک العلام اطفال خردسال اکثر اوقات
مین رویا کرتے ہین جس سے رطوبات فاسدہ مندفع اور آثار امراض دماغ و چشم منقطع ہو جاتے
ہین اور جس طرح سے گریۂ اطفال باعث صحت جسمانی اور صفاے قواے نفسانی ہی اور
والدین اوسکے منفعت سے غافل اور اوسکی مصلحت سے جاہل ہین اور اوسکے بہلانے
اور اوسکے تسکین پر مائل ہین اسی طرح سے بہت امور ایسے ہین کہ جو حق اطفال مین مفید تر
اور والدین کے نزدیک مکروہ تر ہین اور اسی طرح سے سب امور عالم موجودات علم و
حکمت گوناگون سے مملو و مشحون ہین اور مصلحت و تدبیر سے مقرون ہین لیکن منکران وجود خالق
آفریدگار در جاہلان حکمت کردگار اوسکے مصلحت و حکمت مکنونہ سے غافل اور فوائد و
منافع خفیہ سے جاہل ہین دنیا مین اکثر امور ایسے ہین کہ عقلا اوسکے بعض منافع کے عارف
اور بعض فوائد سے ناواقف ہین اور ہزارون دقائق امور و حقائق دہور ایسے ہین کہ
عقل انسانی اوسکے ادراک سے قاصر اور صرف جناب باری اوسکا عالم و ماہر ہی علی ہذا القیاس
رطوبات اطفال ذہن سے جاری ہوتے ہین جس سے دیوانگی اور فالج اور لقوہ اور فتور
عقل اور فتور اعضا صرف ہوتا ہی اگر یہ رطوبات تمام اعضا مین جاری اور تمام رگ و پے مین

سارے ہوں تو امراض مذکورہ سے صحت و برائت اور اعضا رئیسہ کو استحکام و قوت حاصل ہو سبحان اللہ کیا اوسکی قدرت اور حکمت ہی اور کیا کیا اوسکے رحمت و مکرمت ہی مگر نادان اوسکے لطف و نوازش سے غافل اوسکی حکمت تربیت و پرورش سے جاہل ہین اگر اوسکی نعمتہاے بیشمار کے شمار سے واقفیت اور اوسکے تفضلہاے بے پایان اور احسانہاے فراوان کے آثار سے معرفت حاصل کرین تو اوسکی معصیت سے پرہیز اور اوسکی عقوبت سے گریز کرین پس ذات خداوند کریم کریم اور اوسکی نعمت عظیم عظیم اور اوسکا احسان عمیم عمیم اور اوسکا تفضل جسیم جسیم ہی ٭

اسرار حکمت ۱۲۔ در خلقت اعضا

تو تفضل فکر کر کہ صانع علیم خالق حکیم نے کیا کیا اعضاے مناسب بطور مناسب بمقدار مناسب بصورت مناسب و ہیئت مناسب بہ مقام مناسب پیدا فرمائے ہین چنانچہ دو ہاتھ واسطے کردار اور دو پاؤن واسطے رفتار کے دو چشم واسطے بصارت کے دو کان واسطے سماعت کے ایک دہان واسطے خورد و نوش کے ایک معدہ واسطے ہضم طعام کے لب و زبان واسطے کلام کے جگر واسطے اخلاط بدن جدا کرنے کے اور منافذ بدن واسطے اخراج فضلات فضول و رطوبات نامقبول کے اور اندام نہانی واسطے عورتون کے آلات تناسل واسطے مردون کے پیدا کیے تاکہ توالد و تناسل ہو چنانچہ مرد کو عضو تناسل لحمانی و عصبانی ایسا دیا کہ وقت حاجت منتشر و بلند و ایستادہ ہو اور عورت کو ایک رحم مانند ظرف عمیق کے لحمانی و عصبانی دیا تاکہ واسطے قبول نطفہ اور حفاظت نطفہ کے لبستہ و کشادہ ہوا ور پھر مقام غور ہی کہ ایک آب منی سے اعضاے مختلف الصورت پیدا ہوے گوشت پوست استخوان ناخن عصبات عروق اور پھر اون سے اعضاے

مختلف مرکب ہڈی کے آنکھ ناک ہاتھ پانوان سر جگر معدہ ریہ دل اور دیگر اعضا پھر ہر عضو کا
مزاج ہر ایک عضو کی صورت اور ہیئت اور خاصیت اور مزاج جدا جدا بنایا پس اگر کوئی خالق
حکیم خبیر صانع علیم بصیر نہین ہی تو کیونکر ایک آب منی رقیق سے اعضاے مختلف الصور والاشکال
متغائر الاحوال پیدا ہوے ۞

اسرار حکمت ۱۳ در بیان فعل طبیعت

مفضل نے عرض کیا کہ قوم دہریہ کہتے ہین کہ فعل طبیعت سے اسکا ایجاد ہوا حضرت نے
فرمایا کہ سوال کراون سے کہ جس طبیعت نے اوسکا ایجاد کیا اسکو عقل و حکمت اور علم
و فراست ہی یا نہین اگر وہ لوگ اقرار و اعتراف کرین کہ اسکو علم و حکمت ہی اور عقل
و شعور و تقدیر حاصل ہی تو نام اوسکا طبیعت رکھا ہی لیکن نفس الامر مین وہی خالق قدیر
حکیم با تدبیر ہی اور اگر وہ لوگ اوسکے علم و شعور سے استنکاف کرین تو سوال کرو کہ طبیعت
بے شعور و جاہل سے وقتاً فوقتاً مناسب حالات و مقامات موافق درجات و کیفیات
کے ایسے ایسے بدائع عجیبہ و صنائع غریبہ کا کیونکر ظہور ہوا ای مفضل واضح ہو کہ آفریدگار
نے اس دنیا کو عالم اسباب کیا ہی اور عادت الہی جاری ہوئی ہی کہ ظہور اشیا کا
اسباب سے ہوتا ہی لیکن قوم غافل نے اسباب ظاہری پر لحاظ کرکے مسبب الاسباب
سے انحراف اور خالق اسباب سے استنکاف کیا ہی ۞

اسرار حکمت ۱۴ در بیان وصول غذا بجمیع بدن

ای مفضل فکر کر کہ اول غذا معدہ مین واصل ہوکر اوسکو ایک طبخ کیلوس سے حاصل
ہوتا ہی اور چند رگہاے مناسب درمیان معدہ و جگر کے بنائی ہین کہ اونکے ذریعہ سے عرق
غذا اوسکا جگر تک [illegible] ہوتا ہی [illegible] ہی جو نقل غذا

متعلق اوس کثافت وغلاظت غذا کا متکفل نہین ہوسکتا اور ہرگاہ زلال صافی بقدر کافی
جگر مین پہنچتا ہی تو وہان طبخ مناسب ہو کر خون و بلغم و صفرا و سودا کے ساتھ مستحیل ہوجاتا ہی
اور جگر سے بذریعہ عروق و رگہاے بدن کے تمام بدن مین سارے اور اخلاط متولدہ
ما صدق آب انہار و اشجار کے جاری ہوتا ہی اور جا بجا اوسمین ظروف و منافذ ہین کہ فضلات ناقصہ و فاسدہ
ہر مقام سے مندفع ہوتے ہین چنانچہ صفرا جانب زہرہ و سودا جانب سپرز اور رطوبات
بہ مقام مثانہ اور ثقل غذا بہ مقام احشا و امعا کے مجتمع ہوتا ہی پس غور و فکر کر کہ کس طرح سے
واسطے ظروف فضلات جدا جدا ایجاد کیے ہین اگر ہر مقام پر فضول کے واسطے
اوسمین ظروف نہوتے تو بقدر ضرورت سے زائد ہو کر تمام بدن مین سارے اور موجب
حدوث فساد و بیماری ہوتا پس غور کر ای مفضل کہ خداوند کریم نے تصویر انسانی کو
ایسے مقام پر کہینچا کہ جہان دست دستکار اور نگاہ خبردار اور فکر ہوشیار کا گذر
نہین اور بعد ایام خلقت کے اوسکا نشو و نما ہوتا ہی چنانچہ جب پیدا ہوتا ہی تو وقتاً
فوقتاً اوس ہر عضو کو پہنچتا ہی اور وہ نشو و نما ہر عضو کا ایسا لائق و مناسب ہوتا ہی
کہ جو مناسب اعضا ایکدگر وقت ولادت تھا اوس سے تجاوز نہین ہوتا چنانچہ یہ ممکن نہین
کہ ایک ہاتھ بڑھے دوسرا نہ بڑھے یا ہاتھ بڑھے اور انگلیان نہ بڑھین یا سر بڑھے اور دیگر اعضا نہ بڑھین بلکہ
بتدریج ہر عضو اوسی مناسبت سے بڑھتا ہی جو دوسرے کے ساتھ ہی مثلاً جو انگشتان دست کو کف دست سے
نسبت ہی اور کف دست کو ساتھ دست کے اور دست کو ساتھ بازو کے اور بازو کو ساتھ شانہ کے اور شانہ کو
ساتھ گردن کے اور گردن کو ساتھ سر کے اور سر و گردن کو ساتھ سینہ کے اور سینہ کو ساتھ شکم و کمر کے مناسبت کی
علی ہذا القیاس جو کچھ مناسبت ہر عضو کو ساتھ دوسرے کے ہی اوسی طرح سے وقتاً فوقتاً نشو و نما کرتا ہی پس غور کر
کہ کیا حکمت کیا صنعت کیا قدرت کیا رحمت ہی کہ عقل اوسکی ادراک مین قاصر و زبان اوسکی توصیف مین خفا ہی

اسرار حکمت در بیان خصائص انسانی

ای مفضل غور کر کہ خداوند تعالیٰ نے انسان کو بعض خصائص و عادات مخصوصہ سے
سرفراز اور دیگر حیوانات سے ممتاز فرمایا ہے چنانچہ ایسی خلقت فرمائی کہ بطور درست نشست
کر سکتا ہے اور بطور مناسب ایستادہ ہو سکتا ہے اور کاروبار مناسب اپنی اعضا سے
کر سکتا ہے اور اگر مثل حیوانات کے چار ہاتھ پانون سے چلتا یا سر جھکا کر چلتا تو افعال
و صنایع کا انجام و انتظام دشوار ہوتا اور علاوہ اسکے اوسکو حواس ظاہری و باطنی عطا
فرمائے جسکے سبب سے تمامی حیوانات سے ممتاز اور شرف و عزت و فضیلت سے سرفراز
ہے ای مفضل غور کر کہ کس طرح سے حق سبحانہ تعالیٰ نے دو چشم نمایان دو دیدہ درخشان
کو سر مین نصب فرمایا گویا کہ دو مشعل نور افروز یا چراغ جلوہ افروز ہین کہ بالائے مینار
بدن روشن و تابان ہین چنانچہ ملاحظہ موجودات و مطالعہ مخلوقات کرتا ہے اور مقام
پائین مین مقام چشم قرار نہ دیا مانند دست و پا کے تاکہ فراولت اعمال و ممارست افعال
سے بصارت مین نقصان یا چشم کو زیان پہونچے اور اعضائے وسط مین مقام اوسکا
قرار نہ دیا مانند سینہ و پشت و شکم کے تاکہ ملاحظہ چپ و راست و بالا و پائین دشوار ہو
پس کوئی مقام لائق تر اور کوئی محل مناسب تر واسطے چشم کے چہرہ و سر سے
بہتر نہ تھا جو سب اعضا سے زیبا اور سب سے ارفع و اعلا ہے اور بسبب حرکت گردن
اور گردش چشم کے اطراف و جوانب و بالا و پائین نظر کر سکتا ہے اور سر کو موضع حواس
پنجگانہ قرار دیا جس سے محسوسات پنجگانہ کا احساس کر سکتا ہے چنانچہ آنکھ کو قوت
باصرہ عطا فرمائی جس سے ادراک اشخاص و الوان ہوتا ہے پس اگر چشم نہوتی تو
خلقت الوان و اشکال بیکار تھے اور گوش کو قوت سامعہ بخشی جس سے آواز کا

دراک ہوتا ہی پس اگر قوت سامعہ نہوتے تو خلقت آواز بیفائدہ ہوتی اور اسیطرح سے جملہ حواس ہین کہ اگر حواس نہوتے تو خلقت جملہ محسوسات بیکار تھی اور بالعکس اسکے اگر چشم ہوتی اور رنگ نہوتا یا گوش ہوتا اور صدا نہوتی یا حواس ہوتے اور محسوسات نہوتے تو خلقت چشم و گوش و دیگر حواس بیکار تھے پس غور کر اے مفضل کہ کسطرح سے واسطے ہر محسوس کے ایک حاسہ بنایا ہی اور واسطے ہر حاسہ کے ایک محسوس بنایا ہی اور درمیان حاسہ و محسوس کے ایک واسطہ قرار دیا ہی چنانچہ روشنی کو واسطے دیکھنے کے اور ہوا کو واسطے سماعت کے چنانچہ اگر روشنی ہوتی تو دیکھنا اور ہوا نہ ہوتی تو سننا غیر ممکن تھا پس جس شخص کی بصارت صحیح اور عقل سلیم اور ذہن مستقیم ہی وہ یقین کریگا کہ یہ حواس شایستہ اور توافق محسوسات بایستہ اور تطابق آلات ظاہریہ اور ترکیبات باطنیہ و تناسب اعضاے جسمانی اور تلازم قواے روحانی و نفسانی وابستہ حکمت و تدبیر خالق قدیر وار تہ مشیت و تقدیر علیم خبیر ہی جسکے ادراک سے عقل انسانی قاصر اور نگاہ بصیرت روحانی خاسر ہی ❊

اسرار حکمت در فوائد چشم و گوش و ہوش

اے مفضل فکر کر کہ جو شخص نابینا ہی وہ نہین دیکھتا ہی کہ اوسکے جانب یمین و یسار و پیش رو و پس پشت بالا و پائین کیا کیا ہی رنگہاے گوناگون نقش و نگار بوقلمون مین کیا امتیاز دیا گیا ہی اشکال جمیلہ صور بدیعہ تصویرات عجیبہ ہیئات غریبہ اشیاے فاخرہ و مخلوقات نادرہ مین کیا کیا صنعت نمایان ہی نہ اوسکو نشیب و فراز کا امتیاز ہی نہ اوسکو دشمن و تیر یا نہنگ و شیر سے لیاقت احتراز ہی کتابت و دستکاری سے معرا اور ادراک لطائف صنائع و ظرائف صنائع سے مبرا ہی پس وہ شخص گویا ایک سنگ بیکار یا دیوار چاند از زندہ بے اختیار ہی علی ہذا القیاس جو شخص ناشنوا ہی وہ لذت گفتگو سے اندوز نہوا اور حظ مخاطبہ و خوشی گفتار ہی اور مذاق

نغمہاے جانفزا اور سخنہاے دلربا اور صداہاے دلکش اور نواہاے طرب بخش سے محروم رہتا ہی
اور فکر باطنی و خیالات دلے اور اندیشہ ہاے اندرونی سے خود بخود مغموم و مہموم رہتا ہی اگر
دوسرے سے ہمکلام ہوتا ہی تو دوسرا شخص اوس سے دل تنگ ہوتا ہی سماعت احادیث و
اخبار و کوائف حالات روزگار سے ناکام رہا کرتا ہی پس گویا وہ شخص حاضر ہی مانند غائب کے
اور زندہ ہی مانند مردہ کے علی ہذا القیاس جسکے عقل نہین ہی وہ مانند طیور و وحوش کے
بے عقل و ہوش ہی بلکہ حیوانات اوس سے بہتر اور کسیقدر مصالح و مفاسد سے باخبر ہوتے ہین
اور دیوانہ و مجنون کے عقول مین ایسا قصور ہوتا ہی کہ مثل بہائم و حیوانات بھی عقل و شعور نہین
رکھتا ہی پس غور کر کہ کسطرح سے انسان کو چشم و گوش عقل و ہوش و دیگر اعضا و جوارح
بقدر ضروری عطا ہوئے ہین کیا کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہی کہ بے سمجھے بوجھے خود بخود ہویدا ہوئے
ہین مفضل نے عرض کیا کہ اے مولا کس واسطے بعض اشخاص بعض جوارح سے محروم کیے جاتے
ہین حضرت نے فرمایا کہ یہ امر واسطے موعظہ و تادیب اور تنبیہ نعمت و تہذیب کے ہی تاکہ وہ شخص
خود اوس نقص سے عبرت پذیر اور دوسرا شخص دیکھکر نصیحت پذیر ہو اعمال قبیحہ و افعال
شنیعہ سے احتراز اور نعمتہاے جناب احدیت کا امتیاز کرے جسطرح سے کہ بادشاہان وقت
سزاے کردار دیکر اوسکو ہوشیار کرتے ہین اور مردم دیگر کو خبردار کرتے ہین اور علاوہ اسکے جناب احدیت
عوض بلاہاے دنیاے فانی اور اسقام و آلام جسمانی و روحانی کے ثوابہاے دار جاودانی عطا
کرتا ہی کہ مقابل اوسکے صحت جسمانی بیوقار اور سلامت اعضاے بدنی بمقدار ہی چنانچہ اگر اہل
بہشت سے دریافت کیا جاوے کہ تم لوگ یہ ثوابہاے جاودانی اختیار کروگے یا وہی
زندگانی دنیاے فانی با صحت جسمانی تو وہ لوگ ہرگز منظور نکرینگے *

اسرار حکمت ۱۷۔ اعضائے فرد و زوج

اے مفضل غور کر کہ خداوند کریم نے کون کون اعضا فرد اور زوج کس حکمت و کس مصلحت سے پیدا فرمائے ہین چنانچہ انسان کو ایک سر عنایت کیا اسواسطے کہ اگر دو سر ہوتے تو ایک بار گران بلاضرورت و نامعقول اور ایک عضو غیر ضروری و فضول ہوتا کیونکہ جو کچھ کہ حواس و آلات ضروری ہین وہ سب ایک سر مین بلاوقت موجود ہین پس اگر ایک سر سے کلام کرتا یا سماعت کرتا یا دیکھتا یا فکر و خیال کرتا و یا اکل و شرب کرتا تو دوسرا بیکار و فضول ہوتا اور اگر دونون سے ایک کلام کرتا تو دوسرا فضول و غیر معقول ہوتا اور اگر دونون سے جدا جدا کلام کرتا تو فہم و ادراک اوسکا دشوار ہوتا جسطرح کہ کلام چند اشخاص کا امتیاز دشوار ہوتا ہے اور غور کر کہ ہاتھون کو جفت پیدا کیا اسواسطے کہ صنعتہاے گوناگون دستکاریہاے بوقلمون سے ایسا امر کمتر ہے کہ ایک ہاتھ سے تکمیل پذیر ہو سکے تاوقتیکہ دوسرا ہاتھ اوسکے مساعدت اور اعانت نکرے چنانچہ جن لوگون کے ایک ہاتھ ہین اونسے صنعت ہاے عمدہ کا ظہور دشوار اور امور روزمرہ مین اختلال آشکار ہے اور اگر کوئی کام ہوتا ہے تو بدقت تمام یا زحمت تمام کسیقدر انجام ہوتا ہے*

اسرار حکمت ۱۸۔ در صدا و لب و دندان

فکر کر اے مفضل کہ خداوند قدیر نے کس حکمت و تدبیر سے آواز او تکلم اور آلات صدا کو پیدا فرمایا ہے پس حنجرہ گویا ناے خوش نوا ہے کہ جس سے آواز باہر آتی ہے اور زبان اور لب اور دندان واسطے تقطیع حروف و اصوات اور الفاظ و نغمات کے ہین چنانچہ جسکے دندان نہین ہین وہ سین درست نہین کہہ سکتا اور جسکے لب نہین ہین وہ با اور فا درست نہین کہہ سکتا اور جسکی زبان سنگین ہے وہ را درست نہین کہہ سکتا ہے کہ جس سے صدا خوشگوار پیدا ہوتی ہے

چنانچہ ریہ مین مانند شکم مزمار کے ہوا بھرتی ہی اور قصبۂ ریہ قصبۂ نائے یا مزمار ہی اور عضلات سے مانند انگشتان کے صداے مزمار کو حرکت ہوتی ہی اور لب و دندان مانند انگشتان کے واسطے تقطیع حروف و اصوات کے حرکت کرتے ہین پس اصل آلہ صداے فرحت فزا اور سازنغمۂ دلکشا یہی ہی جسکے تتبع سے انسان نے نائے اور ستار اور مزمار ایجاد کیا ہی علاوہ اسکے دیگر منافع متکاثرہ اور فوائد متضافرہ مین مثلاً حنجرہ یعنے نرخرہ اسواسطے ہی کہ اوسمین ہوا بھر کر پھیپڑہ مین جاوے اور پھیپڑہ مثل بادکش کے حرکت ہوا سے دل کو ترویح اور پیاپے تفریح دیوے کیونکہ اگر زمان قلیل بھی ہوا بند کردیجاوے تو انسان فوراً ہلاک ہوجاوے اور زبان مین خداوند حکیم نے قوت ذائقہ عطا فرمائی ہی جس سے مزہ اور لذت اور تلخی اور شیرینی اور ترشی و نمکینی وغیرہ کا احساس ہوتا ہی اور کھانے پینے مین اوسکے سبب سے اعانت ہوتی ہی بتدریج حلق سے لقمہ اوترتا ہی اور دندان سے اطعمہ و ماکولات ریزہ ریزہ ہوکر نگلنے کے قابل ہوجاتے ہین اور علاوہ اسکے دندان واسطے لبون کے مثل پشتیبان ہین کہ اندرون وہان سے محافظت لب کرتے ہین تاکہ سست و فروہشتہ ونادرست نہونے پاوین چنانچہ لبہاے پیران سن رسیدہ سست و فروہشتہ ہوجاتے ہین غور کر اے مفضل کہ خداوند حکیم نے لبہاے انسان کو دروازہ قرار دیا ہی کہ جب چاہے بند کرے اور جب چاہے کشادہ کرے اور انسان بسبب اوسکے عرقیات و مشروبات و آب زلال سیال کو چوستا ہی اور بتدریج پیتا ہی اگر لب نہوتے تو دفعتہً پانی حلق مین چلا جاتا اور اوچھو ہوجاتا یا فساد دیگر ہوتا پس واضح ہو کہ ہر عضو سے منفعتہاے متکاثرہ و فائدہ ہاے متظافر ہین جسطرح سے بعض آلات سے فوائد متعدد حاصل ہوتے ہین چنانچہ تیشہ منجار سے لکڑی کا تراشنا زمین کھودنا دستکاریان کرنا ممکن ہی اوسیطرح سے ہر عضو سے فائدہ ہاے بے شمار نفعہاے بسیار ممکن ہین *

اسرار حکمت ۱ در ذکر سر و مغز سر و پلک چشم

اے مفضل اگر دماغ انسانی تیرے سامنے کھولا جاوے تو نظر آوے کہ کس طرح سے خداوند کریم نے دماغ کو حجابہائے چند مین پیچیدہ کیا ہی تاکہ عوارض و آفات سے اوسکی محافظت ہو اور ہر صدمہ و الم سے متحرک و مضطرب نہو اور کاسۂ سر کو مثل خود آہنی کے مستحکم و استوار کیا ہی تاکہ آفات و صدمات سے اوسکی محافظت ہو اور اوسکو بھی ایک پوشش موہائے سر سے محافظت فرمائی تاکہ ضرب سرما و گرما سے متالم و متاثر نہو اور دماغ کو منبع حواس انسانی فرمایا بایں وجہ اوسکو نرم اور خزینۂ قبول ادراکات فرمایا اور حجابہائے پوست عصبانی اور کاسۂ استخوانی اور پوشش موہائے سر انسانی سے اوسکے محافظت فرمائی اور پلک چشم کو پردہ ہائے چشم بنایا اور واسطے محافظت چشم کے پیدا فرمایا تاکہ جسوقت دیکھنا منظور ہو پردہ ہائے مژگان اوٹھاوے اور جسوقت غبار یا خس و خاشاک سے محافظت یا نظر بعض اشیا سے نفرت و کراہت ہو تو پردہ ہائے چشم کو گرا لوے ❊

اسرار حکمت ۲ در ذکر دل و قصبۂ ریہ وغیرہا

غور کر اے مفضل کہ کس نے دل آدمی کو بیچ بدن اور اشرف اعضا بنا کر اندر وسط جسم کے درمیان سینہ کے پوشیدہ کیا اور ایک پوست ملایم کو اوسکا پیراہن جسمانی و قبائے بدنی قرار دیا اور پوستہائے حجاب عصبانی اور اغشیۂ استخوانہائے سینہ سے اوسکی نگاہبانی فرمائے تاکہ آفات خارجیہ و صدمات ظاہریہ سے محفوظ رہے اور اطمینان اور آرام و امان کے ساتھ محفوظ رہے اور غور کر اے مفضل کہ کسنے اندر حلق کے دو منفذ قرار دیے ایک منفذ مخصوص ہی واسطے آمد و رفت ہوا کے چنانچہ جو ہوا قصبۂ ریہ سے ششش میں پہونچتی ہی اوسی سے ترویح و تفریح دل ہوتی ہی اور بدن بوجہ ہمیشہ ریہ کو

مثل بادزن کے حرکت رہتی ہی تاکہ حرارت مجتمع ہوکر دل کو احتراق اور روح کو تکلیف
مالا یطاق نہ ہووے اور دوسرا منفذ محل آمد و رفت آب و طعام ہی جو معدہ سے ملصق ہی
اور حلقوم پر مانند ایک سرپوش کے ملحق ہی کہ بر وقت نگلنے کے اوس منفذ پر منطبق ہو جاتا ہی
تاکہ یہ بین آب و طعام واصل اوسکے سبب اوسکے ہلاکت حاصل نہو غور کر ای مفضل کہ کس نے
دو مخرج بول و براز کو دو کیسہ عصبانی باختیار انسانی قرار دیا کہ جب چاہے وقت حاجت
انقباض و انبساط کر سکے دفع بول و براز بارادہ و اختیار کر سکے اگر یہ نہوتا تو ہمیشہ بول
و براز جاری اور نجاست اوسکے تمام جسم مین ساری عیش انسانی کو تلخی و ناگواری
اور ہر وقت ایک کیفیت ذلت و خواری رہا کرتی +

اسرار حکمت ۲۱ در ذکر معدہ و جگر

ای مفضل غور کر کہ سوائے خالق حکیم کے کس نے معدہ کو عصبانی اور مثل کیسہ مضبوط کے
سخت و لحمانی بنایا ہی تاکہ غذاہای غلیظ اور سخت اور طعامہای نرم و درشت کو ہضم
کر سکے اور اوسکو طبخ قوی دیکر کیلوس بناوے اور کس نے جگر کو نرم اور نازک بنایا ہی
تاکہ زلال لطیف غذا کا معدہ سے کھینچ کر دوسرا طبخ لطیف دیوے اور جوہر کیموس حاصل ہوکر
اخلاط اربعہ یعنی خون و بلغم و صفرا و سودا بنکر تمام اعضا مین سرایت کرسکے آیا یہ امر بغیر حکمت و مشیت
اور مشیت و تقدیر خداوند قدیر حکیم خبیر کے ظاہر ہو سکتے ہین حاشا و کلا الغرض علم سابق خالق کے
اس حکمت کا شہود اس صنعت کا وجود ہو سکے

اسرار حکمت ۲۲ - در ذکر گوشت پوست و مغز وغیرہ

فکر کر ای مفضل کہ کس واسطے مغز نرم کو اندرون استخوانہائے بدن کے قرار دیا مگر اسواسطے کہ ظرفہائے
مضبوط مین محفوظ ہوکر واسطے مفصل اور عصاب و دیگر اعضا کے غذا ہووے اور کس واسطے خون سیال کو

عروق مین محفوظ کیا تا کہ ہر مقام پر بقدر ضرورت صرف غذاے جسمانی ہو کر بدن کے باہر نہ
جاوے اور کس واسطے ناخن کو انگشتہاے دست و پا مین پیدا کیا مگر اسواسطے کہ محافظت
سر انگشتان کرے اور اعمال شاقہ مین مددہی کرے اور کس واسطے سوراخ گوش کو پیچیدہ
کیا مگر اسواسطے کہ آواز اندرون گوش جا کر مقام قوت سامعہ تک پہونچے اور پیچیدگی سے
اوسکی شدت اور قوت شکستہ ہو کر بتدریج قوت سامعہ تک واصل ہووے اگر براہ راست
آواز جاتی تو حدت و شدت و قوت موج ہوا سے صدمہ عظیم پاتے اور کس واسطے گوشت
کثیر زانو اور نشست گاہ پر پیدا کیا مگر اسواسطے کہ نشست و برخاست مین اوسکو تکلیف
و زحمت نہووے جیسا کہ بیماران لاغر کے واسطے بدون فرش نرم کے سختی زمین یا سختی تخت سے
نہایت اذیت ہوتی ہی غور کرو کہ مفضل کہ کسنے اوسکو بیہودہ پیدا کیا اور واسطے مباشرت کے آمادہ کیا مگر اوسنے کہ جسنے
اوسکو صاحب حرص و آرزوہاے دور و دراز اور طالب نسل و راغب وصل بنایا
اور کسنے اوسکو آلات عمل عطا کیے مگر اوسنے کہ جسنے اوسکو کارگزار و فاعل بالاختیار
قرار دیا ہی اور کسنے اوسکو کارگزار بنایا مگر جسنے کہ اوسکو محتاج بنایا اور کسنے اوسکو
محتاج بنایا مگر جسنے کہ اوسکو حاجت دی اور کسنے اوسکو حاجت دی مگر جسنے کہ اسباب
رفع ضرورت اوسکے واسطے مہیا کیے اور کسنے اوسکو عقل و فہم تمامی حیوانات سے زیادہ
تر و بہتر عطا کیا مگر جسنے کہ اوسکو تکلیف اطاعت دی اور جزا و سزاے نیک و بد اوسکے
واسطے مقرر کی اور کسنے اوسے چارہ کار عطا کیا مگر جسنے اوسکو قوت کاربخشی اور کسنے
اوسکو قوت کاربخشی مگر جسنے کہ اپنی حجت اوسپر تمام کی اور کسنے ایسے امور کی
کفالت اور ایسے وقت پر اعانت فرمائی کہ جہان بشر کا اختیار اور عقل و فہم کا اقتدار
اور وہم کا گزار اور کسی یار و مددگار کا چارہ کار نہ تھا مگر جسنے کہ نعمتہاے بے پایان او

تفضلات فراوان کو ارزان فرمایا اور جسکے عطیات بے نہایات و احسانات بے غایات کا شکر
ادا نہین ہو سکتا پس آیا یہ انتظام بدون علم حقیقی اور یہ نظم و نسق بدون تدبیر تحقیقی کے
کیونکر ممکن ہی تعالی اللہ عما یصفون ✣

اسرار حکمت ۲۳ در حالات دل و تدبیر آن

ای مفضل ہم تجھسے بیان کرین احوال دل کا کہ جسمین چند سوراخ ہین اور اوسکے مقابل
چند سوراخ ریہ مین ہین کہ ہوا ریہ سے بذریعہ سوراخہاے مذکور کے اندرون دل جاتی
اگر ہوا اندر نجاتی تو حرارت در وح اندر دل کے گھٹ کر فنا ہو جاتی آیا کوئی عاقل کہہ سکتا ہی
کہ یہ امور بدون تدبیر مدبر حکیم دانا و علیم کے وقوع پذیر ہوے ہین ✣

اسرار حکمت ۲۴ بیان نر و مادہ و عضا

آیا کوئی عاقل دیکھے کہ ایک پلہ دروازہ کا ہی جسمین کندہ لگا ہی تو کیا خیال کریگا کہ یہ
عبث لگایا ہی بلکہ خیال کریگا کہ جسنے ایک پلہ دروازہ کا قلابہ دار لگایا ہی اوسنے دوسرا پلہ
ساتھ حلقہ و زنجیر کے بنایا ہوگا تاکہ دونون ملکر بند ہو جاوین اور حلقہ و زنجیر سے مستحکم
ہو جاوین اسیطرح سے حیوان نر گویا ایک پلہ در ہی جسپر عقل حکم دیتی ہی کہ دوسرا پلہ
اوسکے جفت ہی تاکہ باہم اتصال و انضمام ہو کر ایک قلابہ دوسرے حلقہ مین داخل اور
توالد و تناسل حاصل ہووے پس مورد عذاب الیم و مستوجب نار جحیم مستحق عقاب
عظیم ہین وہ لوگ کہ دعوی فلسفہ و حکمت کرتے ہین اور صنایع گوناگون و بدایع بوقلمون
اور حکمتہاے از حد افزون کو دیکھکر اعتراف وجود صانع علیم خالق حکیم نہین کرتے آیا
نہین دیکھتے کہ اگر عضو تناسل مرد کا ہمیشہ سست و آویختہ رہتا تو کیونکر قعر رحم تک
جاکر نطفہ پہونچاتا اور اگر ہمیشہ سخت و ایستادہ رہتا تو آدمی کیونکر لیٹتا اور سوتا علاوہ اوسکے تماشے

لوگون کے نشر پاتا اور ہر مقام پر چلتے پھرتے مین ایک چوب ایستادہ لیے پھرتا اور باوصف اسکے قبیح منظر کے عورت و مرد پر شہوت غالب رہتی فلہذا جناب حکیم علیم نے یہ مقدر فرمایا کہ وقت حاجت و ضرورت ایستادہ گے ہووے اور اوس سے غرض و تناسل بہ ساتھ لذت کے حاصل ہووے +

اسرار حکمت ۲۵ - درحالات بول و براز

اے مفضل عبرت کر حال اکل و شرب انسانی سے کہ خداوند حکیم نے جہان نعمت اکل و شرب بخشے ہیں وہان فضلات غذا کس طرح سے باسانی مندفع ہوتے ہین کیا نہین دیکھتا کہ جس طرح حسن تجویز سے یہ ہے کہ تعمیر عمارات رفیعہ و مکانات منیعہ مین پاخانہ مقام پائین اور گوشۂ پنہانی مین تجویز کیا جاتا ہے اوسیطرح سے خالق حکیم نے مقام براز کو بمقام پائین پوشیدہ و پنہان تجویز فرمایا ہے جو پس و پیش سے نمایان اور عیب و ثواب کا اعلان نہین ہوسکتا اور گوشت سرین سے اوسکو پوشیدہ کیا ہے تاکہ موجب ندامت و مذلت نہووے اور ہر گاہ بیت الخلا مین واسطے دفع حاجت کے بیٹھے تو اوسوقت کوئی چیز حاجب و حائل نہووے اور اسواسطے اسفل مواضع قرار دیا ہے تاکہ فضلات غذا آسانی مندفع ہووین پس لائق شکر ہے وہ منعم حقیقی کہ جسکے نعمتین متواتر اور احسانات اوسکے متکاثر و متضافر ہین +

اسرار حکمت ۲۵ - درخلقت طواحن و دندان

اے مفضل غور کر کہ دو ہاڑہین منہ مین مانند آسیاے سنگ کے پیدا ہوتے ہین بعض مانند دندانہ تیز کے خار دار ہین تاکہ قطع و بریدہ اشیا کرسکین اور بعض پہن و استوار ہین تاکہ کوفتہ و سائیدہ کرسکین اور چونکہ دونون صورتین ضرور ہین واسطے غذا کے

تو خداوند حکیم نے دونون کو عطا کیا تا کہ نقص نرہے اور جو دانتین کہ مخصوص قطع و برید کے
ہین اونکو آگے پیدا کیا اور جو واسطے مضغ وطحن کے ہین اونکو پیچھے اونکے پیدا کیا تا کہ دندانہا
پیشین سے میوہ جات و فواکہ و اثمار و مطعومات کو قطع و برید کرے اور دندانہاے پسین سے
کوفتہ و سائیدہ کرے فتبارک اللہ احسن الخالقین

اسرار حکمت ۲۷ در موے سر و ناخن

اے مفضل غور کر کہ خداوند حکیم نے ناخن اور موے سر کو پیدا کیا اور اوسکو نشو و نما دیا کہ
وقتاً فوقتاً دراز ہون اور بدین وجہ انسان تدریج اونکی تخفیف کرتا ہی اور اسواسطے
حق تعالے نے اوسکو بےحس کیا تا کہ قطع و برید ناخن سے آدمی و تالم نہو وے اور اگر ایذا
ہوتی تو دو حال سے خالی نتہا یا یہ کہ انسان اوسکی درازی و حجم اور اوسکی کثافت
ثقل پر تحمل کرتا یا یہ کہ ہر مرتبہ قطع و برید سے ایذا گوارا کرتا مفضل نے عرض کیا کہ خداوند
حکیم نے اوسکو ایک حال پر بنایا ہوتا حضرت نے فرمایا کہ اوسکے نشو و نما مین بہت مصلحتین
ہین چنانچہ مسامات بدن سے فضلات و انجرہ نکلکر مواد اکثر امراض و اسقام مندفع
ہوتے ہین اور بدین وجہ ناخن و موے بدن کو وقتاً فوقتاً نشو و نما ہوتا ہی اور باوصف
اس مصلحت کی اس عنوان پر اونکو بنایا ہی کہ باعث زینت بدن ہین مگر جو حد سے زیادہ
تجاوز کرتے ہین تو انسان کو لازم ہوتا ہی کہ واسطے حسن و زینت اور دفع طول و نجاست
کے بقدر ضرورت قطع و برید کرے اور بدین جہت شرع شریف مین ہر ہفتہ مین نورہ ملنا
اور ناخن تراشنے و مو تراشی بغل کو سنت قرار دیا ہی تا کہ قطع و برید سے جلد شدہ دراز ہون اور دور
و آلام و فضلات جسمانی وقتاً فوقتاً زائل ہون اور یہ بھی واضح ہو کہ جہان مناسب تہا
وہان موے بدن کو پیدا کیا جہان نہین مناسب تہا وہان نہین پیدا کیا چنانچہ اگر

دیدہ ہاے چشم مین ہوتے تو باعث کوری ہوتا اگر اندرون دہن ہوتے تو اکل و شرب
دشوار ہوتا اگر کف دست مین ہوتے تو احساس و لمس اشیا مشکل ہوتا اگر عضو تناسل
پر ہوتے تو لذت مجامعت نہوتی اور یہ مواضع ایسے ہین کہ انسان و حیوانات سب کے
واسطے عام ہین تاکہ مصالح مذکورہ سے خالی نہ رہین پس غور کرکہ کیا حکمت حکیم علیم ہی
کہ کوئی جاے اعتراض نہین ہی بلکہ جسقدر زیادہ فکر کیجا دے اوسیقدر حکمتہاے جناب رب الحکمت
نمایان و آشکار ہی غلطی یا خطا یا نقص کا اعتراض عاید ہوتا دشوار ہی اصحاب مانی ملعون
نے خالق کریم پر اعتراض کرکے خود لغزش کی ہی اور نہین جانا تاکہ کس حکمت سے خلق کی
آفرینش کی ہی چنانچہ موہاے زہار اور موے بغل مین یہ مصلحت ہی کہ رطوبات فضلیہ اور
ابخرۂ متصاعدہ اور فضولات اعضاے متصلہ اوس مقام پر واصل ہوتے ہین اور کشادگی
مسامات سے بال پیدا ہوکر دفع ابخرہ وادخنہ سے بہت امراض و اعراض زائل ہوتے ہین
چنانچہ محل رطوبات مین گیاہ زیادہ تر روئیدہ ہوتی ہی اور علاوہ اسکے خدا نے ازالہ ہوے
بغل و موے زہار مین ثواب عطا کیا ہی اور تکلیف امر و نہی سے اوسکا غرور و مادہ شرور کو
قطع فرمایا ہی +

اسرار حکمت ۲۸ - در آب دہان

تامل کر اے مفضل آب دہان مین کہ ہمیشہ جاری ہی تاکہ دہن اور حلق تر رہے اور دندان کو
رونق اور درخشندگی حاصل رہے اور بسبب اوسکے لقمہ گلے سے بسہولت قعر معدہ تک
پہونچے اور زہرہ تک یہ رطوبت سرایت کرے تاکہ اصلاح مزاج ہوتی رہے اگر یہ رطوبت
نہوتی تو زبان خشک مثل برگ خشک کے ادائے گفتگو مین قاصر رہتی اور دندان کو ایک
استخوان خشک کر دیتی اور لقمہ نگلنے مین صعوبت عظیم ہوتی اور خشکی زہرہ سے ہلاکت ہوتی +

اسرار حکمت ۲۹ - در بیان بستگی شکم

ای منفض فلاسفہ غفلت شعار اور حکماے جہالت گفتار و ضلالت رفتار بسبب قلت
فہم و نقصان عقل و قصور علم کے کہتے ہین کہ شکم انسان بیفائدہ بستہ ہی بلکہ اگر بہیئت قبا کے کہ کھلا ہوتا
تو ہر وقت طبیب اوسکو کھولکر امراض اندرونی کو دیکھتا اور دستکاری و اعمال دست سے
اصلاح بدن کرتا اور چونکہ بستہ ہی بدین وجہ آنکھ سے دیکھ نہین سکتا ہاتھ سے کام نہین کر سکتا
صرف دلیلہاے غامض سے تشخیص مرض کرتے ہین مثل قارورہ و نبض و دیگر علامات سے
تجویز و تشخیص کرتے ہین اسیوجہ سے غلطی و اشتباہ ہوکر باعث ہلاکت مریض ہوجاتا ہی -
جواب شبہہ فاسد اور خیال کاسد یہ ہی کہ اگر اسیطرح ہوتا تو ہمیشہ انسان کو اپنی موت
اور خوف بیماری سے اطمینان اور درد و آلام و خطرۂ امراض و اسقام سے امان حاصل
ہوتی اور یہ امر موجب فساد و طغیان اور غرور و نخوت بے پایان اور کشت و خون فراوان
ہوتا اور آدمی ہمیشہ فرعون بے سامان برادر شداد دہامان رہا کرتا اور علاوہ اسکے
جب شکم مین درزوج و فروج ہوتے تو ہمیشہ رطوبات بدنیہ فضول جسمانیہ جاری رہا کرتے
اور لباس و فروش خراب ہوا کرتے اور اوسکی ترشح و جریان سے تعیش انسانی در اوقات
زندگانی تلخ ہوجاتی اور علاوہ اوسکے جو حرارت معدہ و جگر و دل و امعا و احشا مین بسبب
حبس ہوا کے حاصل ہی وہ مفقود ہوجاتے اور وہ افعال اویسے حاصل نہوتے جو اب
حاصل ہین کیونکہ برودت خارجی داخل ہوکر حرارت غریزی کو منطفی کرتے یا مخلوط ہوکر
ناقص یا منتفی کرتے پس جو کچھ جناب حکیم علیم نے مقدر اور مقدور کیا ہی اوسین سراسر
حکمتہاے نامعدود و صنعت ہاے نامحصور اور شبہہ و اعتراض اوس سے بقراینہ دوری
اور عدم ادراک اوسکا سراسر عقل انسانی کا قصور ہی اور قطع نظر اسکے جو امراض جلدیہ

و عوارض ظاہریہ ظاہر و آشکار ہین مثل برص و جذام اور گنج و دیگر قروح مہلکہ کے اوسکا
علاج حکماے وقت کیا کر سکتے ہین جو پردہ شکم کھولکر علاج امراض اندرونی کر سکتے +

اسرار حکمت ۳ - در ضروریات ستہ

اے مفضل غور کر کہ خداوند حکیم نے انسان مین خواب و خور مقرر کیا اور ہر ایک کے واسطے
ایک چیز کو محرک و داعے قرار دیا تاکہ اوسکے تقاضا و تحریک سے خواہ مخواہ انسان کو وہ
فعل کرنا لازم آوے اور انسان کا تہاون و تساہل و تکاہل و تغافل موثر نہووے چنانچہ
اکل و شرب باعث قوام زندگانی اور باعث بقاے حیات انسانی قرار دیا بدین جہت
اوسکے واسطے گرسنگی کو داعی و متقاضی قرار دیا تاکہ اوسکے تحریک و تقاضا سے انسان
کو اضطرار ہو کر چار و ناچار کھانا پینا لازم آوے اور اگر بھوک پیاس ہوتی تو انسان کو
کچھ پرواہ نہوتی اور محض رعایت اصلاح بدن یا بقاے زندگانی کے واسطے کبھی غفلت سے
کبھی جہالت سے کبھی غصہ سے کبھی کسلمندی سے خورد و نوش ترک کر دیتا اور یہ امر باعث
قطع زندگانی اور موجب اضمحلال قواے جسمانی ہو جاتا چنانچہ انسان جانتا ہی کہ بعض ادویہ
یا معالجات باعث اصلاح بدن ہین لیکن چونکہ کوئی محرک نہین ہی بدین وجہ اوسکے استعمال
مین سہل انکاری اور بے پرواہی کرتا ہی اور کبھی جبراً قہراً کرتا ہی کبھی نہین کرتا اسیطرح سے
اگر گرسنگی نہوتی تو تساہل اور تغافل کر کے ترک غذا کرتا اور رفتہ رفتہ تحلیل بدن ہو کر
ہلاک ہو جاتا علی ہذا القیاس خواب کو باعث راحت اعضاے جسمانی اور استراحت
قواے نفسانی فرمایا تاکہ جو تعب روحانی زحمت قواے جسمانی بسبب بے خوابی و اشتغال
امور زندگانی کی حاصل ہی بسبب استراحت خواب کے زائل اور آرامش روح و بدن
حاصل ہو فلہذا نیند اور غفلت کو محرک و متقاضی فرمایا تاکہ چار و ناچار بائل خواب استراحت

اور مستغرق بیخودی و غفلت ہوجاوے اور اگر یہ امر اوسکے واسطے مسلط و محرک نفرماتا
تو انسان تدبیر اصلاح بدن سے غافل و متساہل ہوتا اور شبانہ روز عیش و عشرت
پر مائل یا اعمال وجہ معاش اور اشغال وجوہ انتعاش مین شاغل رہاکرتا اور آخرکار
ہلاک ہوجاتا علی ہذا القیاس جماع کو باعث توالد و تناسل مقرر فرمایا اور اوسکے واسطے
قوت شہوت کو محرک و داعی قرار دیا چنانچہ اگر یہ امر نہوتا تو انسان صرف واسطے حصول
نسل کے اکثر اوقات تساہل یا تکاہل یا تغافل کرتا جس سے انقطاع نسل لازم آتا ہیں
اسیطرح سے جس ضرورت کو خداوند حکیم نے جسم انسانی سے متعلق کیا اوسکے واسطے
ایک باعث و محرک لاحق کیا چنانچہ دفع بول و براز کے واسطے ایک دغدغہ اندرونی
پیدا فرمایا جس سے فضول مندفع ہوتے ہین اور کثافات غذا سے جسم کو راحت
ہوتی ہی اگر وہ دغدغہ حاصل ہوتا تو انسان رفع حاجت مین متغافل و متساہل ہوتا
فتبارک اللہ احسن الخالقین +

اسرار حکمت ۲۹ - در قواے نسانی

اے مفضل غور کر کہ انسان مین چار قوتین عنایت ہوئی ہین اول جاذبہ ہی جو قبول
غذا کرتی ہی پس اگر جاذبہ نہوتی تو انسان واسطے طلب غذا کے حرکت نکرتا حالانکہ
غذا قوام بدن ہی دوم ماسکہ جو طعام کو معدہ مین ٹھہراتی ہی تاکہ طبیعت اوسمین اپنے
فعل سے عمل کرے پس اگر قوت ماسکہ نہوتی تو کیونکہ معدہ مین غذا رہتی اور منضم
وتاثیر طبیعت سے اوسکو انفعال ہوتا سوم ہاضمہ جو معدہ مین غذا کو طبخ دیتی ہی اور
خالص و زلال صافی اوسکا تمام بدن مین سرایت کرتا ہی پس اگر قوت ہاضمہ نہوتی
تو کیونکہ طبخ ہوکر تمام بدن کو بدل ما یتحلل پہونچتا چہارم قوت دافعہ جو ثقل غذا کو

جانب امعا دفع کرتی ہی پس اگر قوت دافعہ نہوتی تو جو کچھ کثافت اور ثقل غذا باقی رہتا کیونکر مندفع ہوتا پس غور کر کہ حکیم علیم نے کس صنعت لطیف اور حکمت نیف سے کیا کیا قوتین بنائی ہین لیکن کوئی ایسی قوت یا ایسی چیز نہین بنائی جسکی حاجت نہو یا بمقدار ضرورت سے زائد ہو چنانچہ ہم تیرے واسطے ایک مثال لطیف بیان کرتے ہین*

مثال عمدہ

بدن انسان بمنزلہ مکان شاہی ہی اور واسطے بادشاہ کے اس مکان مین خادم اور غلام اور ملازم اور مدبر و ناظم مقرر ہین چنانچہ کوئی مایحتاج کو جابجا پہونچاتا ہی اور کوئی اقبض و جمع و ضبط کا سرانجام دیتا ہی کوئی وقت ضرورت پر مخارج و مصارف کا انصرام دیتا ہی کوئی سامان مہیا کرتا ہی کوئی شغل و عمل کرتا ہی کوئی خزینہ دار ہی اور کوئی کارہی کوئی مقامات کو آراستہ کرتا ہی کوئی فضول و کثافات سے پاکیزہ و پیراستہ کر رہا ہی چنانچہ خالق مختار بادشاہ ذی اقتدار ہی اور جسم انسان مکان مرجع کار ہی اعضا جسمانی خادمان فرمانبردار اور قوتہاے بدنی مدبران امور و منتظمان دربار و مصلحان کار و بار ہین واضح ہو کہ جو حکمانے بیان کیا ہی وہ صرف استعمال ادویہ کے واسطے بطور خود بیان کیا ہی اور یہ بیان ایسا ہی جس سے ہماری کفر و حق ناشناسی اور کور ی کفران و ناسپاسی زائل اور وجود قدرت خالق کردگار ظہور حکمت خداوند دادار کا یقین کامل و اذعان واثق حاصل ہوتا ہی*

اسرار حکمت ۳۰ - در قوای مفکرہ و حافظہ وغیرہ

اے مفضل غور کر کہ حق سبحانہ تعالی نے کیا کیا قوتین عطا فرمائی ہین مانند قوت حافظہ و قوت مفکرہ اور قوت عاقلہ اور قوت واہمہ کے چنانچہ اگر قوت حافظہ نہوتی تو انسان کو

کیونکر یاد رہتا کہ ہم کسی کے پاس گیا ہی اور اونکا ہمارے پاس کیا ہی کیا ہم نے دیا ہی کیا ہم نے لیا ہے کیا دیکھا ہی کیا سنا ہی کیا ہم نے کہا ہی کیا ہم سے کہا ہی کس نے نیکی کس نے بدی کی ہی کس چیز سے نفع ہوا ہی کس چیز سے ضرر ہوا ہی اور اگر ہزار مرتبہ ایک راہ سے جاتا تو اوس راہ کو نہ پہچانتا اور اگر تمام عمر ایک کام کو کرتا تو کبھی یاد نہ رہتا نہ کسی دین کا اعتقاد ہوتا نہ کسی تجربہ سے فائدہ حاصل ہوتا نہ کسی امر گذشتہ پر افسوس و عبرت نہ کسی امر مین ندامت ہوتی بلکہ سزاوار تھا کہ ایسے شخص سے خلعت انسانیت منخلع اور نام بشریت منتزع کر لیا جاوے اور بہایم و وحوش مین شمار کیا جاوے پس خیال کر کہ ایک قوت کے فساد مین کسقدر امور انسانی مین تخلل اور کس انتظام مین تعطل پیدا ہوتا ہی علاوہ اوسکے مدبر حکیم خالق علیم نے حافظہ کے ساتھ نسیان و فراموشی بھی پیدا فرماے اور یہ دونون قوتین باہم متضاد بنائین جہان امور ضروری کا یاد رکھنا ضرور ہی وہان بعض امور کا فراموش کرنا بھی ضرور ہی چنانچہ اگر مصیبت کو انسان فراموش نکرتا تو ہمیشہ رنج و غم مین بسر کرتا اور جو نعمت اوسکو حاصل ہوتی لذت اوسکی مبدل بہ مصیبت ہو جایا کرتی جس دشمن کو یا جس حاکم کو اوس سے حسد و عداوت ہوتی تو اوسکے انتقام سے ایک دم بھی غفلت نہوتی نہ یہ اوسکی خوف و فکر سے غافل ہوتا نہ اوسکے زائل ہونے سے کچھ اطمینان حاصل ہوتا نہ کسی نعمت کے حاصل ہونے سے حسرت و افسوس اوسکا زائل ہوتا علیہذا منتظم حقیقی نے حفظ و نسیان کو متضاد یکدگر بنایا اور واسطے انتظام امور کے دونون کو عطا فرمایا جسکے اوصاف و مصالح لا تعد و لا تحصی ہین اور یہ امر مقتضی اسکا ہی کہ جس سے اقرار وجود واجب الوجود اور اعتراف وحدانیت حضرت ایزد معبود لازم آتا ہی اور جو فرقہ مجوس قائل ہین کہ دو خدا ہین ایک فاعل خیر اور دوسرا فاعل شر

یہ قول باطل ہی اسواسطے کہ خیر و شر ظلمت و نور دونون واسطے انتظام عالم کے لازم ہی پس اونکے واسطے ایک ہی خالق کردگار فرض متحتم ہی جیساکہ حافظہ و نسیان ہر ایک واسطے انتظام کے درکار ہی اور دونون کا ایک ہی آفریدگار ہی پس اگر ایک آفریدگار نہوگا تو اختلال انتظام آشکار ہوگا کیونکہ ہر فاعل تام کا فعل برخلاف فاعل تام دیگر کے کیونکر سزاوار ہوگا اور اگر دونون فاعل ناقص ہون یا عاجز یا جاہل یا غافل ہون تو وہ فاعل حقیقی خالق تحقیقی نہین ہی کیونکہ ایک خالق حقیقی محتاج ہوگا دوسرے فاعل کا اور دوسرا محتاج ہوگا اوس فاعل کا اور یا اگر ایک فاعل تام اور دوسرا فاعل ناقص ہی تو دوسرا خالق موثر نہین ہی اسیطرح سے عالم مین بہت امور خیر و شر تخالف و متضاد کیدگر مین جنکا وجود واسطے نظام عالم کے متلازم اور اونکا شہود واسطے موجودات کے لازم ہی پس وجود اوسکا نظر بمصلحت کلیہ محض خیر ہی نہ شر اور جہات غائیہ اوسکی بہتر ہی نہ بدتر مگر قوم جاہل فرقہ باطل حقایق امور سے غافل ادراک مصالح ظہور سے جاہل ہین ✦

اسرار حکمت ۱۳ در حیا و شرم

نظر کر اے مفضل کہ خالق آفریدگار صانع پروردگار نے انسان ضعیف البنیان کو تمامی حیوانات سے برگزیدہ فرمایا اور خاصئہ جلیلہ جمیلہ حیا و شرم اوسکو عطا فرمایا چنانچہ اگر اوسکو حیا نہوتی تو کسی شخص کی خاطر داری کسی شخص کی مہمانداری کسی شخص سے وفاداری کسی شخص کے حاجت برآری نکرتا خوش کرداری کا اکتساب نیک اطواری کا ارتکاب بدکاری سے احتراز بدکرداری سے اجتناب نکرتا چنانچہ جو لوگ کہ حیا و شرم کو کم اختیار کرتے ہین وہ دیاکانہ امور واجبہ سے گریز اور امور خیر و صلۂ ارحام و حقوق

والدین واحسان وانعام سے پرہیز کرتے ہین اور گستاخانہ ہاتھ سے اور پانون سے اور زبان سے امور نا ملائم وناصواب کرتے ہین امانت واپس نہین کرتے اداے قرض نہین کرتے معاصی سے اجتناب عبادت کا اشتغال نہین کرتے پس خیال کر کہ پروردگار عالم نے یہ خاصہ عظیم المقدار جلیل الوقار انسان کو کس کے واسطے عطا فرمایا ہی +

اسرار حکمت ۳۲ - در کلام کردن

نظر کر اے مفضل کہ خداوند حکیم نے انسان کو قوت گویائی وکلام عطا فرمائی ہی جس سے انسان اپنی ارادت ونتایج افکار کو دوسرون پر ظاہر کرتا ہی اور دوسرے کے کلام اوسکے نتائج افکار واسرار کو دریافت کرتا ہی اور اگر گویائی نہوتی تو مثل بہایم وحشرات الارض کے نہ اپنے خیالات دلی اورون پر ظاہر کرسکتا نہ اورون کے مقاصد وخیالات قلبی خود دریافت کرسکتا +

اسرار حکمت ۳۳ - در نوشتن وخواندن

نظر کر اے مفضل کہ حق سبحانہ تعالی نے انسان کو قوت کتابت وعلم وتعلیم عنایت فرمائی ہی کہ جسکے سبب سے بہت کچھ حالات واحکام وعلوم وفنون باضیہ واسطے حاضرین حال ومستقبل کے مدون وتالیف وتصنیف کرسکتا ہی اور انواع فنون وعلوم گوناگون سے اپنے تئین وباقی ماندگان روزگار کو منتفع کرسکتا ہی اور معاملات وحسابات باہمی کو منضبط کرسکتا ہی پیام وسلام واخبار واستخبار باہم دگر کرسکتا ہی بلاد بعیدہ سے اپنے احباب ومتعلقین کو مطلع کرسکتا ہی رازہاے سربستہ واسرار اپنے نہفتہ کو دوسرے تک پہونچا سکتا ہی اور اگر نوشت وخواند نہوتی تو علوم وفنون ضایع ہوجاتے اطلاع حالات اور یادداشت معاملات اور اخبار واستخبار اور کتمان اسرار اور دیگر انتظامات روزمرہ مین فتور اور معاملات ضروریہ مین تخلل موفور واقع ہوتا

اور احکام دینی و دستور دنیوی در معاش و معاد مین اختلال و فساد ہو جاتا اگر کوئی شخص
اعتراض کرے کہ قوت کلام اور کتابت خارج از خانت اور فطرت انسانی ہی اور
انسان نے اپنی فکر و تدبیر اور کوشش و دانائی سے تحریر و تسطیر کا ایجاد کیا ہی اور کلمات
و فقرات کے باہم اصطلاح و محاورات کی بنیاد کی ہی بدین وجہ ہر قوم و ہر فرقہ کی شان
کتابت جدا ہی الفاظ و محاورات و لغات جدا ہی چنانچہ رومی و چینی و سریانی و عبرانی
و عربی و فارسی وغیرہ بہت سے لغات و بہت سے خطوط ہین کہ لکھتے پڑھتے ہین تو جواب اس
اعتراض کا یہ ہی کہ اگرچہ فی الجملہ فعل و تدبیر ظاہری انسان کے ہی لیکن نفس الامر مین یہ
عطیۂ جناب احدیت اور نعمت جناب رب العزت ہی اسواسطے کہ اگر جناب صمدیت سے
زبان ناطق اور ذہن مدرک مرحمت نہوتا تو انسان کیونکر کلمہ و کلام کرتا اور اگر بارگاہ
احدیت سے کف دست اور انگشتان مناسب ساخت ثاقب و عقل صائب کی عنایت
ہوتا تو کیونکر تحریر و تسطیر کرسکتا اور چونکہ یہ دونون باتین خالق علیم نے دیگر حیوانات
کو عطا نہین فرمائے ہین تو اسی سبب سے اونکو گویائی اور نوشت و خواند کی دانائی
و توانائی نہین ہی پس واضح ہو کہ اصل یہ خاصہ و قوت فیضان و فطرت کاملہ و قدرت
شاملہ جناب رب العزت سے ہی اور یہ نعمت لائق شکر جناب احدیت ہی اسواسطے
جو شخص نعمت جناب رب العزت کا شکر کرتا ہی وہ مستحق ثواب ابدی ہی اور جو شخص کفران نعمت
کرتا ہی تو خدا اوس سے بے نیاز و مستغنی ہی ❖

اسرار حکمت ۳۴ - در علم و جہل

نظر کرا ی مفضل کہ خداوند علیم نے بروفق مصلحت و حکمت کے بعض اشیا کا علم عطا
کیا ہی اور بعض اشیا کا علم نہین دیا ہی چنانچہ جن اشیا کو تعلق صلاح دینی یا دنیوی ہی

اوسکے علم و معرفت تک رسائی اور واقفیت امور ضروریہ کی رہنمائی فرمائی ہو اور جنکا
تعلق ضروری نہین ہو یا مضر ہو اوسکی کیفیت پنہان فرمائی ہو چنانچہ معرفت صانع حقیقی
واسطے صلاح دینی و دنیوی کے ضرور تھی فلہذا آثار موجودات اور دلائل وشواہد مخلوقات
سے علم و عرفان خالق کائنات عنایت فرمایا جس سے وجود واجب الوجود اور علم
وحکمت الہیہ و معبود و عدالت و رحمت رب و دود متیقن و مشہود ہوا اور اسیطرح سے
علم مسائل و احکام حلال وحرام و آداب معاشرت اخوان و صلۂ ارحام و احکام حقوق
ذوی الحقوق و تادیۂ امانات و ایقاع معاملات و خیرات و مبرات و معاہدات و تہذیب
صفات و حسن عادات و اقسام عبادات و مناجات و اذکار و دعوات واسطے صلاح
دینی و دنیوی کے ضرور تھا کیونکہ یہ امور بالطبع واسطے تمدن انسانی اور معاشرت بشری
اور انتظام زندگانی کے واجب و لازم ہین خواہ کافر ہو خواہ مومن ہو خواہ دوست
ہو خواہ دشمن ہو اسیطرح سے زراعت کرنا اور درخت جمانا اور عمارت تعمیر کرنا اور
چارپایہ و جانوران کا پالنا اور اون سے کام لینا اور ادویہ و اغذیہ و حشایش کا پہچاننا
اور اوسکی تاثیر و خاصیت کا جاننا اور معدنیات و حجریات و جواہرات کا استعمال
کرنا اور کشتیان دریا مین لیجانا اور پیرنا اور غوطہ لگانا اور شکار کرنا اور وحشیان صحرا
اور ماہیان دریا اور مرغان ہوا کا صید کرنا اور صنعت و دستکاری سے انواع
صنایع و بدایع کا حاصل کرنا اور کام مین لانا اور انواع تجارت و کسب کا حاصل کرنا
ان سب کا علم ضروری تھا فلہذا حق سبحانہ تعالی نے انسان کو ہدایت و رہنمائی
فرمائی اور اوسکے حالات و کیفیات و خاصیات سے اطلاع فرمائی لیکن جو ضروری
نہ تھا یا جسکے علم مین مضرت تھی اوسکو پوشیدہ فرمایا چنانچہ علم غیب اور علم امور

آسیب دہ وحالات آسمان وبالاے آسمان یا حالات زمین وزیر زمین یا حالات قعر ہاے
دریا یا حالات اقطار عالم یا حالات دلہاے انسانی یا رحمہاے نسوان وغیرہ کو انسان
سے پوشیدہ فرمایا اور جو لوگ کہ ایسے امور کے علم کا دعوی کرتے ہین اونکا ناقص قول
خود اونکے قول کو باطل اور اختلاف نتیجہ اونکے دعوی کو مضمحل کرتا ہی - ای مفضل
خداوند حکیم نے اسواسطے امور ضروری کا علم عطا کیا اور علم ماسوا کو پوشیدہ کیا تا کہ
انسان اپنے مرتبہ کو اور عجز اور محتاجی اور امکان کو پہچانے اور مرتبہ خالق اور قادر مطلق
اور مستغنی بالذات اور واجب الوجود برحق کو اپنے سے جدا سمجھے اور پہچانے ؛

اسرار حکمت ۲۵ - در نہ دانستن مدت عمر

ای مفضل خداوند عالم نے علم مدت عمر اسواسطے نہین دیا کہ اگر انسان مدت عمر کو کمتر و
قلیل جانیگا تو ہمیشہ زندگی اوسکو تلخ و ناگوار ہوگی اور ہمیشہ اپنے غم مین سوگوار رہیگا
اور جسطرح سے کسی شخص کا مال فنا ہوتا ہی یا قریب بفنا ہوتا ہی تو اوسکو ایکدم اور ایک لحظہ
اپنے اندیشۂ تنگدستی اور خوف فقر وتہیدستی سے آسایش و آرام نہین ملتا ہی
بلکہ رنج وخوف زوال دولت سے رنج وخوف زوال عمر بدتر ہی اسواسطے کہ فناے
مال مین امید حصول ممکن ہی اور فناے عمر مین امید حصول ناممکن اور اگر یہ علم
ہو کہ عمر بہت دراز اور طولانی ہی تو خوانخواہ باطمینان تمام ارتکاب معاصی و آثام
اور اختیار ایذا و ایلام اور قتل ونہب مال و اسباب خاص وعام کریگا کیونکہ اوسکو
یقین ہی کہ کوئی اوسکو مار نہین سکتا اور نہ وہ مرسکتا ہی اور عقبی ابھی ہنوز دور ہی
اور یا اوسکا ہنوز کوئی خوف نہین علاوہ اوسکے یہ بھی خوف ہی کہ جو مال دنیا پیدا کیا ہی
وہ تمام عمر کو کافی نہین ہوگا تو اوسین سے پرورش وابستگان کرنا یا اوسین سے خیرات کرنا

باونہین سے کچھ صرف کرنا منظور نہین اور جسوقت وقت موت قریب آویگا تو اوسوقت
گناہون سے توبہ کرینگے پس واضح ہو کہ ایسے طریقۂ مردی و مکاری کو جناب اقدس باریتعالی
پسند نہین فرماتا چنانچہ اگر کوئی غلام و یا خادم تیرا تمام عمر سرکشی و نافرمانی و گناہگاری
کرے اس ارادہ سے کہ آخر عمر مین ایک روز تجکو خوش کریگا یا عجز و معذرت کریگا
تو کیونکر تو اوس سے راضی ہوسکیگا بلکہ تیرا دل خواستگار اس امر کا رہیگا کہ ہمیشہ
اوسکے دل مین خیر خواہی و اطاعت و فرمانبرداری رہے اور کسیوقت ارادہ مقابلہ
یا برابری یا سرکشی یا عداوت یا خودسری نہ کرے - اگر کہا جاوے کہ گاہ گاہ انسان
سالہا سال معصیت و گناہ کرتا ہی اور آخر عمر مین توبہ کرتا ہی اور توبہ اوسکی مقبول ہوتی
ہی جواب اوسکا یہ ہی کہ یہ ایسا امر ہی کہ انسان کو بلا ارادہ بسبب غلبۂ شہوات
نفسانی اور لذات دنیاے فانی کی اور غفلت و جہالت انسانی کی لاحق ہوتا ہی
اور یہ امر نہین ہوتا کہ اپنے دل مین یہ ارادہ مستحکم کرکے مخالفت و معصیت مقابل
احکام جناب رب العزت اختیار کرے اور اپنی زندگانی عصیان جناب ربانی
مین دیدہ و دانستہ بسر کرے اور اگر ایسا کریگا تو جناب احدیت اوسکی انابت
کو منظور اور توبہ کو مقبول نفرماویگا اور اس فریب و مکاری اور سرکشی و بدکرداری کا
خمیازہ اوٹھاویگا - علاوہ اوسکے انسان کو یقین نہین ہوسکتا کہ آخر عمر مین ایسا
کرسکیگا کیونکہ بہت سے عوارض و امراض جسمانی اور اسقام پیری اور مرگ ناگہانی
ایسے لاحق ہوتے ہین کہ کلام نہین کرسکتا ہوش و حواس بجا نہین رہتے ہین
اور نوبت توبہ و انابت کے نہین آتی ہی چنانچہ اکثر اوقات ایسا ہوتا ہی کہ انسان
بوعدہ ایک مدت کے قرض لیتا ہی اور درمیان اوسکو استطاعت ادا ہوجاتی ہی

مگر باطمینان طول مدت ادا کرے وہ سب صرف ہوجاتا ہے اور جب وقت ادا آتا ہے تو اوسکو
کچھ موجود نہیں ہوتا تو آخرکار وہ قرض باقی رہجاتا ہے اسیطرح سے ممکن ہے کہ تمام عمر
منقضی ہوجاوے اور نوبت توبہ و انابت کے نہ آوے +

اسرار حکمت ۳۶ - در خوابہا

اے مفضل غور کر کہ کسطرح سے خداوند علیم نے خواب کو پیدا کیا اور راست و دروغ
کو مخلوط فرمایا کیونکہ اگر سب خواب راست و درست ہوا کرتے تو سب لوگ پیغمبری
کرتے اور پیغمبران کو عامۃ الناس سے کوئی امتیاز نہوتا اور اگر سب خواب دروغ
ہوا کرتے تو کوئی فائدہ حدوث خواب سے نہوتا فلہذا جناب حکیم علیم نے کبھی خواب کو
راست و صحیح ظاہر فرمایا تاکہ اوسکے ذریعہ سے ہدایت پاویں اور اوسکی وجہ سے
کسی منفعت یا مضرت سے آگاہ ہون اور اکثر خواب کو دروغ فرمایا تاکہ محض خواب
پہ اعتماد تمام نہ کریں +

اسرار حکمت ۳۷ - در اسباب سامان زندگانی

فکر کر اے مفضل کہ واسطے مصالح انسانی کے جناب ربانی نے کیا کیا سامان عیش زندگانی
اور لوازم آرام جسمانی و نفسانی کو مہیا و آمادہ کیا چنانچہ خاک واسطے تعمیر مکانات اور
آہن واسطے صنعت آلات و ادوات اور چوب واسطے سفینہ و عمارات و دیگر صناعات
کے اور سنگ واسطے آسیا و مکانات و دیگر ضروریات کے اور مس واسطے ظروف
و اوانی ماکولات و مشروبات کے اور طلا و نقرہ واسطے معاملات و معاہدات اور
جواہر واسطے زینت اور ذخیرۂ خزانجات کے اور انواع غلہ و حبوب واسطے
ماکولات کے اور میوہ و فواکہ واسطے تنقلات کے اور لحوم جانوران حلال واسطے

تغذیہ و تلذذات کے اور ریاحین و ازہار واسطے تطیب و تفریحات کے اور ادویہ و عقاقیر واسطے تصحیح اجسام اور دفع اسقام کے اور دواب واسطے سواری و آرام کے اور ریگ واسطے فرش زمین کے و علی ہذا القیاس کہانتک اون سبکے نعمتوں کا شمار اور اوسکی حکمتوں کا اظہار کیا جاوے اے مفضل غور کر کہ اگر کوئی شخص داخل مکان ہوکر نظر کرے کہ خزینہا سیم و زر اور دفینہاے لعل و گوہر اور جملہ سامانہا شایستہ و تمامی اسباب شایستہ سے آراستہ ہی اور جمیع ضروریہ لوازمہا بدیہ سے مہیا و پیراستہ ہی تو کیونکر باور ہوسکتا ہی کہ بدون منتظم حکیم کے اسقدر تدبیرات شایستہ اور بدون صاحب تدبیر کے ایسے سامان متناسب کا اس مکان محدود میں وجود ہوا علی ہذا کسی طرح باور نہیں ہوسکتا کہ ایسا عالم وسیع اور ایسا مجموعہ عجیب با این مصالح گوناگون و حکمتہاے بوقلمون بدون صانع حکیم مبدع علیم کے پیدا ہوا ہی *

اسرار حکمت ۳۷ - در لباس و خورد و نوش

فکر کر اے مفضل کہ خداوند حکیم نے کسقدر تدبیرات کثیرہ و سامان حوائج ضروریہ کے رہنمونے فرمائی ہی چنانچہ جبوب غلہ واسطے انسان کے پیدا فرمایا اور اوسکو ہدایت فرمائی کہ اوسکو سائیدہ کرے اور روٹی پکاوے اور روئی اوسکے واسطے پیدا کر اور اوسکو مکلف کیا کہ ندافی کرے اور چرخہ زنی کرے اور لباس بناوے اور درخت میوہ و فواکہہ پیدا کیے کہ نصب کرے اور تربیت و آبپاشی کرے اور ادویہ اوسکے واسطے پیدا کیے تاکہ حسب مصلحت مخلوط کرکے امراض جسمانی میں استعمال کرے پس خیال کر کہ خداوند قدیر نے کیا کیا چیز قبضہ اختیار انسانی میں عطا فرمائی ہین اور کیا کیا تدبیرین اور حکمتین واسطے آرام بدنی اور آسائش جسمانی

کے مہیا فرمائے ہین اور اونمین دخل و اختیار اوسکو دیا ہی اسواسطے کہ اگر جملہ امور
مین خداوند جلیل بذات خود کفیل ہوتا تو انسان معطل بحت اور بے شغل محض رہتا
اور بسبب تعطل بحت کے اوسکو فساد و طغیان اور شرور اور بطلان اور خطا و عصیان
مین انہماک تمام ہوتا اور ایسے امور سرزد ہوتے کہ جس سے نقصان دنیاوی اور خسران
عقباوی ہوتا علاوہ اوسکے بسبب تعطل و بے شغلی کے اپنا جینا وبال اور خود بخود تفکر
و ملال اور جسم و جان کو اضمحلال و کلال ہوتا چنانچہ اگر کوئی مہمان ہو اور مہماندار
اوسکے جمیع امور کلیہ و جزئیہ کے کفالت اور تمامی حالات کے کفایت کرے تو وہ چند روز
مین بسبب بے شغلی کے دل تنگ و پریشان ہوجاتا ہی اور خود نفس اوسکا مقتضی
حرکت و اشتغال اور داعی افعال و اعمال و اشغال ہوتا ہی پس کیا حال ہوتا انسان
کا اگر تمام عمر تعطل و بطالت مین بسر کرتا اور کوئی کام و کوئی شغل اوسکے واسطے ضرور نہوتا
فلہذا جناب باری نے اوسکے واسطے ایسے حوائج و ضروریات لاحق کیے کہ جسکی وجہ سے
ہمیشہ مصروف اعمال و افعال و اشغال رہے اور بدینوجہ بسبب بے شغلی کے دل تنگ
نہووے اور ایسی امید نہ کرے کہ جو ناشدنی ہی یا موجب مفاسد دنیوی و دینی ہی

اسرار حکمت ۲۸ ۔ بیان آب و طعام

فکر کر اے مفضل کہ بہترین سرمایۂ معاش انسانی کھانا اور پانی ہی پس خیال کر کہ اس
دو چیز مین جناب احدیت نے کیا مصلحت و حکمت فرمائی ہی وہ یہ ہی کہ ضرورت
انسانی کھانے سے طرف پانی کے زیادہ تر ہی کیونکہ گرسنگی کا تحمل زیادہ تر کرسکتا
لیکن تشنگی پر زیادہ تر صبر نہین کرسکتا اور مصرف طعام صرف گرسنگی کے واسطے
ہی اور مصرف آب واسطے پینے کے اور وضو کے اور غسل کے اور صاف کرنے لباس کے

اور دیگر اشیا کے اور واسطے پینے جانوران سواری کے و جانوران اہلی و وحشی کے اور واسطے آبپاشی زراعات و باغات کے ہو فلہذا جناب باری نے آب کو ارزان و ارزان فرمایا تاکہ بآکوشش حصول اور بلا قیمت وصول ہو اور واسطے طعام کے چارہ و تدبیر مقرر فرمائی کہ اوس ذریعہ سے اوسکو اوشتمال ہے اور اپنی نفس پروری یا عیال پروری یا حد منتگزاری ہمدگر کے واسطے وسیلہ و ذریعہ حاصل ہو اور امور باطلہ سے فارغ ہو کر اس شغل میں شاغل ہو چنانچہ اطفال کو سپرد معلّم و ادیب اسیواسطے کرتے ہین کہ لہو و لعب سے باز رہین اور حرکات نا ملایم اور امور ناشایستہ سے احتراز کرین اور استعداد فساد سے محفوظ رہین اسیطرح اگر آدمی بے شغل و بیکار رہتا تو اپنے اندازہ سے باہر ہو جاتا اور ارتکاب امور نا ملایم و حرکات ناشایستہ کیا کرتا اور اسوجہ سے خود متضرر ہوتا اور دوسرون کو ضرر پہونچاتا غور کر کہ جو لوگ محض نعمت و ثروت مین پرورش پاتے ہین اور ہمیشہ عیش و استراحت مین فارغبال بسر کرتے ہین کسقدر اونکی طبیعت مین کساد اور مزاج مین طغیان و فساد رہا کرتا ہے ٭

اسرار حکمت ۳۹ - در عدم متابہت افراد انسانی

ای مفضل غور کر کہ کس واسطے انسان مختلف الصور و الاشکال پیدا ہوا اور اور شبیہ ہمدگر نہین ہوا جسطرح سے مرغان و طائران ہوا و وحشیان صحرا ہمدگر شبیہ و یک صورت ہین چنانچہ تو اگر آہو ہزار گوسفند شبیہ یکدگر ملین گے جنمین کوئی امتیاز و تفرقہ نہو سکیگا لیکن بنی آدم سب مختلف الصورت ہین کہ دو شخص بھی ایک صورت ایک خلقت ایک قد و قامت کے نہین ملینگے اور سبب یہ ہی

کہ بنی آدم سے معاملات اور معاہدات اور مناکحات اور منازعات اور معادات اور مصافات وغیرہ ہوا کرتے ہین پس اگر شبیہ یکدگر ہوتو جسکا یا فتنی ہو دوسرے کو دیدیا جاوے جسکو لینا ہو دوسرا لیجاوے جس پر قصاص ہو دوسرے سے انتقام کیا جاوے جس سے معاہدہ ہو دوسرے سے مواخذہ کیا جاوے پس تمامی امور عالم ایک دم سے درہم وبرہم ہوجاتے اور کوئی لطف زندگانی باقی نہ رہتا از بسکہ یہ امور جو شش وظہور مین لازم ضرور نہ تھے اسواسطے جناب باری نے اونہین بیکار و نغو اقرار دیا اور واسطے بنی آدم کے لازمی و ضروری مقدر فرمایا پس خیال کر کہ یہ دقائق حکمت اور اسرار قدرت ایسے ہین کہ ذہن انسانی مین بدون تائید غیبی کے خطور نہین کرتے ہین لیکن جناب رب العزت نے اپنے لطف کو تمام اور رحمت کو تمام فرمایا خیال کر کہ اگر کوئی تصویر کسی دیوار پر منقش ہو اور کوئی شخص تجھسے کہے کہ یہ تصویر بدون مصور و نقاش کے خودبخود بنی ہو تو ہرگز تیرا دل قبول و منظور نکریگا حالانکہ یہ تصویر بے زبان و صورت بیجان ہو پس کیونکر کہہ سکتا ہو کہ انسان صاحب جان و زبان از خود پیدا ہوا جسمین ہزاران ہزار حکمت فراوان و مصلحت بے پایان آشکار و نمایان ہین ٭

اسرار حکمت ۴۰ - در اندازۂ قد و قامت انسان و حیوان

غور کر اے مفضل کہ کس واسطے حیوان باوجود غذاے روزمرہ کے ہمیشہ نشو و نما نہین کرتا اور ایک حد معین اور مقدار مشخص سے تجاوز نہین کرتا مگر اسواسطے کہ جو صنف حیوان کا اندازہ و مقدار مشیت جناب احدیت سے قرار پایا ہو اوسی

حد معین رہے اور اگر ہمیشہ نشو ونما ہوا کرتا تو ایک صنف سے دوسرے صنف مین تجاوز
ہوتا اور جو مصلحت وحکمت اوسکے واسطے مقدر ہوئے تھے اومین اختلال ہوتا فلہذا
باوصف غذا کے کوئی صنف اپنے بلندی وضخامت یا حیثیت و بساطت سے تجاوز نہین کرتا

اسرار حکمت ۴۱ - درمیان درد والم واذیت

غور کر اے مفضل کہ کس واسطے انسان کو درد والم جسمانی اور تعب وانحلال روحانی
واذیت وتکلیف نفسانی لاحق ہوتا ہے مگر اسواسطے کہ واسطے مسافرت کے اور
واسطے صنعت کے اور افعال واعمال کے ایک حد معین اور ایک اندازہ تقریبی
اور لباسہاے دوختہ وصنعتہاے اندوختہ اور اشیاے فراہم کردہ کے ایک قیمت
معین اور ایک قدر مشخص مقدر ہے اور اگر انسان کو کبھی کوئی درد وزحمت یا بیماری
واذیت نہوتی تو بالکل انتظام مین تخلل اور معاملات مین تعطل وتطاول ہوجاتا اور
ارتکاب معاصی وفواحش سے اجتناب اور رجوع وتوجہ بجانب رب الارباب
نکرتا بذل وانفاق سے فقرا ومساکین کی پرورش محتاجین ومستحقین کے نوازش
نکرتا چنانچہ انسان بحالت بیماری زیادہ تر رجوع بجناب باری اور تضرع وزاری
کرتا ہے اور گناہون سے پرہیز اور فسادات سے گریز کرتا ہے - اے مفضل اگر انسان کو
ضرب سے الم نہوتا تو کیونکر تعزیر وتادیب غلامان واطفال یا سزاے متمردان بدمآل
یا دزدان دولت ومال ممکن ہوتی کیا یہ مصالح دنیوی حجت کامل نہین ہین واسطے
ابن ابی العوجاے مکار اور ملحدان کفار اور مانی نقاش بدکردار کے جو حکمت
درد وآلام اور مصلحت امراض واسقام سے انکار کرتے ہین +

اسرار حکمت ۴۲ - دربیان اناث و ذکور و ریش و بروت

خیال کر اے مفضل کہ خداوند حکیم نے حیوانات مین نر و مادہ پیدا کیا اگر فرد پیدا ہوتا تو
انقطاع نسل ہوجاتی اور خیال کر کہ اوسی ایک نطفہ سے عورت و مرد پیدا کیا
مرد کو بحالت بلوغ کے ریش و بروت عنایت کی اور اوسکے سبب سے عزت و صدر
وجاہت دی اور چہرۂ عورت کو صفائی و نظارت و ملاحت و صباحت بخشی تاکہ مرد اوسکا
طالب و راغب ہو عورت اوسکی محبوب و مطلوب ہو پس خیال کر کہ جو چیز جسکے
موافق حال اور مناسب احوال تھی اوسکو اوسی طور سے عطا کی اور اپنی حکمت
و مصلحت اسطرح ہویدا کی کہ مقام جرح و ابرام اور گنجایش تخطیہ و الزام نہین
مفضل کہتا ہے کہ جب کلام امام علیہ السلام اس مقام تک پہونچا تو حضرت نے واسطے
ادائے نماز ظہر کے برخاست فرمائی اور ارشاد کیا کہ دوسرے دن صبح کو پھر حاضر ہو

خطبہ مجلس دوم

دوسرے دن صبح کو مفضل حاضر خدمت امام ہمام علیہ السلام ہوا اور حضرت
کے خطبہ ہدایت مشحون بدین مضمون ارشاد فرمایا کہ لائق پرستش اور قابل ستایش
وہ خداوند قادر ذوالجلال ہے کہ دوران فلکیہ اور حرکات زمانیہ اور توالی قرون
و اعصار و تفاوت لیلیہ و نہاریہ اوسکے اختیار مین ہے اور مرور آوان و انقضائے
زمان اور توالی دوران اسواسطے مقرر کیا کہ وقتاً فوقتاً اوسکے صنائع غریبہ اور بدائع
عجیبہ کا ظہور ہو اور وقتاً فوقتاً فساق و فجار و کفار کو سزائے افعال اور عباد و ابرار
کو جزائے اعمال بحسب عدالت و انصاف دیوے نام نامی خداوند جلیل عظیم و کریم
ہے اور نعمت و احسان خداوند کریم جسیم و عمیم ہے نہ کسی بندہ پر ظلم و ستم نہین فرماتا

مگر انسان خود اپنے نفس شوم پر ظلم و ستم کرتا ہے۔

فمن یعمل مثقال ذرة خیرا یره ومن یعمل مثقال ذرة شرا یره

اور جناب رسالتمآب نے فرمایا ہے کہ یہی اعمال تمہارے بروز قیامت پیش آوینگے اور تمکو اونکا
جزا و سزا چکھاوینگے بعد اوسکے امام علیہ السلام نے کسیقدر سکوت فرماکر ارشاد فرمایا کہ اے مفضل یہ لوگ
حیران و سرگردان ہین شراب جہالت و نشۂ ضلالت مین سرشار ہین کوری دل و نابینائی باطن
سے بیمار ہین واجہائے طواغیت و شیاطین مین اسیر و گرفتار ہین ظاہر مین بینا ہین لیکن باطن
مین کور ہین جنکو کچھہ دکھائی نہین دیتا ظاہر مین شنوا ہین لیکن باطن مین بہرے ہین جنکو کلمۂ حق
سنائی نہین دیتا ظاہر مین صاحب زبان ہین لیکن باطن مین گونگے ہین جنکی زبان سے کبھی کلمۂ حق
نہین نکلتا۔ ظاہر مین صاحب عقل و فہم ہین لیکن باطن مین کوئی امر حق سمجھہ مین نہین آتا
صرف دنیائے دنی کے چند اشیائے فانی پر فریفتہ اور حسن ظاہری زخارف دنیوی پر شیفتہ
ہوگئے ہین اور راہ راست سے گمراہ اور اصحاب ضلالت کے ہمراہ اور جہالت و غفلت سے
باحال تباہ ہین شاید موت و فنا سے مامون اور جزا و سزا کے روزگار سے مصئون ہین افسوس اونکے
حال زار پر کہ ایکدن نتیجہ شقاوت و ضلالت آشکار ہوگا اور اوس مصیبت عقباوی و عقوبت
آخروی مین کوئی یار ہوگا نہ مددگار ہوگا۔ جب حضرت نے یہہ موعظہ فرمایا تو مفضل کو کمال
اضطرار و بیقراری اور بنہایت درجہ اشکباری و زاری لاحق ہوئی حضرت نے فرمایا کہ مت رو
نکہ اسواسطے کہ جب تونے کلمات حق کی شنوائی کی اور اپنے پیشوا و رہنما سے ہدایت پائی تو
بیشک نجات پاویگا اے مفضل اب ہم تجھسے عجائب خلقت حیوانات کا بیان فرماتے ہین

اسرار حکمت ۳۴ - دربیان حیوان کی فرمانبرداری انسان

اے مفضل غور کر کہ بدنہائے حیوان کو خالق انس و جان نے نہ بہت سخت و درشت بنایا ہے

مانند سنگ سخت کے نہ بہت نرم و ملائم بنایا ہے مانند روئی کے اسواسطے کہ اگر بہت نرم ہوتا تو رفتار
و بار برداری مین عاجز ہوتا اور اگر بہت سخت و درشت ہوتا تو خمیدگی اور حرکت و اعمال کا متحمل نہوتا
بلکہ متوسط الکیفیت قرار دیا اور ظاہر بدن مین گوشت نرم کیا لیکن پوست سخت سے استوار کیا
اور اوسکے درمیان مین استخوان سخت کو قرار دیا اور اوس استخوان کو رگ و پی سے استحکام دیا اور
اوسپر پوست سخت سے پوشش عنایت کی جسطرح سے ایک چوب کو کپڑے مین لپیٹ کر اور رسیان ڈوری سے
پیچیدہ کر کے روغن و صموغ سے استحکام کرتے ہین اگر جائز ہو کہ حیوان زندہ متحرک بالارادہ خودبخود
پیدا ہو جاوے تو جائز ہے کہ وہ کوئی تصویر بیجان اور نقش بیحرکت بہی خودبخود پیدا ہو جاوے
اور ہرگاہ عقل تجویز کرتی ہے کہ وہ صورت بیجان خودبخود پیدا نہین ہو سکتے تو انسان با عقل و تمیز
بطریق اولے خودبخود پیدا نہین ہو سکتا۔ اے مفضل غور کر کہ حیوانکو جسم و گوشت و پوست
اور چشم و گوش و ہوش عنایت کیا لیکن عقل و ادراک مثل انسان کے نہین دیا تاکہ واسطے انسان
کے فرمانبردار رہے اور اوسکی خدمتگزاری کرے اسواسطے کہ اگر کور و کر ہوتا تو انسان کو نفع نہ
پہنچا سکتا اور اگر مثل انسانکے عاقل و ہوشیار ہوتا تو تابعداری نکرتا بار گران نہ اوٹھاتا
سواری ندیتا تعمیل احکام و بجا آوری خدمت سے سرتابی کرتا اور اگر کہا جاوے کہ غلام باوصف
عقل و شعور کے کسواسطے خدمت گزاری و فرمانبرداری کرتے ہین جواب اوسکا یہہ ہے کہ یہہ
مصلحت اسواسطے ہے کہ بہت کام ایسے ہین کہ جانورون سے سرانجام نہین ہو سکتے
اور اونکے واسطے عقل و شعور درکار ہے تو ایسے کام کیواسطے خدمتگار و غلام درکار ہین
تاکہ عقل و شعور کے ساتھہ اونکا انجام دین اور اگر غلام و خادم ایسے امور کی متحمل ہوا کرتی جنکا
متحمل حیوان کو ہے تو بنی آدم کو بجاے شتر و نر گاوان کے مکلف باربرداری کیا کرتے
اس امر خاص کیواسطے ہزاران ہزار بنی آدم مورد عقوبت و آلام رہا کرتے اور صنعت اور

اور دستکاری سے محروم ہوجاتے اور جو تمہارے کثیر کو اس بار برداری سے کبھی نجات
در ستگاری یا افلاس تعب جسمانی سے خلاصی و رہائی نصیب نہوتی ہے

اسرار حکمت ۴۴- در مناسبت اعضا حیوانات

فکر کرائے مفضل کہ تین صفت حیوان کو یعنے انسان و چہار پایہ و مرغان ہو اکو سب
اعضا مناسب احوال اپنے عدل وجود سے عطا کئے چنانچہ بنی آدم کیواسطے مقدر کیا کہ صاحب
عقل و فراست و صاحب حکمت و صنعت ہو لہذا آدمی کو دستہائے دراز اور انگشتان
غلیظ و قوی عنایت کئے تاکہ بسبب اوسکے آہنگری زرگری معماری نجاری و دیگر دستکاری
کرسکیں اور حیوانات گوشت خوار کیواسطے مقدر کیا کہ شکار سے معاش حاصل کریں فلہذا
اونکو دستہائے قوی اور چنگلہائے مستحکم عنایت فرمائے اور حیوانات چرندہ علف خوار نہ
واسطے صنعت و دستکاری کے ہیں نہ واسطے شکار کے فلہذا اونکو ایسے اعضا نہیں دئے بلکہ
سمہائے شگاف دار دیئے تاکہ ہمواری زمین سے گزند نہ پاویں اور واسطے چارپایہ کے سمہائے ہموار
پا کو ہی مناسبت عنایت کئے تاکہ وقت سواری زمین پر منطبق ہوجاویں تامل کرائے مفضل
خلقت حیوانات درندہ میں کہ کسطرحسے حیوانات شکاری کو چنگلہائے قوی اور دہانہائے
گشادہ عطا کئے ہیں کہ گویا اونکے واسطے اسلحہ قوی اور آلات حرب ہیں اور اسیطرحسے مرغان
شکاری کو منقارہائے تیز و پنجہ و ناخنہائے زبردست عنایت فرمائے ہیں کہ واسطے شکار
کے شائستہ ہیں پس اگر وحشیان علف خوار کو چنگل تیز عنایت فرماتا تو اونکے واسطے بیکار
تہا اور اگر جانوران شکاری کو سمہائے چرندہ عنایت کرتا تو اونکے واسطے مانع شکار اور
باعث حرمان غذا ہوتا خیال کرائے مفضل کہ خداوندکریم نے اپنے خزانہ قدرت کاملہ سے
ہر ایک صنف حیوان کو وہ چیز عنایت کی ہے جو اوس صنف کے مناسب احوال اور موافق ہے

ہو بلکہ بقا و صلاح اوس صنف کے اوسی مین تہے جسمین وہی نظر کہ بعد ولادت بچہ حیوانات کے
کسطرح سے اپنے مان کے پیچہے پیچہے پہرتے ہین اور محتاج اسکے نہین ہین کہ اونکو کوئی گود مین
لئے پہرے یا تربیت کرے مانند اولاد انسان کے اسواسطے کہ جو کچہہ مادران اطفال
کر سکتی ہین اور تربیت جان کرسکتی ہین اور عقل و دست و پاسے کرسکتی ہین وہ بات
مادران بچہ حیوانات مین نہین ہے فلہذا جناب رب العزت نے [illegible] ولادت کے
بچہ حیوانات کو چلنا اور پہرنا اور مان کے ہمراہ جانا سکہا دیا تاکہ ضرورت مربی و پرستار
کی ہے اور اونکے تربیت و نشو و نما اسیطرح سے ہوجاے اور اسیطرح سے بہت اقسام
مرغان ہین مانند ماکیان و تیہو و کبک و دراج وغیرہ کے کہ جب بیضہ سے نکلتے ہین
فوراً اپنے مان کے ہمراہ پہرتے ہین اور دانہ چگتے ہین اور جو بچہ کہ ضعیف پیدا ہوتے ہین
اور قوت پرواز و رفتار نہین رکہتے ہین مانند بچہ ہاے کبوتر اور فاختہ و دیگر مرغان پرندہ کے
فلہذا جناب باری نے اونکی مان کی دلونمین محبت شدید عطا کی ہے اور اونکو الہام کیا
ہے کہ اپنے پوٹونمین دانہ جمع کرکے اپنے بچونکو بہرایا کرتے ہین اوسوقت تک کہ خود پرواز
کرسکین اور چونکہ ایسے جانورون کو بہرانا پڑتا ہے اسواسطے اونکو بچہ کم دیئے اور ماکیان
وغیرہ کو بہرانا نہین پڑتا ہے اسواسطے اونکو بچہ زیادہ عنایت کئے اور جو جانور چلتے
زیادہ ہین اور پرواز کم کرتے ہین اونکے بچہ بیضہ سے نکلنے کے بعد چلنے لگتے ہین اور کبوتر
وغیرہ پرواز بہت کرتے ہین چلتے کم ہین فلہذا تا وقت درستی پر و بال کے اونکی والدین
کو بہرانا پڑتا ہے پس نظر کر کہ حق تعالے نے اپنی حکمت سے ہر حیوان کو بقدر صلاح
اوسکے ہر چیز عطا کی ہے

اسرار حکمت ۴۵ - در تشریح حیوانات

غور کر اے مفصل کہ پاے حیوانات مختلف پیدا کئے ہین تاکہ چلنا پھرنا آسان ہو اور اگر
ایک پاؤن ہوتا تو کیونکر چل سکتا کیونکہ چلنے مین ایک پاؤن پر ٹھہرتا ہے اور تمام جسم
کو قائم کرتا ہے دوسرے کو حرکت دیتا ہے اور جو حیوان کہ چارپایہ ہے اسکی چارون
حرکت مختلف ہین تیزرو ہے اور چالاک ہے دو پاؤن کو بڑہاتا ہے اور دو پاؤن
کو ہٹاتا ہے مگر سب کے حرکات مختلف ہین ایک پاؤن آگے ایک جانب دوسرا پاؤن
دوسری جانب پیچھے کا بڑہاتا ہے کیونکہ اگر وہ پاؤن ایک جانب اور دو پاؤن دوسرے
جانب بڑہاتا گہٹاتا تو سواری مین اور بار برداری مین آسائش نہ ملتی علاوہ اوسکے دو پاؤن
قیام نہین ہو سکتا جسطرح کہ کرسی یا تخت کے دو پائے اوٹھا دیا جاوین تو قیام اوسکا
دشوار ہے فلہذا دست راست ساتھ پاے چپ کے بڑہاتا ہے اور دست چپ کو
ساتھ پاے راست کے بڑہاتا ہے اور اگر ہاتھ پاؤن ایک طرف کے بڑہاتا اور اسی
طرح سے دوسری طرف کے گہٹاتا تو ایک جانب کمزور ہو کر گر جاتا خیال کر کہ دراز گوش
و گاو کسطرح سے فرمانبرداری کرتا ہے کہ لہو چلاتے ہین اور قلبہ رانی اور بار برداری مین اور
گھوڑا ان خدمات سے معاف ہے لیکن سواری مین تابعداری اور اسپ حربی کہ
متحمل ضرب شمشیر و تیر و پیکان ہوتا ہے اور اپنے مالک کا ساتھ دیتا ہے اور شتر باوصف
اس قد و قامت و قوت کے اسطرح سے رام ہو جاتا ہے کہ ایک لڑکا اوسکو لئے پھرتا ہے
اور اگر نافرمانی کرے تو جماعت کثیر اوسکا مقابلہ نکر سکے اور بزگاو باوصف اس قوت
کے کسطرح سے فرمانبرداری کرتا ہے اور آبپاشی و تردد اراضی و باربرداری مین خدمتگزاری
کرتا ہے اور گلہ گوسفند کو ایک آدمی چراتا ہے اور اگر پراگندہ ہو جاوین تو کیونکر یکجا
ہو سکیں اسیطرح سے جمیع اصناف حیوانات کو مسخر و رام فرمایا ہے اور یہ اسلئے کہ اونکو عقل

اور ادراک مثل بنی آدم کے نہین دیئی ہی کیونکہ اگر اونکو عقل و تمیز ہوتی تو فرمانبرداری سے فرار
یا مقابلہ و مقاومت پر اصرار کرتے شتر کا کہینچنا اور نر گاو سے کام لینا اور گوسفندونکو چرانا
دشوار ہوجاتا حیوانات درندہ یکجا و مجتمع ہوکر دم بہر مین جماعت کثیر بنی آدم کو ہلاک کرتے
شیر و بہیڑیا و پلنگ فوج فوج جمع ہوکر بنی آدم پر گرتے اور شہر کے شہر نابود و برباد کردیتے اور
مقابلہ و مقاتلہ دشوار ہوجاتا فلہذا رہبر علیم مقدر حکیم نے اونکو عقل و فراست اور راے
و کیاست واسطے سیاست و ریاست اور مقابلہ و مقاتلت کے عنایت نہین فرمائی
اور عوض اسکے کہ انسان اونسے ڈرے اونکو خود بنی آدم سے خائف و ترسان فرمایا اور
مساکین و آبادیہا انسان سے گریزان فرمایا اگر اونکو بہی عقل اور ترسان نفرمایا تو مکانات
بنی آدم مین ہر وقت داخل ہوکر تباہ و ہلاک کرتے بدین جہت اونکو الہام فرمایا کہ رات
کو چہپ کر تلاش معاش کرین اور ونکو بنی آدم سے گریزان و پنہان رہین اور خیال کر
کہ منجملہ درندگان کے سگ کو متوسط المزاج اور انسان سے مانوس پیدا کیا کہ اپنے مالک
کے ساتھ موافقت اور مصاحبت اور موانست کرتا ہے اور جان و دل سے اوسکے
حمایت اور محافظت کرتا ہے اور پس دیوار و پشت بام پر لگا ہے اور اپنے مالک کے
جان و مال کی پاسبانی کرتا ہے اور اسقدر رفاقت کرتا ہے کہ اپنی جان کو سپر بنا دیتا ہے
اور بہوکہہ پیاس مین بہی ترک مصاحبت نہین کرتا ہے پس یہہ خصلتین اوسی حکیم
نے عنایت کین ہین جیسے اوسکو بشیہ ہاے پرندہ اور جنگلہا سے درندہ اور آواز
ہیبت ناک اور نہایت ہولناک عطا فرمایا ہے کہ اوسکے سبب سے اجنبی اور سارق کو
جرأت نہین پڑتی ۔

اسرار حکمت ۴۶ در اعضای حیوانات

ادراک مثل بنی آدم کے نہین دی ہی کیونکہ اگر اونکو عقل و تمیز ہوتی تو فرمانبرداری سے فرار
یا مقابلہ و مقاومت پر اصرار کرتے شتر کا کھینچنا اور نر و گاو سے کام لینا اور گوسفندونکو چرانا
دشوار ہو جاتا حیوانات درندہ یکجا و مجتمع ہوکر دم بھر مین جماعت کثیر بنی آدم کو ہلاک کرتے
شیر و ببر و پلنگ فوج فوج جمع ہوکر بنی آدم پر گرتے اور شہر کے شہر نابود و برباد کردیتے اور
مقابلہ و مقاتلہ دشوار ہو جاتا فلہذا رب علیم مقدر حکیم نے اونکو عقل و فراست اور رائے
و کیاست واسطے سیاست و ریاست اور مقابلہ و مقاتلت کے عنایت نہین فرمائی
اور عوض اسکے کہ انسان اونسے ڈرے اونکو خود بنی آدم سے خائف و ترسان فرمایا اور
مساکین و آبادیہا انسان سے گریزان فرمایا اگر اونکو باعقل اور ترسان نفرماتا تو حیوانات
بنی آدم مین ہر وقت داخل ہوکر تباہ و ہلاک کرتے بدین جہت اونکو الہام فرمایا کہ رات
کو چھپ کر تلاش معاش کرین اور ونکو بنی آدم سے گریزان و پنہان رہین اور خیال کر
کہ منجملہ درندگان کے سگ کو متوسط المزاج اور انسان سے مانوس پیدا کیا کہ اپنے مالک
کے ساتھ موافقت اور مصاحبت اور موانست کرتا ہے اور جان و دل سے اوسکے
حمایت اور محافظت کرتا ہے اور پس دیوار و پشت بام پر لگا رہتا ہے اور اپنے مالک کے
جان و مال کی پاسبانی کرتا ہے اور اسقدر رفاقت کرتا ہے کہ اپنی جان کو سپر بنا دیتا ہے
اور بھوکھ پیاس مین بھی ترک مصاحبت نہین کرتا ہے پس یہہ خصائص اوسی حکیم
نے عنایت کیے ہین جسنے اوسکو بیشہ ہاے پرندہ اور جنگلہاے درندہ اور آواز
ہیبت ناک اور شیر و ہولناک عطا فرمایا ہے کہ اوسکے سبب سے اجنبی اور سارق کو
جرات نہین پڑتی

اسرار حکمت ۴۶ ـ در اعضای حیوانات

اسرار حکمت ۴۷ - در خلقت فیل

اب غور کر کہ جثہ فیل کسقدر جسیم و ضخیم اور قد و قامت اوسکا عظیم ہے اور چونکہ گردن اوسکی
کوتاہ ہے تو اوسکو ایک عضو زائد یعنے ایک خرطوم طویل بجاے دست کے عنایت کی
جس سے چارہ و آب لیکر مونہہ تک پہنچاتا ہے اگر خرطوم نہوتی تو کسطرح سے چرتا کسطرح سے
پانی پیتا کوئی چیز لے سکتا یا ہٹا سکتا اور چونکہ گردن دراز مثل دیگر چرندگان کے نہین دی
تو عوض اوسکے اسکو یہہ خرطوم دراز عنایت کی آیا یہہ امر بسبیل اتفاق کے ہے جسطرح سے
ملحدان نابکار اور کافران ناہنجار کہتے ہین واضح ہو کہ یہہ امر اتفاقی نہین بلکہ سراسر حکمت
و ارادت و مشیت کے ساتھہ ہوا ہے خیال کر کہ اگر اوسکو گردن طولانی دیجاتی تو بار عظیم سر و
گوش کی گردن کو برداشت نہو سکتی اور گردن شکستہ او رخستہ ہو جاتی اسواسطے سر فیل
کو بدن سے ملحق کیا اور عوض گردن کے خرطوم کو ملحق کیا اس صورت مین اب کوئی احتیاج
امر ضروری اوسکو باقی نہین رہی اب غور کر کہ کسطرح سے فرج مادۂ فیل زیر شکم پیدا کی ہے
جو بروقت غلبۂ شہوت کے ظہور و بروز کرتی ہے جس سے نر کو باسانی مقاربت حاصل
ہوتی ہے پس خیال کر کہ کسطرح سے خداوند جلیل حکیم جمیل نے خلقت فیل کی بنائی ہے اور
کسطرح سے اوسکی تعیش جسمانی اور سامان زندگانی کی کفالت فرمائی ہے۔

اسرار حکمت ۴۸ - در خلقت زرافہ

اسے مفضل غور کر خلقت زرافہ مین جسکو شتر گاو پلنگ کہتے ہین کہ سر اوسکا مشابہہ سر
اسپ ہے اور گردن مشابہہ گردن شتر کے اور سم اوسکا مشابہہ سم گاو اور پوست اوسکا
مشابہہ پوست پلنگ ہے غور کر کہ خداوند حکیم قدیر نے اوسکو کسطرح سے مختلف الاعضا
تخلیق فرمایا ہے بعض نادان جاہل گمان کرتے ہین کہ ہر گاہ حیوانات لب دریا اجتماع

کرتے ہین اور چیند نر ساتہہ ایک مادہ کے جماع کرتے ہین تو یہہ جانور پیدا ہوتا ہے۔ اور ہر عضو
ساتہہ اعضاے نر کے مشابہہ ہوتا ہے۔ اور یہہ گمان اوسکا بسبب قلت معرفت اور جہالت
قدرت جناب احدیت کے ناشی ہے اسواسطے کہ کوئی صنف حیوان کے ساتہہ دوسرے
صنف حیوان کے مقاربت نہین کرسکتے چنانچہ اسپ ساتہہ شتر کے اور شتر ساتہہ گائے کے اور
گائے ساتہہ چیتا کے جفتی نہین کرسکتا لیکن ہان اگر کوئی حیوان ہم شکل و شبیہہ ہوتا ہے
تو جفت ہوسکتا ہے جسطرح سے اسپ و خر جفت ہوکر استر پیدا ہوتا ہے یا گرگ و کفتار ملکر سبع
پیدا ہوتا ہے اسواسطے کہ دونون صنف قریب قریب اور اشبہہ ہین ہم صورت ہین مگر تا ہم
ایسا نہین ہوتا کہ ایک عضو ایک حیوان سے دوسرا عضو دوسرے حیوان سے مشابہہ ہو
جیسا کہ زرافہ مین ہے بلکہ استر و سبع مین حیث المجموع مشابہہ اپنی مان باپ سے ہین چنانچہ
سر و دم و سم و گوش استر سب مشابہہ اور واسطہ ہین درمیان اسپ و خر کے تا انکہ آواز گویا
مخروج ہے دونون سے اور یہہ بات خود دلیل ہے اس امر کے کہ زرافہ اسطرح پیدا نہین
ہوا ہے بلکہ ایک خلقت عجیب ہے مخلوقات الٰہی سے تاکہ لوگون کو حال قدرت الٰہی معلوم
ہو کہ کوئی ممکن اوسکی قدرت سے باہر نہین ہے اور وہ خالق برحق حکیم مطلق خالق جمیع اصناف
حیوان ہے اور وہ قادر ہے اس امر پر کہ اعضاے چند حیوان کو ایک حیوان مین مجتمع کردے
اور اعضاے چند حیوان کو جدا جدا بنا دیوے جسکی خلقت مین چاہے افزایش کرے اور
جسمین چاہے کم کردیوے اور جو کچھہ ارادہ کرے اوسمین عاجز نہووے خیال کرکہ گردن زرافہ
بلند ہے اسواسطے کہ اوسکا مقام قیام اور چراگاہ صحرا ہے جہان درخت نہایت بلند ہین بدین سبب
وہ محتاج اس امر کا ہے کہ برگ و بار درختان صحرا کہانے سے محروم نرہے۔

اسرار حکمت ۹۴۔ در خلقت بوزینہ

غور کرا ے مفضل خلقت میمون مین کہ اکثر اعضا اوسکے مشابہ اعضاے انسانی ہین مانند دست و پا و چہرہ و سینہ و امعاء و حشا کے اور کیقدر اوسکو فہم و دانائی بہی عطا کی ہے جسکے سبب سے اشارات سمجہتا ہے اور اکثر حرکات انسان کے تقلید کرتا ہے اور خلقت و شمائل مین بہت مناسبت ساتہہ انسان کے رکہتا ہے اور اوسکی خلقت مین یہہ حکمت ہے کہ انسان اپنے خلقت اور اوسکے خلقت پر نظر عبرت سے دیکہکر سمجہین کہ اگر خداوند عالم ہمکو عقل و ادراک و گویائی عطا نکرتا تو طینت و خلقت بہائم و حیوانات سے کوئی امتیاز نہوتا اور ہر گاہ اوسنے ہمکو عطیہ عقل و نطق سے سرفراز فرمایا ہے تو ہمکو لازم ہے کہ اوسکے جان و دل سے عبادت کرین اور اوس عطیہ عظمی و موہبت کبرے کے شکر و ستایش کرین علاوہ اسکے واسطے امتیاز انسانی کے میمون کو دُم اور موے بدن دیے ہین اگر یہہ بات اوسمین نہوتی اور عقل و گویائی بہی ہوتی تو کوئی فرق انسان سے نہوتا۔

اسرار حکمت ۵۰۔ در کسوت حیوانات

نظر کرا ے مفضل کہ کسطرح سے خداوند عالم نے حیوانات کو موے بدن اور پشم بدن سے لباس جسمانی عنایت کیا ہے کہ سردی و گرمی و دیگر آفات سے محافظت کرے اور سم بہی شگافتہ و ناشگافتہ عنایت کئے ہین کہ اونکے پانون کو آفات زمین سے حراست کرے چونکہ اونکو دست و انگشت و عقل و فراست اور قابلیت صناعت نہین دی ہے جس سے پنبہ و پشم کے ندافی یا لباس و جامہ بافی کرین یا کفش دوزی و صنعت موزہ دوزی کرین لہذا اونکو کسوت موے بدن سے خلعت فاخرہ اور زرنگار رنگ لباس نادرہ بخشا ہے ہمیشہ اونکی زیبایش بدلی رہے اور تبدیل و تجدید ہر روزہ سے مستغنی رہین اور چونکہ انسانکو دست و انگشتان اور عقل و دانائی دی ہے اسواسطے اونکو خلعت ذاتی نہین دیا

تاکہ ہر روزہ صنعت و دستکاری خلقت اور تبدیل و تجدید کسوت مین مشغول رہین اور اسمین
بہی مصلحت ہاے چند درچند ہین اول یہہ کہ یہہ اشغال اور اشتغال اونکا مانع ارتکاب
مفاسد و مناہی اور حارج ملاعب و ملاہی رہے دوم تبدیل و تجدید لباس سے راحت
و لذت پاوین سیوم استعمال انواع لباس سے مانند جامہ و عبا و کلاہ و عمامہ و نعلین
رنگارنگ سے زینت و جمال تازہ حاصل کرین چہارم بسبب صنعت و دستکاری کے
گروہ گروہ بذریعہ اکتساب معیشت اپنے عیال و اطفال کی پرورش کرین۔

اسرار حکمت ۱۵ - در دفن اموات حیوانات

فکر کر اے مفضل کہ خداوند حکیم نے کسطرح سے حیوانات کو مجبول کیا ہے کہ بسبب طینت
خلقی اور عادت جبلی و خصلت طبعی وقت موت کے اپنے جثہ کو نظرہاے اغیار سے
پنہان کرتے ہین اور کسی نشیب و گودال بعید مین جاکر مرتے ہین جسطرح سے انسان اپنے
اموات کو نظر مردم سے پنہان کرتے ہین چنانچہ کہین مردار وحشیان و درندگان صحرا
و مرغان ہوائی بیابانون مین نظر نہین آتا اور یہہ بہی امر نہین ہے کہ تعداد حیوانات
بہ نسبت انسان کے کمتر ہو یا موت اونکے کمتر ہو بلکہ کہہ سکتے ہین کہ تعداد اونکی بیشتر ہے
کیونکہ صحرا صحرا غول غول آہوان وحشی و غزالان صحرائی اور گورخر و گاو کوہی اور اصناف
درندگان صحرا مانند پلنگان درندہ و شیران غرندہ و گرگان خونخوار و شغالان و کفتاران حیلہ باز
اور فوج فوج طائران ہوا مرغان صحرا مانند طاؤسان طناز و کرگسان بلند پرواز و بلبلان
خوش آواز و طوطیان نغمہ پرداز و مرغان خوش آہنگ و انواع و کلاغ و کلنگ و اقسام کبک
دری و اصناف فاختہ و قمری و دیگر بہائم چرندہ و حیوانات درندہ و مرغان پرندہ
ہین جو صحرا صحرا پہرتے ہین مگر اونکے مردے نظر نہین آتے مگر شاذ و نادر کہ جسکو کوئی

صیاد گرفتار کرتا ہے یا کوئی جانور اونکو شکار کرتا ہے اور سبب یہ ہے کہ جب حیوانات کو آثار
مرگ نمایاں ہوتی ہیں مقامات بعیدہ میں جا کر پنہاں ہوتے ہیں اگر یہ بات نہوتی تو صحرا
صحرا و دنیا سے حیوانات سے بھر جانا اور بسبب تعفن و بدبوی اموات حیوانی سے گذرگاہ
بند ہوجاتا اور ہر روز وبا و طاعون و انواع بیماری سے انسان ہلاک ہوجاتا پس خیال
کر کہ جسوقت قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا اور واسطے اخفای لاش کے متردد
ہوا تو دو پرندہ ظاہر ہوئے اور ایک نے دوسرے کو ہلاک کیا اور اوسکی لاش کو زیر
خاک کیا اوسوقت سے انسان نے دفن کرنا اموات کا اختیار کیا پس خیال کر
کہ کسطرح سے خداوند عالم نے یہ امر تمامی حیوانات کو الہام کیا اور عادت طبعی خصلت
جبلی انکو ودیعت فرمایا۔

اسرار حکمت ۹۵ - در کسب معاش حیوانات

اے منصف غور کر کہ جناب احدیت نے کسطرح سے حیوانات کو عقل و فراست واسطے
کسب معیشت اور ترتیب و تہذیب کے عنایت کی ہے کہ بدون تفکر و بدون تعلیم
کی ہر حیوان بقدر قابلیت اپنے خوان انعام و احسان ایزد منان سے کامیاب ہوتا ہے
اور بحقدر موافق احوال اپنے خور و نوال حضرت ذوالجلال سے فیض یاب ہوتا ہے
چنانچہ ہرن کوی سانپ کھاتی ہے اور باوصف شدت تشنگی کی پانی نہیں پیتی ہے
اس اندیشہ سے کہ زہر اوسکا ہلاکت اور سمت اوسکی ہمراہ آب کے رگ و پے میں سرایت
کرے تا اینکہ کنارہ آب کھڑی ہو کر صدائے بلند سے فریاد کرتی ہے جسکے آواز صحرا
سے لوگوں کو سنائی دیتی ہے اور اگر پانی پی لیوے تو ہلاک ہوجاوے پس خیال کر کہ
صانع حکیم نے اوسکو کسقدر صبر طبعی اور حکمت جبلی عنایت کی ہے کہ غالباً انسان

باوصف عقل و دانائی کے اسقدر عطش اپر صبر و شکیبائی نہین کر سکتا - اور خیال کر
روباہ کو جسوقت طعمہ دستیاب نہین ہوتا تو زمین پہ دم بخود اسطرح سے پڑی رہتی ہے
کہ گویا مردہ حیوان یا قالب بیجان ہے جب مرغ و جانوران پرندہ اوسکے قریب جاتی
ہین کہ اوسکا گوشت کہائین تو دفعۃً جست کر کے شکار اور اوس پرندہ کو گرفتار کرتی
ہے پس خیال کر کہ جس خداوند قدیر نے اوسکو محتاج معاش اور وابستہ معاش
کیا ہے اوس خدا نے اوسکو یہہ حیلہ سازی اور روباہ بازی عنایت کی ہے اور اسلئے کہ
اوسکو قوت و توانائی صید و شکار کے اوسقدر نہین عطا کی جو شیر و پلنگ و گرگ کو دی ہے
لیکن عوض اوسکے زیرکی و دانائی بخشی ہے اب خیال کر کہ دلفین پانی مین جاتا ہے
اور مچھلی مار کر شکم اوسکا چاک کرتا ہے اور پانی پر اوسکو ڈال دیتا ہے اور اوسکے نیچے
پنہان ہو کر پانی کو حرکت دیتا ہے تاکہ جثہ ماہی تہ نشین نہو جاوے جسوقت مرغان آبی
دیکہکر اوسپر گرتے ہین دفعۃً جست کر کے شکار کر لیتا ہے پہر خیال کر کہ کسطرح سے
خداوند علیم نے یہہ حیلہ کسب معیشت اوسکو تعلیم فرمایا ہے خیال کر اے مفضل کہ
خداوند کریم نے اژدہا کو کیا کل ا[illegible] دیا ہے کہ جب دیکہتا ہے فوراً منہ کو کہولیتا ہے جسطرح
شگاف [illegible] ہین [illegible] اوسکو منہ لیتا ہے اور اسیواسطے مفضل اژدہا شب مین اپنی
اپنے سوراخ سے [illegible] باہر کرتا اور مفضل گیا مین باہر آتا ہے اور سبب یہہ ہے
کہ اگر ایسا نہوتا تو خلق کثیر کو ہلاک کرتا اور اوس سے احتراز دشوار ہوتا -

	اسرار حکمت در کسب معاش مورچہ و عنکبوت	

اے مفضل غور کر کہ مورچہ صغیر یا جثۂ حقیر کسنے پیدا کیا ہے اوسکی خلقت مین اعضا
[illegible] یا کچہ اوسمین اعتراض نہین پائی جاتی جو کچہ اوسکے مناسب حال ہے

ویساہی قد و قامت اور ویساہی جثہ و جسامت موجود ہے پس یہہ حسن تقدیر اور لطافت
تصویر اس حیوان صغیر حقیر مین کیونکر ممکن ہے بجز حسن تدبیر اوس خالق قدیر صانع خبیر کے
جسکے سامنے جلیل و صغیر حقیر و کبیر یکسان ہے خیال کر کہ کسطرح سے ایک گروہ مورچہ جمع ہو
دانہ اپنے خانہ کی طرف لیجاتے ہین اور ہمدگر اعانت کرتے ہین جسطرح سے انسان باہم معاونت
کرتے ہین اور نقل طعام مین اہتمام کرتے ہین اور جسوقت دانہ ہاے غلہ اپنے سوراخ مین فراہم
کرتے ہین اوسوقت دانہ ہاے غلہ کو دو ٹکڑے کر دیتے ہین تاکہ زمین پر روئیدہ نہو جاوے
اور اگر کوئی دانہ آب رسیدہ و نمناک ہو جاتا ہے تو اوسکو باہر لاکر دہوپ مین خشک کرتے
ہین اور بعد اوسکے پہر اندر سوراخ کے واپس لیجاتے ہین - اور اپنا سوراخ زمین بلند
پر بناتے ہین تاکہ اوسمین عبور آب نہووے اور بسبب اوسکے خود غرقاب یا سرمایہ
اونکا خراب نہووے پس خیال کر کہ جس آفریدگار خداوند کردگار نے اونکو پیدا کیا ہے
اوسیکی لطف شامل اور احسان کامل سے یہہ سب تدبیر معیشت اوس حیوان کو حاصل ہے

اسرار حکمت ۱۴ در کسب معیشت اسد الذباب

اے مفضل خیال کر کہ حیوان لیث جسکو اسد الذباب اور ہندی مین مکڑی کہتے ہین
کسطرح سے اوسنے عقل و دانائی واسطے کسب معیشت کی پائی ہے اور خداوند حکیم نے
کیا حکمت و تدبیر حصول معاش اوسکو سکہائی ہے چنانچہ جسوقت دیکہتی ہے کہ مگس
آکر بیٹہے اوسوقت اسطرح سے بحس و حرکت ہو جاتی ہے کہ گویا جان و توان کچہہ
نہین ہے اور مگس کو اوسکی طرف سے بالکل غفلت اور طمانیت ہو جاتی ہے اوسوقت
مکڑی آہستہ آہستہ چلتی ہے اور جب قریب پہنچتی ہے اوسوقت جست کرکے شکار کرتی ہے
اور پہر اوسکو گرفتار کرکے تہوڑی دیر اوسکو دست و پا مین محبوس و مقید رکہتی ہے

تاآنکہ مگس کو اضمحلال اور ضعف و اختلال ہو جاتا ہے اوسوقت اوسکو ذریدہ و بریدہ کر کے اپنا طعمہ کرتی ہے اب خیال کر کہ کسطرح سے جالا بناتی ہے گویا ایک دام ہے کہ حسن تدبیر سے بنایا ہے اور ہر طرف سے تانا اور بانا اور خانہ بقدر اندازہ مناسب کے بنایا ہے اوسکی وسط مقام پر بیٹھتی ہے اور جب کوئی مگس اوسمین گرفتار ہو جاتی ہے اوسوقت اوسکا شکار کرتی ہے اور اسیطرح سے اپنے بسر اوقات کرتی ہے اور یہی امر دیکھکر بہت لوگون نے دام شکار بنائے اور اس تدبیر لطیف سے مرغان ہوائی اور ماہیان دریائی ہاتھہ آئے اور یہی حال ہے شکار یوز و سگ و گربہ وغیرہ کا کہ بالنواع لطائف الحیل شکار کرتے ہین پس خیال کر کہ مدبر علیم نے کیا حیلہ و تدبیر ان حیوانات صغیر کو تعلیم کیا ہے۔

اسرار حکمت ۵۵۔ در وصف اجسام پرندگان

اے مفضل غور کر کہ خداوند عالم نے پرندگان مین پرواز مقدر فرمایا ہے اسواسطے اونکی جسم کو سبک اور شکل مخروطی مقرر فرمایا ہے اور اونکے سینہ و شکم کو ابھرا ہوا اور بلند بنایا ہے جس سے ہوا کا شگاف کرنا اور ہوا مین تیرنا آسان ہو جسطرح سے کشتے کا سینہ واسطے شگاف آب کے بناتے ہین اور چونکہ اونکو ضرورت زیادہ راہ چلنے کی نہین تھی اسواسطے اونکو چار پانون نہین دیے بلکہ دو پانون عطا کئے اور پانچ انگشت کی جگہہ چار انگشت عطا کئے اور واسطے دفع بول و براز کے ایک ہی مخرج عنایت کیا اور بازو اور دم مین پر ہای دراز و مستحکم ہموار عنایت کی اور تمام بدن کو خلقت بال و پر سے محاج فرمایا کہ اوسکے اندر ہوا بھر جاوے اور ہوا پر قیام و پرواز آسان ہووے اور چونکہ طعمہ پرندگان دانہ یا گوشت تھا اسواسطے اونکو دندان نہین دے بلکہ بجاے اوسکے منقار سخت عنایت کی تاکہ دانہ اوٹھاتے ہین شکستہ و خستہ نہو جاوے

اور گوشت تو چونچ مین کوئی گزند نہ پاوے اور چونکہ اوسکو چبانے اور پیسنے کے واسطے
دانت نہین دیے تو حرارت اندرونی زیادہ دے کہ جو دانہ مسلم خام یا پارہ گوشت
خام کہاوے تو ہضم کامل کرے چنانچہ اگر انسان دانہ انگور مسلم کہاوے تو تخم
اوسکا ہضم نہین کر سکتا لیکن پرندہ اوسکو ہضم کر جاتا ہے علاوہ اوسکے جناب باری
نے یہہ مقرر کیا کہ بیضہ دیوین کیونکہ اگر حمل رہتا اور بچہ پیٹ مین قیام کرکے بعد چند
روز کے اعضا مین استحکام حاصل کرتا تو اوس طایر کو چلنا پہرنا پرواز و جہندگے
کرنا دشوار ہوتا - پس یہہ چیز مناسب اوسکے حال کے ایسی عنایت کی ہے کہ جس
پر کوئی جائے اعتراض و کلام گنجایش کلمہ و کلام نہین ہے - پہر تامل کر اس امر مین
کہ جو طایر ہوائی ہین اونکے واسطے یہہ مقدر فرمایا ہے کہ ایک ہفتہ یا دو ہفتہ یا تین ہفتہ مین
بچہ نکالین اوس ایام مقررہ اور مدت معین تک بیضہ کو پرون سے گرم کرتے ہین
اور جب بچہ نکلتے ہین تو پہلے ہوا بہراتے ہین تاکہ چینہ دان کشادہ ہو اور پہر لعاب
بہراتے ہین تاکہ جلد ہضم کرے اور پہر دانہ بہراتے ہین - اب تو بیان کر کہ یہہ تدبیر کسنے
اونکو سکہائی اور یہہ تکلیف کس وجہہ سے اور کس کے حکم سے اونہون نے اوٹہائی
حالانکہ وہ صاحب عقل و فکر و صاحب تدبیر و تدبیر نہین ہین اور اونکو اپنے اولاد سے امید
نفع و بہبودی سے بقاے نام و نشان یا طمع وراثت و استمرار خاندان کا لحاظ نہین ہے
پس جو شخص کہ اوس سے ظاہر ہے کہ جب خداوند حکیم نے اونکو پیدا کیا ہے اوسنے
اونکو مائل تربیت و تحمل تکلیف و مشقت و مشغول محبت و شفقت فرمایا ہے تاکہ اونکی
نسل کو دوام اور اونکے سلسلہ اولاد کو قیام ہووے -

اسرار حکمت ۹ [illegible] پیدائش و تفہیم پاکیان

غور کر کہ کسطرح سے مرغیہاے خانگی و سست و فربہ اور بالیان پرشہا [illegible]
مرغیان واسطے بیضہ دینے کے آمادہ اور بچہ نکالنے کے واسطے جس وقت [illegible]
ہوتی ہین تو اپنے شور و شر و فریاد سے مالک کو اطلاع دیتی ہین تاکہ وہ [illegible]
اونکے بیٹہنے کی جگہ [illegible] و تلف نہو جاوے اور جسوقت تخم آوری سے فارغ [illegible]
واسطے بچہ نکالنے کے مہیا ہوتی ہین تا اینکہ کہانا پینا کم کردیتی ہین اور سب بیضہ جات
[illegible] کو اپنے پر و بال سے پوشیدہ کرکے ہوا اور دیگر اشیا سے محافظت کرتی ہین
اور مدت مقررہ تک گرم رکہکر بچہ نکالتی ہین پس یہہ عادت طبعی اور حالات خلقی صانع
حقیقی نے اونکے واسطے بقاے نسل کے اونکے واسطے مقدر و مقرر کی ہے اور پہر خیال کر
کہ بیضہ کو کسطرح سے مثل قلعہ مستحکم کے استوار و محکم بنایا ہے اور اوسکے اندر ایک پوست
باریک و طرفہ حائل فرمایا ہے تاکہ اعضاے بچہ کو سختی پوست سخت بیرونی مزاحمت نکرے
اور اوسکے اندر ایک لعاب سفید اور دوسرا لعاب زرد بنایا ہے صرف انہی دو چیز سے
کیا کیا اعضاے مختلف القوا و مختلف الصورت مختلف الالوان مختلف الاشکال پیدا
فرمایا ہے مثل خون و رگ و پٹہہ و پوست و استخوان و گوشت و شیردہ و ناخن و دل
و جگر و امعا و احشا و سینہ و شکم و بال و پر کے جو رنگہاے گوناگون نقش و نگار بوقلمون
ہوتے ہین پہر خیال کر کہ اوسے مقدار معین مین یہہ پیدایش اعضاے بچہ مین صرف
ہوتا ہے اور پہر اوسکے غذا کے واسطے جمع رہتا ہے خاص اوسے مقدار تک کہ جب تک
بچہ نکلنے کے قابل ہوا اور بعد اوسکے نہ فاضل رہتا ہے نہ کم ہوتا ہے اور پہر خیال کر کہ
جب بچہ طیار اور قابل نکلنے کے ہوجاتا ہے تو کسطرح سے پوست بیضہ سخت پر طرفہ
شکستہ برابر شگافتہ کرکے باہر نکلتا ہے پہر خیال کر کہ سنگدان مرغ موافق جثہ و حیثیت

اوسکے چپو تا بنایا ہے اور موافق اوسکے مسلک طعام بھی تنگ دکوتا و بنایا ہے پس
اگر ایک ایک دانہ سنگدان تک پہنچتا تو بہت تاخیر ہوتی فلہذا اوسکو چینہ دان عنایت
فرمایا ہے تاکہ دانہ چنکر چینہ دان مین بہر لیوے اور بتدریج اوس مین سے سنگدان مین
جاکر غذا ہووے پس گویا چینہ دان اوسکے واسطے تو بہرا اور سنگدان اوسکے واسطے
معدہ ہے اور بعض جانورونکے واسطے منفعت دیگر یہہ ہے کہ اپنے بچونکو بہراوین
اور اگر چینہ دان نہوتا تو سنگدان سے باہر نکلنا دشوار ہوتا۔

اسرار حکمت ۵۵ - در پرہاے جانوران

مفضل نے عرض کیا کہ بعض ملاحدہ کہتے ہین کہ اختلاف رنگہاے پر و بال بسبب
اختلاط دواعی مثل اخلاط کے ہوتا ہے حضرت نے فرمایا کہ یہہ رنگ آمیزی ہاے گوناگون
جو دل ربا ... ہین جو طاوس اور دیگر طائران رنگین پرکو بنایا ہے
ہوتین ایک لعاب سفید اور دوسرے لعاب زرد سے نقش و نگار گوناگون ورد
... ہوتے ہین کہ مصوران ماہر اوسکے نقش کشی سے عاجز
... مین عقل اوسکے خوبی و رنگینی اشکال و دوائر و خطوط و نقوط کے
... ہین پس صرف امتزاج و اختلاط اخلاط سے بدون ارادہ علیم قدیر
و مشیت صانع خبیر کے کیونکر ممکن ہے تعالے اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا
تامل کر اے مفضل کہ کسطرح سے پرہاے طیور باہم بافتہ اور رشتہا سو مانند جامہ کے
تالیف یافتہ ہین چنانچہ اگر پر کشادہ کئے جاوین تو تہوڑی تہوڑی کہلتے ہین لیکن آپس
سے جدا نہین ہوتے اور باہم جمع رہتے ہین تاکہ اونکے درمیان مین ہوا بہر جاوے اور
وقت پرواز اونکو ہوا پر سبکدوش رکہے اور خیال کر کہ پرون مین جسم طائر کو مانند عمود غلیظ

مستحکم و متعین بشکل مخروطی بنایا ہے اور سینہ کو مثل سفینہ کشتی کے بنایا ہے تاکہ ہوا کو شگافتہ کرے اور موج ہوا پر مثل سفینہ کے روان ہووے اور پر دونوں طرف سے اوسکو خلعت دیا ہے تاکہ اوسمین ہوا بھرے اور شاخہا سے بازو میں پرو نکو پر پیچ و تاب دیا ہے جس سے شناوری کرے اور اوس عمود کو مجوف کیا ہے تاکہ بار گران مانع پرواز نہ ہووے۔

اسرار حکمت ۵۸ - دیکھو کہ مرغان آبی

اے مفضل خیال کر کہ مرغان آبی کیواسطے کسطرح سے پانو دراز پیدا کئے ہین تاکہ پانی مین گہرے پانی مین اور کسطرح سے دیدہ بان پیرنکالے ہو وہ مین نظر کرتے ہین اوسیطرح جیسے منتظر شکار رہا کرتے ہین جسوقت کوئی جانور پانی مین نظر آتا ہے تو فورا اوٹھا لیتے ہین یا آہستہ آہستہ قدم اوٹھا کر جانب شکار جاتے ہین اور اگر پانو اسکے کوتاہ ہوتے تو اوسکے سینہ و شکم سے پانی کو حرکت ہوتی اور جانور ان آبی منفر ہو جاتے اب خیال کر تدبیر خداوند قدیر کو کہ جس جانور کے پانون دراز ہین اوسکے گردن کو بھی دراز فرمایا ہے تاکہ زمین سے دانہ چن سکے اور بعضون کو منقار دراز عنایت فرمائی ہے تاکہ زمین سے طعمہ اوٹھانے مین آسانی ہو پس خیال کر کہ جس چیز مین فکر کریگا اوسکو بالاتر از حکمت اور جس چیز مین غور کریگا اوسکو نہایت درجہ مصلحت و منفعت پاویگا۔

اسرار حکمت ۵۹ - در ذکر طلب روزی جانوران

اے مفضل خیال کر کہ کسطرح سے گنجشک و دیگر طیور واسطے طلب معاش کے جستجو کرتے ہین اور پرواز کر کے جا بجا سے اپنے آذوقہ و روزی کو حاصل کرتے ہین اور جسوقت جستجو کرتے ہین

کہ جو امانت ہوائی بیکار ہیں اوسکا قول مہمل و باطل ہے۔ اور حکمت ہائی الٰہی سے جاہل و غافل ہے۔

اسرار حکمت ۱۰۶۔ در احوال شپرہ

اب غور کر کہ خداوند حکیم نے شپرہ کو کسطرح سے خلقت عجیب صورت غریب بخشی ہے کہ درمیان چارپایان و پرندگان کے متوسط الخلقت ہے چنانچہ مثل چارپایہ کے ہاتھہ پاؤں و گوشش و دندان عطا کیا ہے اور حاملہ ہونا مقدر فرمایا ہے چنانچہ حاملہ ہوتی ہے اور بچہ جنتے ہے اور دودہ پلاتی ہے اور موہنہ سے چرتی ہے ہاتھہ پاؤں سے چلتی ہے اور بول و براز کرتی ہے یہہ سب باتیں خلاف طیور ہیں اور یہہ خلاف پرندگان کے پر رکھتی ہے اور جا بجا مثل طیور کے پرواز کرتی ہے اور یہہ خلاف پرندہ گان و چرندہ گان کے شب کو آمد و رفت کرتی ہے ظلمت میں دیکھتی ہے اور یہہ گمان باطل ہے کہ غذا اوسکے نسیم ہوا ہے کیونکہ بول و براز اور دانت اوسکے دلالت کرتے ہیں کہانے پینے پر اور اگر احتیاج غذا نہوتی تو خلقت دندان بیفایدہ ہوتے حالانکہ حکیم علیم نے کوئی چیز بیکار و عبث نہیں بنائی اور مصلحت عظیم اوسکے خلقت میں یہہ ہے کہ وہ ایک خلقت عجیب اور صورت غریب دلیل ہے اوسکے قدرت نے نہایت اور حکمت بیغایت کے جس سے واضح ہوتا ہے کہ جناب اقدس الٰہی جو چیز جسطرح سے چاہتا ہے بناتا ہے اور جسطرح سے چاہتا ہے اپنی قدرت ظاہر فرماتا ہے۔

اسرار حکمت ۱۰۷۔ در ذکر ابن تمرہ

غور کر اے مفضل کہ ابن تمرہ جو برابر کنجشک کے صغیر المقدار ہے بعض اوقات ایسا اتفاق ہوا کہ ایک سانپ اوسکے آشیان کیطرف متوجہ ہوا اوسوقت وہ طائر مضطر ہوا اور دفع دشمن کیواسطے فکر کی ناگاہ اوسکے نظر خار خسک پر پڑی اوسنے دفعتہً اوٹھا کر اوس افعی کے منہ میں ڈالا جبکہ اوسکے حلق میں خار خسک چبہا اوسوقت وہ مضطرب ہو کر

انسان و بعض درندگان و اکثر مرغان و نیز ماہیان کلان و دیگر اصناف دریائی مچھلی کہاتے ہیں بہ مجبت تدبیر حکمت جناب احدیت مقتضی ہوے کہ بکثرت پیدا فرماوے پہر خیال کر کہ حکمت جناب صمدیت کسقدر وسیع و جلیل ہے اور علم انسان کسقدر خفیف و ذلیل ہے کہ ادراک حکمت ہاے جناب احدیث سے قاصر ہے غور کر کہ انواع ماہیان و اصناف مخلوقات دریائے اور صدفہا اور دریائی کسقدر بکثرت ہین کہ کوئی شخص اوسکا احصا و استقصا نہین کر سکتا ہے نہ اونکے منافع و فوائد و مصالح پر کماحقہ وقفیت رکہتا ہے بلکہ قلیل قلیل بتدریج بحسب مرور ازمنہ و دہور کے تجربہ سے واقفیت حاصل کرتا جاتا ہے اور واقعات مختلفہ و حوادث متعددہ سے تہوڑا تہوڑا انکشاف ہوتا جاتا ہے چنانچہ قبل اسکے رنگ قرمزی سے کوئی شخص ماہر نہین تہا تا اینکہ ایک سگ شکاری نے کنارہ دریا کے کرم قرمز کو کہایا اور دہن خون آلودہ اوسکا لوگون نے دیکہکر رنگ قرمزی اختیار کیا اسیطرح سے بہت حالات و واقعات ہین کہ رفتہ رفتہ انسانکو اوسکے مصالح و حالات سے واقفیت حاصل ہوتی جاتی ہے لیکن لاعلمی انسان کوئی نقص حکمتہاے جناب رب العزت مین پیدا نہین کرتے۔ مفضل کہتا ہے کہ وقت نماز ظہر ہوا اور حضرت نے واسطے نماز کے برخاست فرمائی اور مین نے اپنے گہر کیطرف مراجعت کی در سیر قدم حمد جناب احدیت کی۔

مجلس سوم

مفضل کہتا ہے کہ روز سوم علی الصباح خدمت با برکت سید عباد شفیع معاد بادی امم رہنماے عرب و عجم مین حاضر ہوا حضرت نے فرمایا کہ شکر و سپاس بیقیاس سزاوار پروردگار ہے کہ جسنے ہمکو سائر مخلوقات سے برگزیدہ اور عطیہ فضل و شرف سے سرافراز و پسندیدہ کیا

اور علم و معرفت عطا فرما کر ہمکو بندگان خاص اور برگزیدگان با اخلاص فرمایا پس جو شخص ہم سے کنارہ گزین ہے اوسکا مقام نار جہنم ہے اور جسنے ہماری ہدایتوں پر عمل کیا اوسکا مقام بہشت نعیم ہے اے مفضل ہمنے تجھسے بیان کیا حال خلقت انسان و کیفیت آفرینش حیوان اور عجائب حکمت و غرائب قدرت جناب احدیت لیکن اب تجھسے بیان کرتا ہون حال آسمان و ستارگان و فلک دوار و گردش لیل و نہار و کیفیت عناصر اربعہ و بارش باران و حالات معادن جواہرات و اشجار و نباتات وغیرہ۔

اسرار حکمت ۶۵ - در رنگ آسمان

اے مفضل غور کر کہ خداوند عالم نے آسمان کو رنگ کبود بخشا ہے اسواسطے کہ یہہ رنگ مناسب نظر ہے اور اوسکے ملاحظہ سے خیرگی نہین ہوتی اور قوت باصرہ کو اوس سے تقویت حاصل ہوتی ہے چنانچہ اطبا واسطے ضعیف البصر کے تجویز کرتے ہین کہ رنگ کبود دیکھے اور متواتر نظر کیا کرے اور یہہ حکمت اطبا نے البعد تجربہ ہاے بسیار و غور ہاے بے شمار کے اسی امر سے حاصل کی ہے کہ خداوند کریم نے آسمانکو رنگ کبود دیا ہے اور اوسکے دیکھنے سے خیرگی اور ضعف بصارت یا اور کوئی ضرر نہین ہوتا اسلیے جس حکمت آلہی پر غور کیا جاوے سواے مصلحت و منفعت کے کوئی عیب و منقصت نہین ہے۔

اسرار حکمت ۶۶ - در طلوع و غروب

غور کر طلوع و غروب آفتاب مین کہ جناب رب الارباب نے بسبب طلوع و غروب آفتاب کے واسطے احکام اور کاروبار کے لیل و نہار بنایا ہے چنانچہ اگر طلوع آفتاب نہوتا تو بسبب ظلمت و تیرگی کے تمام عالم تیرہ و تار اور انتظام امور دنیوی و دنیوی ابتر ہو جاتا اور معیشت انسان

اور آسائش روحانی بدون کیفیت نورانی کے ناگوار ہوجاتا اور اگر غروب آفتاب
نہوتا تو انسان کو کسی وقت قرار وسکون حاصل نہوتا ہر وقت کثرت کاروبار اور
ہر وقت احساس تکلیف مرض اور آزار سے کسی وقت روح کو استراحت اور جسم کو
تکلیف و زحمت سے فرصت نہوتی اور بہت کچہہ اضمحلال جسمانی اور انحلال روحانی
ہوجاتا افعال حواس انسانی ہین ضعف و قصور اور اعمال قواے نفسانی ہین قصور
ہوجاتا مزدوران و نجار اہل حرفہ و اہل روزگار کسی وقت کاروبار دنیادی سے غافل
یا محنت وجفاکشی سے متساہل نرہتے علاوہ اسکے اگر شب نہوتی تو زمین کسی وقت
حرارت آفتاب سے خالی نہوتی اور نباتات وحیوانات کو فنا کردیتی فلہذا حکمت
علیم حکیم نے یہہ تقدیر فرمایا کہ کبہی آفتاب ضیا بار سے صفحۂ زمین کو روشن وضیا بار کرے
تاکہ ہر ذی روح اپنا اپنا انصرام کار کرے اور کبہی غروب آفتاب سے تیرہ و تار فرمایا
تاکہ ہر جاندار براحت تمام و آسائش و آرام کچہہ عرصہ تک سکون و قرار کرے پس خیال
کر کہ لیل و نہار ظلمت وانوار ہرچند کہ متضاد ہین لیکن واسطے انتظام عالم موجودات
کے دونون درکار ہین جیسے صاحبان خانہ کبہی کاروبار خانہ کے واسطے شمع
چراغ جلاتے ہین اور کبہی فارغ البال ہوکر گل کردیتے ہین پس خالق قدیر نے
یہہ تدبیر واسطے انتظام انام اور راحت و آرام خاص عام کے مقدر فرمائی۔

اسرار حکمت ۶۷۔ در فصول اربعہ

فکر کراے مفضل کہ بسبب بلندی و پستی و تبدیل مقامات آفتاب کے فصول اربعہ
ظاہر ہوتے ہین یعنے بہار و سرما و گرما و برسات چنانچہ سرما مین حرارت جانب
باطن درختان و نباتات پنہان رہتی ہے اور مادہ ہاے تولید میوجات پیدا ہوتی ہین

اور ہوا مین کثافت ہوتی ہے اور پیدائیش ابر و باران کی قابلیت ہوتی ہے اور ابدان حیوانات
کو استحکام و قوت ہوتی ہے اور فصل بہار مین مواد متولد شدہ کو حرکت ہوتی ہے اور شگوفہ
و گل کی پیدائیش بکثرت ہوتی ہے اور حیوانات کو جانب مادہ رغبت ہوتی ہے جس سے
وفور نسل اور بقاے نوعیت ہوتی ہے تابستان مین تفیح اثمار و غلہ و گھاس و میوہ جات
اور تحلیل رطوبات فضلیہ اخلاط فاسدہ حیوانات اور تخفیف رطوبات اراضی و زراعات
ہوتی ہے تاکہ تعمیر عمارات و دیگر اعمال متعلقہ اراضیات باسانی ہو سکے اور فصل برسات
مین ہوا صاف اور مطلع شفقی ہوتا ہے اور زمین بارش سے سیراب اور ابدان
حیوانات و نباتات شاداب ہوتے ہین اکثر امراض سے صحت ہوتی ہے حرارت
مین قلت ہوتی ہے اگر مصالح فصول تمام و کمال بیان کیا جاوے تو بہت
طول ہو جاوے۔

اسرار حکمت ۶۰ دربیان بروج آفتاب

اب غور کر کہ کس طرح سے آفتاب اپنے بروج دوازدہ گانہ مین گردش کرتا ہے یعنی حمل
ثور جوزا سرطان اسد سنبلہ میزان عقرب قوس جدی دلو حوت پس بعد ختم
حرکت بروج دوازدہ گانہ کے ایک دورہ سال شمسی تمام ہوتا ہے چنانچہ اول حمل جب
دوبارہ آفتاب پہنچتا ہے تو ایک سال ختم ہو کر دوسرا سال شروع ہوتا ہے
اور اسی حرکت آفتاب کی اندر چارون فصل ہوتی ہین اور انہین فصلون مین جملہ
میوہ جات و فواکہ و حبوب و غلہ و شگوفہ و گل و اشجار و نباتات جملہ اقسام کے پیدا ہو کر
سب انتظام ضروریات و احتیاج مخلوقات کا بوجہ شائستہ تکمیل پاتا ہے اور حساب
سال سے حساب زمانہا ے پیدائش عالم و پیدائش مخلوقات و عمرہا ے بنی آدم و وفات

معاہدات و مناکحات و معاملات و اجارات وغیرہ منضبط کیا جاتا ہے پس خیال کر کہ اگر ایک مقام پر آفتاب رہتا تو اکثر مقامات اوسکے نور وفیض سے محروم رہجاتے اور عمارات رفیعہ و جبال منیعہ اور سقف ہاے عامہ حائل ہوتے اور چونکہ فیض انوار اوسکا عام اور نفع اوسکا تمام فرمایا ہے اسواسطے سقدر فرمایا ہے کہ صبحکو مشرق سے طلوع کرے اور ہر چند مقابل کو اپنے سعادے سے فیضیاب کرتا ہوا جانب مغرب غروب کرے در مقامات مختلف الاوضاع کو اپنے فیض سے کامیاب کرے پس کیا منعم حقیقی ہے کہ آفتاب اوسکی قدرت کے سامنے ایک ذرہ مخلوق ہے جس سے تمامی جمادات و نباتات و حیوانات کو نفع تمام بخشتا ہے اور اگر ایکسال یا کمتر ایک سال سے اپنے اوضاع و حرکات سے تخلف کرے یا نکلی تمامی احوال عالم کو فساد و تعطل اور دوام بقا و ثبات اور نظام جمادات و نباتات و حیوانات مین تخلل و تزلزل ہو جاوے پس خیال کر کہ کیسے کیسے امور جلیلہ و مہام عظیم اوس حکیم علیم نے بطور مجاری عادات اور بطور عموم حالات اور وفور اصلاحات اور مرور اوقات کے جاری فرمائے ہین کہ انسان و حیوان کو بجز اوسکے کوئی چارہ کار اور سوائے اوس اوقات و حالات و کیفیات و حوادثات و فصول و ادوار روزگار و مجاری حالات لیل و نہار کے اور کچھ درکار نہین ہے۔

اسرار حکمت ۶۹ - در نور ماہتاب

غور کر کہ ماہتاب ایک دلیل وجود جناب رب الارباب ہے جس سے عامۃ الناس حساب ماہ ہاے قمرے کرتے ہین لیکن سال شمسی سے حساب اوسکا موافق نہین ہے اسواسطے کہ سال قمرے مین چارون فصل پوری تمام نہین ہوتی ہین اور اسیوجہہ سے سال قمرے و سال شمسی مین اختلاف ہوتا ہے لیکن ماہہاے قمری و مانند ماہ مبارک رمضان کے کبھی سرد مین کبھی گرمی مین واقع ہوتا ہے (مترجم کہتا ہے) یہان حکمت شارع علیہ السلام

لایق صلوات سے شرع شریف جناب نبوت مآب مین حساب ماہ قمری اسواسطے اختیار کیا گیا
کہ ماہ رمضان و محرم و عید ہاے ایام و دیگر اوقات عبادت و حسنات و طاعات جناب خالق البریات
باوقات مختلف ادا کیجاوے اور کوئی زمانہ و کوئی فصل خالی اس سے نہ رہے کہ لذت عبادت سے
ملذذ و متنعم حاصل نہوی چنانچہ غالباً بارہ برس مین دورہ ختم ہو کر سب فصول مین عبادت جناب
احدیت ادا ہو جاتی ہے مثلاً ماہ رمضان ایک سال اگر جیٹھ بیساکھ مین واقع ہوا تو رفتہ رفتہ
ہر فصل مین گذر کر بعد بارہ برس کے پھر اوسی فصل مین آویگا اسیطرح سے عید فطر و عید قربان
و عید مباہلہ و عید غدیر و عاشورہ و دیگر اوقات فضیلت و مصیبت و طاعت وغیرہ بتدریج ہر فصل
و ہر زمانہ مین واقع ہونگے پس اگر سال شمسی کا حساب لیا جاتا تو جس فصل مین جو عید یا ایام
عبادت مقرر ہوتے اوس فصل سے تجاوز نہوتا اور یہہ برکت کہان ممکن ہوتی کہ جسطرح انسان
پر واجب ہے کہ انسان اپنی اوقات شبانہ روزی سے تہوڑا وقت اور اپنے قواے
جسمانی سے تہوڑی قوت شکر و عبادت جناب احدیت مین صرف کرے اوسیطرح سے
تہوڑی سے ہر فصل اپنی عبادت و شکریہ جناب احدیت مین صرف کرے۔

تتمہ اسرار حکمت ۶۹

بعد اوسکے حضرت نے فرمایا کہ غور کر اے مفضل جلوہ ماہتاب عالم تاب مین کہ جناب رب الارباب
نے سویداے ظلمت شب دیجور مین اوسکو چراغ پر نور بنایا اور چونکہ حکمت جناب احدیت
مقتضی اسکی ہوئی کہ شب کو سردی و خنکی ہو اور آرام و آسایش حیوان و انسان ہو وہان پہ
یہی مصلحت ہوئی کہ کبھی روشنی کیجاوے نہ ایسی روشنی کہ جس طرح سے دنکو شدت ضیا سے
بالکل نورانی اور حدت نور سے بالکل گرم و شعشعانی ہو جاتا ہے بلکہ نور ماہ تابان سے نور
افشانی کیجاوے اور سردی و خنکی کے ساتھہ ایک کیفیت نورانی دکہاوے اور مصلحت

تنویر و تجلی یہہ ہے کہ اگر ہمیشہ ظلمت شب ہوا کرتے تو بسبب تاریکی شب کی بہت حرج کار
ہوتا خصوصاً بعض اوقات بسبب شدت گرمی کی وہ انکو کام نہیں کر سکتی یا کبھی وہ انکو تکمیل
کار نہیں کر سکتی تو قلبہ رانی و تخم ریزی و خشت سازی و چوب تراشی وغیرہ یا مسافرت و امور
و دیگر کاربار ضروری کر سکین لیکن ہر شب کو نورانی نہیں فرمایا بلکہ کبھی تاریکی کبھی روشنی کبھی
اول شب کبھی وسط شب کبھی آخر شب کو روشن فرمایا کبھی صورت ہلال کبھی ماہتاب کبھی
محاق کبھی تحت الشعاع سے اوسکی نور کو مختلف فرمایا تا کہ وہ مصلحت آرام و آسایش و قرار
و سکون جو وجود ظلمت شب سے ملحوظ ہے اوسمین فتور یا نقصان و قصور نہونے پاوے اور
کسوف و خسوف خورشید و ماہ تابان اور نور کی زیادتی و نقصان مین ایک دلیل نمایان ہے کہ
ایزد منان ہر شے پر قادر و توانا ہے جس چیز کو چاہتا ہے نورانی و شعاعی کرتا ہے اور جب
چاہتا ہے اوسی چیز کو تاریک و ظلمانی کر دیتا ہے پس لایق ستایش و سپاس ہے حکمت جناب
رب الارباب جس کا ہر کام مالامال صدق و صورت مشحون حکمت ہاے بیحساب ہے

اسرار حکمت در بیان ستارہ ہاے آسمان

غور کرا اے مفضل کہ کسطرح سے ستارگان ضیا بار بعض ثابت و برقرار ہین بعض متحرک و
سیار ہین اور حرکت و سیر اونکی مختلف ہے ایک حرکت عام ہے جو شبانہ روز مین بسبب حرکت
فلک کے مشرق سے جانب مغرب کرتے ہین اور دوسرے حرکت ذاتی و خاص ہے
جو مغرب سے جانب مشرق کرتے ہین جسطرح سے حرکت مور چہ جانب چپ و حرکت آسیا
جانب راست تصور کیجاوے پس مور چہ کیواسطے دو حرکت موجود ہین ایک با لارادہ
دوسرے بالجبر اب اس مقام پر سوال ہے حکماے دہریان سے جو کہتے ہین کہ حرکت
کواکب بالطبع ہے کسواسطے سب ستارہ ہاے درخشان کو ایک طرز خاص پر دو ایک

عنوان خاص پر حرکت نہین کسواسطے سب کو ایک ایک برج سے دوسرے برج مین انتقال
نہین کرتے کسواسطے یکبارگی حرکت یا ایک ساتھہ سکون نہین کرتے اور کسواسطے ایک مقدار
معین اور ایک انداز معین نہین ہے اور جبکہ ہر ایک کی مقدار معین کا جدا اور سیر و سکون جدا اور
مقدار نور وضیا جدا اور انداز ووضع جدا ہے اور جو کچھہ خالق قدیر نے براہ تدبیر ایک ستارہ کیواسطے
مقرر و مقدر فرمایا ہے اوس سے تجاوز نہین ہوتا چنانچہ بعض کواکب متحرک ہین بعض ثابت
ہین بعض طلوع کرتے ہین بعض غروب کرتے ہین بعضون کو اوج ہے بعضون کو ہبوط کوئی
بہت روشن ہے کوئی کمتر روشن ہے مقادیر وکیفیات ہر واحد مختلف ہے اور یہہ تغیرات
واختلافات وحرکات واوضاع اسواسطے عطا کئے گئے کہ اونسے حوادث وعلامات روزگار
وآثار سوانح فلک دوار کا استدلال ہوسکے منجملہ اوسکے علم نجوم ہے جو مخصوص انبیا و مرسلین
واوصیای ظاہرین ہے جس سے حوادث آئندہ کا استنباط فرماتے ہین چنانچہ ارباب نجوم مقارنہ
ومقابلہ آفتاب وحرکت کواکب وبروج اور تثلیث وتربیع وتسدیس کواکب سے استدلال کرتے ہین
اور مسافرین دریا وصحرا شناخت راہ ومقدار شب وغیرہ بسبب ستارہ ہاے آسمانی کی کرتے ہین
اور تغیرات فصول اربعہ وتکونات نباتات ومعدنیات وغیرہ دریافت کرتے ہین پس اگر
حرکت جملہ کواکب نہوتے یا ایک طور پر ہوتے تو یہہ سب مصالح مفقود اور طریقہ علم ونفع
مسدود ہوجاتا ایضاً اگر سب ستارونکا حال ایک عنوان پر ہوتا تو قول ملاحدہ دہریونکے
زیادہ تر موافق ہوتا کہ سب کا وجود بالطبع اور اوضاع وحرکات بالطبع ہے فلہذا اب قول اونکا
وجوہ مذکورہ سے از خود باطل اور درجہ قبول سے عاطل ہے اور وجود حضرت صانع علیم مدبر
حکیم ثابت ہے

اسرار حکمت ۷۱ دربیان طلوع وافول بعض ستارگان

غور کرا ے مفضل کہ بعض کواکب کو اندر سال کے طلوع و احول اور بعض کواکب کو بعض اوقات
ظہور و خمول ہو جاتا ہے مانند ثریا و جوزا و شعرا و سہیل کے اور اگر یہہ اختلاف نہوتا تغیرات
فصول و دریافت احوال دشوار ہوتا چنانچہ ظہور و کمون بعض کواکب دلیل ظہور فصول کی
و احوال مختلفہ ہے اور بعض سے لفیح اثمار و میوہ جات اور اوقات مسافرت و تغیرات
فصول کا استدلال کیا جاتا ہے بعض کواکب کبھی پنہان کبھی نمودار ہین اور بعض کواکب
ہمیشہ نمودار و آشکار ہین مانند بنات النعش وجدی و فرقدان و قطب شمالی کے جسکے سبب سے
شناخت سمت قبلہ و جہات اربعہ و راہ ہاے صحرا و دریا کرتے ہین اور بہر ظہور و کمون کواکب
ہین علامات اوقات زراعات و نصب درختان میوہ جات اور اوقات سفر دریا و صحرا اور آثار
بارش باران و ہواے تند و ظہور سرما و گرما و دیگر علامات حوادث روزگار ہین کہ جو منتہا و ز
از حد شمار ہین اور انوار کواکب ضیا بار ہین مصلحت ہاے بیشمار ہین کہ بسبب اوسکے
سفر ہاے صحرا و کوہسار اور عبور سفینہ ہاے دریاے ذخار مین انتفاع ظاہری حاصل ہے
اور علاوہ اسکے حرکات کواکب اسقدر سرعت سے ہے کہ اوس سے زیادہ تر سرعت
متصور نہین ہے پس اگر ستارگان آسمان ہمسے قریب تر ہوتے تو نگاہ ہماری اوسکے
مشاہدہ سے متحیر ہوتی اور وفور شعشعۂ ضیا سے نور بینائی زائل ہو جاتا چنانچہ بمشاہدۂ
برق تابندہ و صاعقۂ درخشندہ سے بصارت کو خیرگی حاصل اور کبھی بینائی زائل ہو جاتی
ہے اور اسیطرح سے اگر ایک مکان تاریک مین شمع و چراغ جلا کر گرداگرد حرکت دین تو ناظرین
اوسکے معاینہ سے متحیر اور ادراک سرعت سیر سے متحیر ہو جاوین پس لائق ستایش قدرت
پروردگار قدیر حکمت قدیر خبیر ہے جسنے نور مناسب اونکو عطا کیا سرعت سیر بھی بخشنے
اور دیدہ ہاے انسانی کو بھی مضرت سے محفوظ رکھا اور یہہ جو جو مصلحتین اور حکمتین منظور نہین

اونکا بہی عطا فرمایا آفتاب و ماہتاب کو زیادہ تر نورانی کیا جس سے نور کواکب خیرہ ہوجاتا ہے
لیکن اوسکا نفع جداگانہ مقرر فرمایا اور پہر شب کو تاریک فرمایا جسکے ضرورت بیشمار تہی لیکن پہر
اوسکو نور کواکب تابانسے کسیقدر روشنی بخشی تاکہ امور ضروریہ مسافرت و دیگر صناعت کلانکا
انسداد نہوجاوے۔

اسرار حکمت ۲۷ دربیان حرکت فلک

اب خیال کرکہ فلک دوار مع ستارہ ہاے ضیابار کسطرح سے شبانروز گرداگرد زمین گردش
کرتا ہے اور اپنی حرکت مستقل و مستحکم سے تجاوز نہین کرتا ہے جس سے انتظام فصول اربعہ
وترتیب حیوانات و نباتات ہوتا ہے پس بدون ارادہ و شعور کے ایسے امور کیونکر ظہور پذیر
ہوسکتا ہے اور اگر کوئی شخص بیان کرے کہ یہہ سب بدون مشیت و تقدیر صانع خبیر کے
اتفاقاً ظہور پذیر ہے تو اوس سے سوال تعجب انگیز و استفسار حیرت آمیز یہہ ہے کہ جس
باغ مین نباتات و اشجار اور انواع فواکہ و اثمار اور اقسام ریاحین وازہار پہیلے اور پہولے
ہون اور کوئی دولاب ہمہ سامان شایستہ موافق حکمت کے بنایا ہو جس سے باغ کی آبیاری
کیجاتی ہو تو کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ نونہالان دلکش و چمنستان فرحت بخش خود بخود
آراستہ ہوگیا ہے اور خود بخود حرکت دولابنے اور خود بخود آبپاشی ہوکر تمام خیابان چمن پیشہ
گلشن خود بخود اماشے تمام گلشن پیراستہ ہوگیا ہے پس اگر کوئی شخص حرکت دولاب و سامانا
اوسکا موافق حکمت و صواب دیکہے اور عجیب مصلحت و طرز مناسب اوسی باغ کو سیراب دیکہے
معہذا یہہ قول فضول کہے کہ کوئی مدبر نہین ہے تو اوسکو مجنون و دیوانہ و دور از فہم عاقلانہ
کہینگے اور ہرگاہ اس امر کو عقل عاقل باور نہین کرسکتے تو آراستگی کواکب و حرکات
و افلاک و پیراستگی کائنات کرہ خاک کو بدون مدبر کامل کے کیونکر باور کرسکتی ہے خیال کیجے

حرکت افلاک وکواکب نور افشان ایک حرکت دولاب عظیم الشان ہے جسکے منافع وفوائد
کے احصا مین عقل انسان حیران وسرگردان ہے معہذا اگر افلاک مین کوئی شکست وریخت
اور ضرورت اصلاح و ترمیم ہوتے تو کوئی شخص اوسکا سر انجام نکر سکتا پس کیا صانع
حکیم ہے کہ جسکے صنعت محتاج اصلاح و مرمت نہین ہے اور جو حکمت ہر انو
اوسکے کوی حکمت نہین ہے۔

اسرار حکمت ۳۷ دربیان مقدار لیل ونہار

غور کر اے مفضل کہ خداوند کردگار نے مقدار لیل ونہار کسطرحسے بطور مناسب اندازہ
مناسب تقدیر فرمائے ہے جو اکثر بلاد معمورہ مین پندرہ ساعت سے ذنکو تجاوز نہین
ہوتا پس اگر سو یا دو سو ساعت تک ذنکی مقدار ہوتے تو بردی زمین حیوانات ونباتات
کو آرام وقرار نہوتا اور حیوانات ہر وقت چرا کرتے انسان کسیوقت کاروبار سے فرصت
نہ پاتے بلکہ کثرت تمازت آفتاب سے نباتات واشجار خشک ہوجاتے
حیوان وانسان ہلاک ہوجاتے اور اسیطرحسے اسقدر طولانی شب ہوتی
تو انسان وحیوان طلب معیشت سے محروم ہوجاتے اور نباتات بسبب سردی
وبرف کے جل جاتے۔

قول مترجم

واضح ہو کہ جس مقام پر زیادہ آبادی ہے وہان پندرہ ساعت تک طول نہار ہے
اور جہان کہیقدر زیادہ ہے وہان آبادی کمتر ہے چنانچہ سولہ سولہ سولہ ساعت
تک منتہائے اقلیم ہفتم مین دن ہوتا ہے مگر عمرانات قلیل ہین اور بعد اوسکے پھر روے

عمارات نہین ہے تا اینکہ ایک مقام پر چہہ مہینہ کا دن اور چہہ مہینہ کی رات ہوتی ہی
پس ایک دن و ایک رات ایک سال کا ہے لیکن دنکو بسبب تمازت آفتاب اور شبکو
بسبب برف باریکی و ظلمت و تاریکی کے نباتات وحیوان و انسان کا وجود نہین
ہے اس مقام پر مجکو یہہ مسئلہ یاد آیا کہ ایک پادری نے جناب قدسی باب والدی
ماجدی سلطان العلما مجتہد العصر مغفور نور الله ضریحہ سے پوچہا تہا کہ اہل اسلام کا
یہہ دعویٰ ہے کہ شریعت محمدی ناسخ کل ادیان ہے اور کل اقوام پر اور کل ازمنہ مین
جاری و نافذ ہے پس ادائے نماز و روزہ بمقام عرض تسعین جہان چہہ مہینہ دن
چہہ مہینہ رات ہوتی ہے کیونکر ممکن ہے جو اب اوسکے جناب مغفور نے علاوہ دیگر
جوابات کے یہہ فرمایا تہا کہ یہہ شریعت واسطے بنی آدم کے ہے لیکن جہان
وجود انسان وحیوان نہین اور تعیش انسانی ممکن نہین ہے وہان شریعت
کا جاری ہونا ضرور نہین ہے۔

اسرار حکمت بہ در بیان سرما و گرما

غور کر اے مفضل سرما و گرما مین کہ کس حکمت کے ساتہہ ایام سرما و ایام گرما
مقرر ہین کہ تمامی سال مین بے زیادتی و نقصان کے اعتدال کے ساتہہ بسر اوقات
ہوتی ہے چنانچہ چار فصل مقرر ہین اگر یہہ فصل نہ ہوتی تو اصلاح ابدان انسانی
وحیوانی اور تکون نباتات ارضی غیر ممکن تہا اب خیال کر کہ کسطرح سے ایام سرما
رفتہ رفتہ بتدریج آتی ہین اور اسیطرح سے آہستہ آہستہ بتدریج جاتی ہین اور اگر دفعتہً
بعد فصل گرما کی فصل سرما داخل ہوتے تو ضرر شدید پیدا ہوتا اور امراض شدید حادث ہوتے

چنانچہ اگر کوئی شخص حمام گرم سے دفعۃً ہوای سرد مین نکل آوے تو مرض سخت مین مبتلا ہوجاوے
فلہذا جناب باری نے واسطے فصل سرما و گرما کے تدریج مقرر فرمائی اور یہہ دلیل ہین اس امر کے
کہ ایک خداوند دانا خبیر حکیم با تدبیر ہے جو موافق مصالح بندگان حقیر کے تقدیر فرماتا ہے اور اگر کوئی شخص کہے
کہ یہہ تدریج بسبب حرکت آفتاب کے ہے تو اس سے سوال کر یہہ تدریج و وضع
حرکت آفتاب کو کسنے عطا فرمائی ہے آفتاب خود بیشعور ہے اور اگر جواب
دیوے کہ یہہ حرکت اور بزرگی آفتاب کی وجہہ سے ہے تو سوال کر کہ یہہ حرکت
یہہ طریقہ یہہ مقدار آفتاب کو کسنے دی ہے تا انیکہ انتہا ہو گا جواب اوسکا کہ
ایک خالق صانع نے اپنی حکمت شاملہ و قدرت کاملہ سے موافق حکمت قانون
مصلحت کے آفتاب کو پیدا کیا اور یہہ مقدار و یہہ نور و یہہ حرکت خاصہ
بحسب مشیت اپنی عنایت فرمائی کیونکہ ترجیح بلا مرجح محال ہے اور تسلسل علل
ممتنع ہے اور صنعت کا حکمت پر مشتمل ہونا دلیل قطعی ہے اسبات کی کہ صانع
اس صنعت کا علیم و حکیم ہے پس خیال کر کہ اگر فصل گرما نہوتی تو اکثر حبوب و فواکہ و میوہ جات
کا پیدا ہونا اور پختہ و شیرین و خشک ہونا غیر ممکن تھا جسکا پختہ و شیرین ہونا یا خشک ہونا
واسطے ضرورت انسانی کے لازم تھا اور اسیطرح سے اگر سرما نہوتا تو اکثر حبوب
و فواکہ میوہ جات کا تکون ناممکن تھا معہذا سرما مین عرصہ دراز تک زراعت
و میوہ جات کا قیام رہتا ہے جسمین مصالح بسیار ہین اور گرما مین قیام کمتر ہے
اور ہر ایک فصل مین منافع بیشمار ہین۔

اسرار حکمت ۵۷ در بیان منافع ہوا

خیال کرا ے مفضل کہ ہوا مین کیا کیا منافع بیشمار ظاہر و آشکار ہین چنانچہ اگر چند عرصہ تک
ہوا کو سکون حرکت سے رکون ہوجاوے تو انسان کو کمال اضطراب اور دم بند ہو کر نہایت
بیقرار ہوجاوے اکثر امراض و آزار دردہاے دل آزار پیدا ہون بیمارون کو اضمحلال
وفساد میوجات و بقول مین تعفن و فساد پیدا ہو وبا و طاعون و دیگر آفات کا ظہور اور نقصان
غلہ و حبوب و اثمار موفور ہو پس معلوم ہوا کہ چلنا ہوا کا حسن تدبیر ایزد قدیر سے ہی
اب تجکو یہہ بہی معلوم ہو کہ آواز ایک اثر ہی کہ بسبب اصطکاک اجسام کے ہوا مین تموج
پیدا ہوتا ہی اور وہ ہوا اوس اثر کو قوت سامعہ تک پہنچاتی ہے چنانچہ تمام روز
اور کچہہ رات تک معاملات باہمی مین گفتگو کرتے ہین اور فوراً وہ اثر زائل ہوجاتا ہے
پس اگر کلام کا اثر ہوا مین باقی رہتا جیسا کہ کاغذ مین تاثیر تحریر رہتی ہے تو تمام
عالم آواز سے بہر جاتا اور پہر اختلال کلام سے کچہہ سمجہہ مین نہ آتا اور اسباب کی ضرورت
ہوتی کہ بسبب ہوا تبدیل ہو کر دوسرے ہوا بجاے اوسکے مقرر کیجاوے جسطرح سے
تبدیل کاغذ کیجاتی ہے پس ہواے دیگر کہانسے پیدا ہوتی اور کیونکر اور کسجگہہ
تبدیل کیجاتی فلہذا خالق حکیم نے اس ہوا کو کاغذ لطیف پنہان بنایا ہی کہ جس سے
نتیجہ کلام حاصل اور ایک شی دوسرے تک واصل اور پہر بعد رفع ضرورت اثر
اوسکا زائل ہوجاتا ہی اور کوہی نقصان یا خرابی یا کہنگی یا شکستگی ہوا مین نہین
ہوتی بلکہ صاف و خالص ہوا باقی رہجاتی ہی اب خیال کر کہ نسیم ہوا باعث صحت جسمانی
و سبب بقاے زندگانی ہے جسکے استنشاق سے دمبدم ترویح اور لحظہ لحظہ تفریح ہوتی
بسبب اوسکے بوے ہر قسم مشام جانتک آتی ہے اور آواز دور دراز اوسکی ذریعہ
سے سامعہ نواز ہوتی ہے بہ نسبت جسطرف ہوا چلتی ہے اوسیطرف زیادہ تر و جلد تر

بوی اشیا و آوازہاے دور دراز پہنچتی ہے اور سردی و گرمی بوسیلہ ہوا کے پہنچکر
اصلاح ابدان و اشیا کرتی ہے اور اوسیکے سبب سے آندہیان آتی ہین اور اوسیکے
ذریعہ سے ابر باران جابجا پہرتا ہے اور آب باران پہنچاتا ہے اور ہوا اوسکو ایک جگہہ
جمع کرتی ہے اور ایک جگہہ سے منتقل و پریشان کرتی ہے درختان و نباتات
کو تفریح دیتی ہے کشتیونکو جاری کرتی ہے اطعمہ و فواکہ کو لطیف کرتی ہے پانی کو سرد
کرتی ہے آگ کو جلاتی ہے چیزہاے تر کو مانند جامہ تر کے خشک کرتی ہے مجملاً ہوا
ذریعہ حیات موجودات اور شگفتگی ریاحین و سرسبزی نباتات و تفریح و ترویج حیوانات
واصلاح اکثر اودات ہے۔

اسرار حکمت ۷۶ دربیان فوائد زمین و سکون زمین

خیال کر اے مفضل کہ خلقت عناصر اربعہ کسطرح سے بقدر احتیاج فرمائی گئی ہے جہین
کوئی نقص و اعتراض نہین ہوسکتا چنانچہ خلقت زمین ساتہہ وسعت کے ہوئی ہے
تاکہ مساکن و مزارع و اماکن و چراگاہ و سیرگاہ و مقامات تعیش و آرامگاہ اور نخلستان
و چیستان و منابت اخشاب و احطاب اور معادن جواہرات و منبت عقاقیر و ادویات
کو گنجائش تمام اور وسعت تام حاصل ہو اور اگر کوئی شخص براہ جہالت یا طریقہ سفاہت
اعتراض کرے کہ صحراہاے وسیع و بیابان ہاے فسیح سے کیا فائدہ ہے تو جواب اسکا
یہہ ہے کہ وہ مسکن وحشیان و چرندگان و درندگان اور چراگاہ شیران و فیلان و اسپان
و دیگر جانوران ہے اور اسواسطے ہے کہ انسان ایک قریہ ایک شہر سے دوسرا آباد کرے
یا درختہاے صحرائی کاٹ کر عمارات و ہیزم سوختنی مین صرف کرے یا جانوران سواری
و مویشی کی چراگاہ قرار دیوے یا عمارات و باغستان تجویز کرے اور اگر یہہ وسعت نہوتی

تو انسان ہر شہر و ہر قریہ و ہر قصبہ مین گویا ایک قلعہ مین محصور یا حبس مین محبوس ہو جاتا که زراعت محدود مکانات محدود گذرگاہ محدود سے نہ بڑہا سکتا اور خیال کر کہ ہر گاہ خداوند حکیم نے اس سطح زمین کو قرارگاہ انسان و آرامگاہ حیوان قرار دیا فلہذا اوسکو ساکن بنایا تاکہ آمد و رفت نشست و برخاست خواب و بیداری شغل صنعت و دستکاری زراعت و ابیاری باطمینان ہو سکے اور اگر زمین ہمیشہ متحرک و لرزان ہوتی تو ہر شخص کو اضطرار خوف و فزع سے ہر وقت انتشار ہوتا چنانچہ جسوقت واسطے عرصہ قلیل کے زلزلہ آجاتا ہے تو انسان و حیوان کا آرام زائل ہو جاتا ہے اور اپنی اپنی مساکن کو ہر شخص چھوڑ دیتا ہے اور اگر کوئی شخص اعتراض کرے کہ زلزلہ کیون آتا ہے تو جواب اوسکا یہہ ہے کہ زلزلہ و دیگر آیات ارضی و سماوی واسطے عبرت بندگان گناہگار اور تخفیف و ترہیب بندگان نیکوکار کے ہی تا کہ قدرت خالق کردگار اور اقتدار پروردگار دیکھکر ارتکاب معاصی سے پرہیز اور افعال شنیعہ و اعمال ناشائستہ سے گریز کرین اسیطرح سے جو کچہہ آفات جسمانی اور مصیبات روحانی اور عاہات آسمانی وارد ہوتی ہین واسطے اصلاح حالات انسانی اور درستی احوال دنیاے فانی کے ہی اور اگر دنیا مین عوض اوسکا نہین ملتا تو عقبا مین اوسقدر عوض ملتا ہے کہ کوئی چیز دنیاوی برابر ادنا چیز عقباوی نہین ہوسکتی پس خیال کر کہ زمین کو بالطبع سرد و خشک بنایا ہے اور حجریات بہی سرد و خشک ہین لیکن فرق یہہ ہے کہ حجریات زیادہ تر خشک ہین پس اگر زمین بہی اسیقدر خشک ہوتی تو تمام روے زمین پتہر ہوتی اور زراعات و نمو نباتات و نصب درختان و تعمیر عمارات و چراگاہ حیوانات وغیرہ ناممکن ہوتا پس خشکی زمین بقدر

مناسب فرمائی اور ساتھہ خشکی کے ملائمت و نرمی عطا فرمائی تاکہ خاک زمین سے
اعمال ضروریہ و حاجات لابدیہ او رصناعات بدیعہ او رعمارات رفیعہ حاصل ہوسکین اور مہنہا
جناب ایزد قدیر نے کمال حکمت و نہایت مصلحت سے اسطرحسے تقدیر فرمایا کہ معظم
معمورۂ قطب شمالی کو بلند فرمایا اور چونکہ سطح زمین کرویت حقیقی سے متجاوز ہے
اسواسطے جانب شمال ہر طرف بہ نسبت جنوب کے بلند ہے اور اکثر دریا مانند
دجلہ و فرات جانب شمال سے جانب جنوب جاری ہوتے ہین اور ازبسکہ پانی
اندر زمین کے تابع روئے زمین ہے تو اسیواسطے اکثر پانی چشمون و نہرون کا شمال
سے جنوب کو بہتا ہے اور اسیطرحسے پانی روے زمین پر بھی اسیطرف بہتا ہی
بحسب ضرورت صرف عمارات و زراعات ہوتا ہے باقی دریا مین شامل ہوجاتا ہی۔

اسرار حکمت ۷۷ در بیان بحار و انہار

پس خیال کر کہ جسطرحسے سطح بام کو ایکجانب سے بلند ایکجانب سے پست بناتے ہین
تاکہ سب پانی ایک جانب منحدر ہوجاوے اسیطرحسے حکیم مطلق و علیم برحق نے
جانب شمال کو بلند اور جانب جنوب کو پست فرمایا ہے اور اگر یہہ حکمت کاملہ مصلحت
شاملہ مرعی نفرمائی جاتی تو پانی کو جریان اور دریا و انہار کو سیلان نہوتا اور ایک
جگہہ پانی مجتمع و استادہ رہکر خراب بیکار اور ہر طرحکا حرج کار اور انصرام امور ضروریہ دشوار
ہوتا اور خیال کر کہ اگر دریا ہاے زمین مین پانی بافراط کثیر بمقدار خطیر نہوتا تو انسان
کو نہایت دقت ہوتی اسواسطے کہ انسان کو واسطے استعمال خورد و نوش شبانہ روز
کے اور حیوانات و مویشی کے ضرورت ہی اور آبپاشی زراعات و آبیاری
باغات و تعمیر عمارات و مکانات کے حاجت ہے اصناف مرغان ہوائی و جانوران

سبزائی و حیوانات دریائی اوس سے منتفع ہوتی ہین اور ہر ذی روح کی حیات
اور قوت نشو و نمای نباتات اوس سے متعلق ہے اور اشربہ و اطعمہ
گوناگون اوس سے ترتیب پاتے ہین بحالت عطش اوس سے تسکین و تفریح
عظیم پاتے ہین لطافت اغذیہ و حلاوت اشربہ بسبب پانی کے حاصل ہوتی ہے
ابدان و اشیا و البسہ وغیرہ پانی سے دہوتے ہین حمام اور حوض مین غسل
کرکے کثافت بدنی و کلفت جسمانی دور کرتے ہین اور اسیطرح سے
منافع بسیار فوائد بیشمار ہین کہ وقت ضرورت معلوم ہوتے ہین کیا تمہکو
شک ہے کہ پانی کثیر دریا ہاے ذخار قلزم ہاے ناپیدا کنار مین کیون
ہے پس خیال کرکہ اوسمین اصناف ماہیان عظیم المقدار اقسام
حیوانات آبی کو قیام و قرار ہے جواہرات بے بہا مانند مروارید شاہوار
اور مرجان آبدار اور نگینہ ہاے ضیا بار اور عنبر ہاے خوشگوار
و دیگر اشیاے کثیر المنفعت ادویۂ عظیم الخاصیت حجریات گرانقیمت
پیدا ہوتے ہین سواحل دریا پر اقسام عود و عنبر انواع نباتات
خوش بو و خوش منظر ہویدا ہوتے ہین۔ کشتیان جاری ہوتے ہین
بلاد بعید سے اشیاے نادرہ اور امتعۂ فاخرہ لاکر تجارت کرتے
ہین چین سے عراق مین بصرہ سے کوفہ مین ہند سے عرب مین اسیطرح
سے اکثر بلاد بعیدہ سے تحائف و ہدایا و مال ہاے تجارت لاتے
ہین اور لیجاتے ہین پس اگر پانی محمل سفینہ و کشتی نہوتا تو بار برداری
جانوران سے صرف کثیر اور مضرت کثیر اور زحمت کثیر اور

اندیشہ کثیر متصور تہا اور بدین سبب راہ تجارت و سبیل منفعت مقصود اور حصول اشیای تحفہ و ہدایائے نفیسہ معدوم اور دستیابی ادویہ و اشیاسے ضروریہ و صنایع و اسباب لا بدیہ مفقود ہو جاتا ہے

اسرار حکمت ۹ے در بیان ہوا و آتش

اب واضح ہو کہ اگر ہوا مین وسعت و لطافت نہوتی تو انسان کیواسطے سانس لینی کی گنجایش اور بسبب کثرت ابخرہ و ادخنہ و بوہائے فاسدہ سے ایک لحظہ آسایش نہوتی اور ابر و باران و جملہ کائنات آفاق کا انتظام برہم ہو جاتا اور جیسے اگر آگ ہوا مین بسوط مانند نسیم کے مخلوط ہوتی تو تمام عالم کو جلا دیتی لیکن چونکہ احتیاج انسانی طرف آگ کے زیادہ تر اور ضرورت شبانروزی بیشتر ہے اسواسطے اوسکو سنگ و آہن و چوب مین مخزون فرمایا و استعداد وجود و قابلیت آتش کو اونکی اندر مکنون فرمایا تاکہ بقدر حاجت و مقدار ضرورت لیکر فتیلہ و روغن و ہیزم سے اوسکی ذریعہ سے کام مین لاوین اور جسقدر احتیاج ہوا وسکے منافع سے منتفع ہون اور جہانتک ممکن ہوا وسکے مفاسد سے محترز ہون پس اگر مخزون نہوتی اور مثل آب کے منبع سے جاری یا مثل دریا کے ساری یا مثل ہوا کے منتشر اور آفاق عالم مین محیط ہوتی تو فرط حرارت سے کائنات کو ہلاک اور شعلہ سوزان سے جلا کر خاک کر دیتی اور اگر درون آہن و سنگ و چوب مین استعداد وجود نہوتا تو ہمیشہ حفاظت فتیلہ و چراغ دشوار ہوتے اسخیال کر کہ منافع آتش کو مخصوص انسان فرمایا اور بدین غرض اوسکو بقدر دست و انگشت واسطی استعمال آتش کے عطا فرمائے لیکن بہایم و حیوانات کو جنہیہ کام نہین ہے تو اونکو یہ آلات بھی نہین دیے کیونکہ ماکولات مین اونکو احتیاج

آتش نہین اور جلد پر و بال اونکو حفاظت سرما و گرما کی بقدر کافی دیئے گئی اور محنت و مشقت و جست و خیز و رفتار و پرواز او صبر و تحمل اونکو عطا فرمایا اور منجملہ فوائد آتش کے ایک فائدہ یہہ بھی ہے کہ اوس سے شب ہاے تاریک روشنی کیجاوے چنانچہ شمع و چراغ بیت الانسان کیواسطے فوائد عظیمہ منافع جسیمہ ہین بدون اوسکے شبکو کتابت و خیاطت و انواع دستکاری و اقسام صنعت اور تزئین محافل و ترتیب مجالس و آرائش امکنہ و عمارت و ضروریات معالجات و مداوات نا ممکن ہوتا پس اگر شبکو روشنی شمع و چراغ نہوتی تو انسان گو یا زندہ در گور اور جملہ حالات شب مین کور تہا پس فوائد منافع آتش قابل احصا و لایق استقصا نہین ہین چنانچہ اوس سے پخت طعام کرتے ہین جامہ خشک کرتے ہین بدن گرم کرتے ہین دیگر اشیا کی دستکاری جلاکر یا گرم کرکے کرتے ہین۔

اسرار حکمت در بیان ابر و ہوا

آگے متصل غور کرکہ کبھی آفاق کو ابر ہای غلیظ و کثیف اور کبھی زوال ابر سے عالم کو صاف و لطیف فرمایا کیونکہ دونون حالتین واسطے انسان کے ضرور ہین چنانچہ اگر ہمیشہ ابر و باران رہتا تو ہوا سرد و فاسد ہوجاتی اشیا مین تعفن پیدا ہوتا بدن سست رہتا انواع بیماری پیدا ہوتی راہین خراب ہوجاتین عبور و مرور انکو دشوار ہوجاتا اور اگر ہمیشہ آفاق عالم صاف رہتا تو زمین خشک ہوجاتی نباتات و اشجار جل جاتے چشمہ و انہار باقی نہ رہتے ہوا مین گرمی و خشکی ہوجاتی انواع امراض گرم و خشک حادث ہوتی اسواسطے حق سبحانہ تعالی نے کبھی اسطرح کیا کبھی اوسطرح کیا کہ ایک دوسرے کی اصلاح کرے اور سب اشیا

اصلاح واستقامت درست رہین لیکن اگر کوئی شخص یہہ اعتراض کرے کہ کسی
چیز مین مضرت نہوتی تو ضرورت اصلاح نہ رہتی جواب اوسکا یہہ ہے کہ مناسب
حال انسانی یہہ ہے کہ کبھی اوسکو مضرت والم مصیبت وغم لاحق ہو تاکہ معاصی وآثام
سے پرہیز اور شر وفساد سے گریز کرسکے چنانچہ حالت امراض جسمانی مین ضرورت
استعمال ادویۂ تلخ وناگوار واسطے اصلاح حال کے لازم ہوتا ہے اور حالت شر طغیان
روحانیہ مین واسطے اصلاح روح کے بسبب حدوث آفات وآلام روحانی کے اکثر فتنہ
وفساد نفسانی سے باز رہتا ہے اور دفع اسقام جسمانی اور آلام روحانی کیواسطے
مصروف دوا ودعا مشغول امور خیرات وجویای نیکی ہاے دنیا وعقبے ہوتا ہی

تمثیل غور کر اے مفضل کہ اگر کوئی بادشاہ اپنی رعیت پر تقسیم مال ودولت
اور بخشش نعمت کرے تو کسقدر اوسکی ثناخوانی اور شکرگذاری اور نیکنامی کیجاتی ہے
اب خیال کر کہ حق سبحانہ تعالے اپنے اعاظم جود ونوال اور مکارم احسان و
افضال سے جو بارش باران سے معمورۂ روئے زمین کو سیراب اور سطح کرۂ گیتی کو
انواع ریاحین واثمار وحبوب واشجار وجریان چشمہ وانہار سے سبز وشاداب
فرماتا ہے اور بسبب اوسکے نعمتہاے گوناگون اور سبزہ وگیاہ بوقلمون
انواع اشجار ونباتات واقسام فواکہ وغلہ ہاے بے نہایات سے ہر انسان
وحیوان کو کامیاب فرماتا ہے مقابل اسکے کوئی بخشش سیم وزر یا عطای لعل وگوہر
کچھہ وقعت نہین رکھتی حالانکہ انسان قدر نعمت باران سے غافل اور فوائد
عظیمہ سے جاہل اور شکر منعم حقیقی سے متاہل ہے اور اگر باقتضاے مصلحت
ربانی وحکمت یزدانی بارش مین تاخیر ہوتی ہے تو انسان غافل کسقدر آتش غیظ

و غضب سے افروختہ اور سوزش رنج و ملالت سے دل سوختہ ہوجاتا ہے اور اوسکے سبب تنہا
دعای اور عطایاے شبان روزی کو فراموش کرکے کفران نعمت اور گستاخانہ سرزنش
وملامت کرتا ہے حالانکہ اگر کوئی منعم کسیوقت از روی مصلحت کے احسان و انعام ہی باز رہے
تو ہمکو کیا استحقاق ہے کہ بردستی اوسکے انعام کے طلبگار اور غیظ و غضب کیساتھہ اوس
احسان کے خواستگار ہوں حالانکہ یہہ تصور کرنا چاہئے کہ جسنے اوس نعمت عظیم کو از خود ہمکو
عطا فرمایا اور جسنے اوس نعمت میں فوائد عظیمہ اور منافع عمیمہ و جسیمہ ظاہر فرمائے ہیں
اوسکو کیا نہیں معلوم ہی کہ اس تاخیر انعام و احسان میں کیا فائدہ اور کیا نقصان
ہے بس یقین کرنا چاہیے کہ جو منعم اوسکے فوائد سے واقف ہی وہ اس مصلحت تاخیر کا
بھی عارف ہی اور صلاح دنیا و عقبا بھی اسمین ہے مگر انسان کی ناشکری و بے صبری
کے سبب سے کفران نعمت ہاے جمیل اور فقدان ثوابہاے جلیل ہوتا ہے اور ایک
لذت حقیر کیواسطے نقصان کثیر اور نفع عاجل کیواسطے ثواب آجل زائل ہوتا ہے۔

اسرار حکمت ۹۰ در بیان نزول باران

خیال کرکہ حکیم قدیر نے کس حکمت و تدبیر سے نزول باران مقدر فرمایا ہے کہ ابر ہوا
پر جاری ہوتا ہی اور بالاے آفاق عالم سے پانی برساتا ہے تاکہ ہر مقام پست و بلند اور
نشیب و فراز سیراب ہوجاوے اور اگر ایک سمت سے یہہ گراتا تو سب کوہسار و صحرا و نشیب و فراز
زمین کو محیط نہوتا اور اگر کثرت سے جاری ہوتا تو سب غرق ہوجاتا اور جو منفعت کہ بارش سے
ہوتی ہے وہ منفعت نہوتی اور جو نشو و نماء نباتات بارش سے ہوتی ہے اور بتدریج
آبیاری ہوکر فواکہ و اثمار و ازہار کا وفور ہوتا ہے وہ کیفیت اجرای آب انہار و انہار سے نہیں ہوتی
تھا اور اوسکے آبپاشی میں انواع مشقت و زحمت اور تنازعات و نفسانیت درمیان اہل

مملکت و رعیت ہوتی ہے اور ضعفا لوا قویا محروم کرتے ہین پس بہتر اس ہی مصلحت
نہین تہی کہ اوپر سے بارش کیجاوے اور سب دشت و کوہسار صحرا و سبزہ زار
اور تمامی چراگاہ حیوانات حدائق درزاعات اشجار عظیم و نباتات خفیفہ و ہر خس و خاشاک
نشیب و فراز عالم خاک سیراب ہوجاوے اور اسطرح سے نزول باران مقدر فرمایا
کہ قطرہ قطرہ ہوکر زمین پر گرے تا کہ برگ و بار اشجار و اوراق ریاحین وازہار
اور قعر زمین و سطح سبزہ زارین غواصی کرکے ہر برگ و بوٹے کو شاداب کرے اور رشاخہای
نازک حبوب و غلہ و شاخسار گل و لالہ کو ... نہ ہونچاوے پس اگر مثل سیل کے
یکبارگی پانی گرتا تو زراعت و درختان نازک کو ضرر پہنچتا اور زمین مین جابجا
نشیب ہوجاتا جسطرح سے پرنالہ سے زمین و درخت کو نقصان ہوتا ہے اسواسطے مقدر
فرمایا کہ بتدریج و تاخیر قطرہ قطرہ ترشح کرے باطن زمین کو سیراب کرے زراعات و نباتات
کا نشو و نما کرے فصل استاد کو مضرت نہ پہنچاوے اور بارش باران مین بہت
مصالح ہین کہ ابدان و اجسام کو ملائم و نرم کرتا ہے اور ہوا کو صاف کرتا ہی آفاق عالم
کو شفاف کرتا ہی اور امراض و باد طاعون و امراض عفونت آب ہوا کو زائل کرتا ہے
اور آفات و امراض زراعات و درختان کو منعدم کرتا ہے اگر کوئی شخص اعتراض کرے
کہ بعض اوقات کثرت بارش سے نقصان اور حدوث امراض و آفات ہوتا ہے
جواب اوسکا یہہ ہی کہ جسطرح سے مصلحت جناب باری فوائد و منافع باران مین ہے
اوسیطرح سے نقصان و آفات پہنچانی مین ہے چنانچہ حق سبحانہ تعالے قرآن شریف مین
فرماتا ہے ولنبلونکم بشئی من الخوف والجوع ونقص من الاموال
والانفس والثمرات یعنے ہم تمکو ملاوی خوف و گرسنگی اور نقصان مال و فرزندان

مین مبتلا کرین گے۔

اسرار حکمت ۸۱ دربیان کوہسار

فکر کر اے مفضل کہ کوہسار عظیم المقدار کس طرح سے خاک و سنگ سی بلند و استوار ہین جاہلان غافل کو یہہ گمان باطل ہے کہ زیادتی خلقت زمین اور ایک امر فضول بے تمکین ہی حالانکہ یہہ خطای صریح اور کج فہمی پر تفضیح ہی اسواسطے کہ اوسکے منافع عظیم فوائد جسیم موجود ہین چنانچہ اکثر اوقات اوسپر نزول توارق و ہبوط صواعق ہوتا ہی جس سے اور اماکن محفوظ رہتی ہین اور سال بھر مین اکثر لوگ بقدر حاجت سنگ لیکر منتفع ہوتے ہین اور اکثر چشمہ و انہار اوس سے جاری ہوتی ہین اور اکثر نباتات و عقاقیر و ادویہ اوسپر پیدا ہوتے ہین اور اکثر جانوران درندہ و وحشیان صحرا اوسکے غار مین مقیم رہتے ہین اور اکثر حصنہائے متین و قلعہ ہائی مستحکم واسطے حفظ ارباب عناد و اہل فساد کے بنائے جاتے ہین اور اکثر اوقات سنگہای مختلفہ کو تعمیر عمارات و دیگر صناعات و آلات و ادوات مین استعمال کرتے ہین اور اکثر جواہر و فلزات اوس سے حاصل ہوتے ہین اور منافع دیگر ہین کہ سوا خالق جبال حکیم ذو الجلال کے ہر شخص اوس سی واقف احوال نہین ہوسکتا ہی۔

اسرار حکمت ۸۲ دربیان معادن جواہر

تفکر کر اے مفضل معادن جواہر و فلزات مین کہ حکیم علیم نے کیا کیا اشیای کثیر المنفعت پیدا فرمائے ہین مانند گچ اور چونہ اور ہرتال اور مردار سنگ اور سنگ سرمہ اور پارہ اور جست اور قلعی اور سیسہ اور لوہا اور فولاد اور نقرہ و طلا و یاقوت و زبرجد و زمرد و الماس و انواع حجریات کے اور کیا کیا چیزین جاری فرمائی ہین مثل قیر اور مومیائی اور گندہک اور نفط وغیرہ کے پس خیال کر کہ کس کس کام اور کس کس امر مین اونکا استعمال کیا جاتا ہے اور کیا کیا فوائد عظیمہ اور منافع جسیمہ اونمین موجود ہین ارباب عقل و فراست

پر مخفی نہین رہ سکتا کہ یہہ سب اشیا صانع علیم نے واسطے رفع ضروریات انسان کے
بنائی ہین لیکن باوصف اسکے پہر اسقدر افراط و تفریط اونکی رفع ضروریات مین نہین
فرمائی جس سے انتظام عالم برہم ہوجاوے چنانچہ طلا و نقرہ کو بافراط ارزان نفرمایا
اور علم کیمیا کو انسان سی مخفی فرمایا کیونکہ اگر طلا و نقرہ معادن سے یا علم کیمیا سی بکثرت اور
باسانی حاصل ہوتا تو قدر اوسکی جاتی رہتی اور خرید و فروخت اشیا اور معاملات دنیا کے
سبیل باقی نرہتی اور خراج سلطنت و سامان حکومت و خزینۂ اہل ثروت و دفینۂ ارباب حکمت
و مصارف ریاست و حکومت اور ذخیرہ معاش اولاد اور وظیفہ اعاشۂ اعقاب و احفاد و دیگر
مصالح عباد مفقود ہوجاتا بس صنعت برنج و تلعی و شیشہ وغیرہ مین انسانکو ممنوع نہین فرمایا
اور جن چیزون کی صنعت مین مضرت ہے اوس سی محروم فرمایا ہی اور اگر تلاش معادن جواہرات
مین بہت کوشش کیجاوی تو انتہای امر یہہ ہی کہ ایک نہر عظیم ملیگی جس سی گذر مشکل ہی اور وہ
ہمیشہ جاری رہتی ہی ایک سمت اوسکے پہاڑ نقرہ کی ہین اتنے سے کمال قدرت و جلال صنعت
اوسکی آشکار ہی کہ اگر اوسکو منظور ہوتا تو پہاڑ کی پہاڑ طلا و نقرہ کی واسطے انسانکی موجود کردیتا
مگر پہر اوسکی قدر و قیمت کیا رہتی اور معاملات و صنعت و زیور مین کیا کام آتا بحکمت حکیم علیم
نے اوسکی افراط سی خلقت نفرمائی اور بقدر ضرورت اوسکی آفرینش ہوا افراط سی غرض ہی خیال کر کہ اگر کوئی
جانور فائزہ یا خاصت نادرہ کمیاب بیش بہا و خوشنما نظر آتا ہی تو اوسکی قدر و منزلت زیادہ ہوتی ہے
اور اگر بکثرت دستیاب ہوتا ہی تو قیمت و قدر اوسکی کم ہوجاتی ہی بس بقا شست شیراز اوس چیز کی کم یابی مین ہے

حکایت

ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہین کہ عہد خاقان خلد آشیان مین بعض وزرای سلطنت
نے چند ماہرین دستکار امانت شعار کو واسطے تلاش معادن جواہرات آبدار کے روانہ کیا

ایک کوہ عظیم دار العبادہ شہر یزد مین واقع ہی جسمین ایک نقب عظیم بعض سلاطین ماضیہ نے کہودی
ہی اور کما حقہ اوسکے حالات کی اطلاع نہین ہے منظور ہوا کہ اوسکی اسرار سے واقفیت اوس
اوسکے حالات سی معرفت حاصل کرین چنانچہ دو شخص اوسکے اندر گئی اور اوسمین ایک چاہ عمیق تہا
اوسکے اندر پہنچی ایک شخص سر چاہ پر کہڑا رہا دوسرا اندر گیا اندر چاہ کے نقب ہای متعددہ
براہ مختلفہ پای ایک سمت راہ چلا تو آخر کار پہر ایک چاہ عمیق پایا اوسکے اندر گیا تو پہر نقبہای
عظیم نظر آئے چنانچہ چند نقب طی کئے تو ایک درہ وسیع نظر آیا جسکی سقف سی پانی گرتا تہا اور
ایک طرف ایک تالاب تہا جسمین پانی جمع ہوتا تہا اور دوسری طرف مثل چاہ عمیق کے ایک
گودال عظیم تہا اوس تالاب سی پانی اوسمین گرتا تہا اور پانی گرنیکی آواز سے معلوم ہوتا تہا
کہ بہت عمیق ہے اوسکے کنارے راہ تاریک تہی ہزار کوشش سے وہانسے گذر گیا ایک پہر
نقب پر پہنچا اسیطرح سے جاتے جاتے ایک مقام پر پہنچا کہ جہان کچہہ استخوانہای بوسیدہ اور لباس
ہای کہنہ پڑا ہوا تہا معلوم کیا کہ یہانتک کچہہ لوگ ای تہے اور مر گئے ہر چند چاہا کہ چراغ روشن
کرے لیکن روشن نہوا پہر جرات کرکے آگو بڑہا اور ہاتہہ سے ہر طرف ٹٹولکر چلا جاتا تہا تا اینکہ
چار صفہ وسیع تک پہنچا وہان کیقدر روشنی چہت سی ظاہر ہوئی ہر چند ہاتہونسے تلاش کیا مگر
کوئی رخنہ نقب نہ معلوم ہوا ایک طرف ایک سنگ عظیم پڑا تہا اوسکے ہر طرف
ہاتہہ سے تفحص کیا تو معلوم ہوا کہ کسی چاہ پر پڑا ہے اوپر سکے ساتہہ جو گہڑی تہی
اوسکے اندازہ سے معلوم ہوا کہ وقت زوال ہی اور یہ اول صبح داخل نقب ہوا تہا
اوسوقت نماز ظہر و عصر اوسنے ادا کی اور توکل بخدا پہر مراجعت کی حق تعالے
نے اوسکو اوسی راہ واپس پہنچایا جس راہ سے گذر کر آیا تہا تا اینکہ وقت
نماز عشا کے اپنی مقام پر پہنچا جہان رفیق اوسکا منتظر تہا اور اوسکی طرف سے ناامید ہو چکا تہا

اور جو اثنای راہ سے سنگریزہ جمع کرلایا تہا وہ لاجورد خوشرنگ
تہا اور جب یہہ شخص بمقام چار صفہ کے پہنچا تہا تو اوسنے بہت صدای بلندسی آواز دی
رفیق کہتا ہی کہ وقت زوال کے ایک صدای ضعیف سنائی دی تہی - وہان اوس قریہ
مین ایک شخص سن رسیدہ ملا اوسنے حال سنکر کہا کہ عنوان شباب مین مجکو بہی شوق ملا
قب ہوا تہا اور چند احباب لیکر داخل نقب ہوا اور وہ سب حال بیان کیا جو اوس شخص نے
دیکہا تہا زیادہ اوس سے یہہ بیان کیا کہ جب چار صفہ تک پہنچا تو ایک چاہ عمیق دیکہا
اوسکے اندر گیا اوسکے قعر مین ایک راہ تہی اوس راہ مین قریب فرسخ کے گیا تو پہر چار صفہ
نظر آئے اوسمین ایک طرف روشنی تہی اور دہان طلا و نقرہ کہ بہت چمکدار نظر آتا تہا
جب قریب اوسکے گیا تو کچہہ پانی عمیق حائل تہا ایک رفیق نے چاہا کہ شناوری کرکے
عبور کرے لیکن وہ غرق ہوگیا معلوم ہوا کہ یہہ معدن عظیم ہے اور اکثر حالات صنعت
نگاری پڑے تہو معلوم ہوا کہ یہان تک لوگ پہنچے لیکن ناکام رہے چونکہ یہہ نقل عجیب
و غریب تہی اور مضمون حدیث سے موافق تہی اسواسطے مسطور ہوئی اب پہر ترجمہ
حدیث مفضل کیا جاتا ہی -

اسرار حکمت ۴۲ در بیان فواکہ و زراعات

غور کر ای مفضل کہ اب بے منت محسن بے صنعت نے نباتات و اشجار مین کیا کیا منفعت
بخشی ہی میوہ دار اقسام واسطے تمہارے خورد و نوش کے اور برگ نباتات واسطے علوفہ حیوانات کے
لکڑی چوب اشجار واسطے جلانے کے اور اصناف صنعت اور تجارت اور تعمیر مکانات اور بنانے
اشیای مختلفہ کی اور پوست درخت و برگ و بار و صموغ و ازہار واسطے اکثر ادویہ امراض
و آزار کے مقدر فرمائے ہین اوسمین منافع بیشمار فوائد بسیار آشکار ہین اگر بدون درخت کے

یہہ میوہ جات ہمکو ملتے تو ہزاروں فوائد دستکاری وصنعت کاری جو سقف مکانات اور دریچہ و دروازہ مکانات اور تختے وکرسی ودیگر اشیا مین جو چوب درخت سی ہوتے ہین مفقود ہوجاتین اور کشتی بادبانی اور دیگر اشیای ضروری معدوم ہوجاتین اور علاوہ اسکے جو فرحت وانبساط مشاہدہ سبزہ زار شگوفہ وگلہای پربہار اور جسقدر سرور ونشاط ملاحظہ اشجار واثمار ورباحین وازہار سے حاصل ہی کسی چیز سے حاصل نہین ہے۔

اسرار حکمت ۸۴ دربیان زراعات

غور کرای مفضل حکمت خداوند قدیر کو زراعت مین ایک دانہ سی سو دانہ پیدا فرماتا ہی اگر اوسکا فضل شامل حال نہوتا تو ایک دانہ سی ایک دانہ پیدا ہوتا پس قوت سال آیندہ کہانے آتا اور زراعت مین کہانے صرف کیاجاتا اور کیونکر زندگی اہل دنیا بسر ہوتی چنانچہ اگر کسی بادشاہ کو منظور ہوتا ہے کہ کوئی شہر آباد کرے تو تخم ریزی کیواسطے غلہ دیاجاتا ہی اور سال بہر خراج نہین لیاجاتا تا اونکے واسطے سامان قوت اور کاشتکاری فراہم ہوجاوے پس غور کر کہ اب جو کچہ عقلا تربیت وآبادی کیواسطے بہزار غور وفکر تدبیر کرتے ہین خداوند حکیم نے پہلے سی بیفکر وتشویش کے مقدر اور مقرر فرمایا ہے اور اوسی انداز پر عقلا تدبیرات عمل مین لاتے ہین چنانچہ حق نے اسقدر کاشتکاری مین منفعت بخشی ہے کہ مقدار تخم ریزی اور بسر اوقات اور زراعت کو کافی ہوجاتا ہے اور اسیطرح سے درختہای خرما ودیگر درختہای عظیم کیواسطے یہہ مقرر فرمایا ہی کہ حوالی واطراف مین اسکے بہت درخت پیدا ہوتے ہین جنکو اوکہاڑ کر جابجا لگا دیتے ہین اور بڑے درختون کو قطع کرکے اوسکی چوب کے جابجا استعمال کرتے ہین اور اوسکی جڑ سے پہر شاخین نمودار ہوکر باروہ ہوتی ہین اور کوئی درخت ضایع ہوجاتا ہے تاہم مثل اوسکے موجود رہتے ہین۔

اسرار حکمت ۸۵ دربیان ماش و مونگ وغیرہ

غور کر اے مفضل کہ کسطرح سے حلیم قدیر نے دانہای حبوب کو پیدا کیا اور کس صورت سے ماش اور مونگ اور باقلا وغیرہ کو ہویدا کیا اور ان پر مثل کیسہ خریطہ کے غلاف چڑہایا ہے تاکہ اوس خریطہ و کیسہ مین بمحافظت تمام تربیت پاوین جبتک دانہ اونکے مستحکم نہوون غلاف اونکے شگافتہ نہوون اور بعد اوسکے غلاف اوسکے شگافتہ ہوکر دانہ نمودار ہوتے ہین جس طرح سے بچہ شکم مادر مین غلاف مشیمہ مین تربیت پاتے ہین اور جب اعضا مستحکم ہوجاتے ہین تو وہ غلاف چاک ہو پیدا ہو جاتے ہین۔

اسرار حکمت ۸۶ در بنای گندم

غور کر اے مفضل کہ دانہ گندم کو ایک پوست سخت مین پیدا فرمایا اور ہر دانہ پر ایک نیزہ لگایا کہ چڑیان نکہا سکین اور اونکی درختون کو نازک کیا جس پر مرغان صحرائی نہ بیٹہ سکین اگر کوئی سوال کرے کہ کبھی کبھی بعض طیور دانہ کہا جایا کرتے ہین تو جواب یہہ ہے کہ وہ بھی مخلوقات خدا سے ہین اونکے واسطے بھی کسیقدر اوسمین مقدر فرمایا ہے لیکن غلاف سخت اور نیزہ اسواسطے مقرر فرمایا ہے کہ زیادہ تر ضرر نہ دے سکین اور اگر یہہ محافظت نفرماتا تو سب غلہ بسبب طیور کے ضایع ہو جاتا اور بالکلیہ باقی نہ رہتا اور اسقدر کہا جاتے کہ خود ہلاک ہو جاتے اور زراعین کیواسطے باقی نرہتا اور صاحبان قوت لایموت محروم ہوجاتے فلہذا جناب باری نے اسطرح سے مقدر فرمایا کہ دانہای غلہ ایک حجاب مین محفوظ رہین اور بجز دانہای قلیل کے طیور کو میسر نآوی اور زیادہ تر واسطے انسان کے باقی رہے کیونکہ وہ مستحق تر اور بسبب محنت و زحمت با کاشتکاری کے لایق تر ہین اور اونکی امزجہ کے واسطے موافق تر ہے اور واسطے غذای انسانی کے بہیجہ سے مرغوب تر ہے اور اگر درخت اوسکا مانند درختہای میوہ دار کے بلند و عظیم ہوتا تو ہمیشہ بار اوسکے بالیون کا سرقہ ہوتا اور نزاعات و فسادات باہم شرکا و غاصبان و دیگر اشخاص

مین رہا کرتا اور ہمیشہ محافظت کیواسطے نگہبان کی ضرورت ہوتی فلہذا جناب باری نے ایک فضل خاص مین درختہاے نرم و نازک مین بکثرت اوسکی آفرینش فرمائی اور بقدر ضروری انسان اور بقدر قلیل موافق قوت حیوانی کے اوس سے بہرہ یاب فرمایا فتبارک اللہ احسن الخالقین۔

اسرار حکمت ۸ در بیان آفرینش درخت و گیاہ

تامل کر اے مفضل کہ درختہای وگیاہ ہای زمین ہمیشہ محتاج غذا ہین اور مثل انسان حیوان کے اونکو وہان نہین دیا گیا ہی اور حرکت ایک مقام سے دوسرے مقام پر نہین کرسکتے جس سے تحصیل معاش کرسکین لہذا اونکی ریشہ و رگہای باریک کو تمام جسم مین ساری کیا۔ ہے اور بیخ و اصول اونکا زمین مین مرکوز کیا ہی تاکہ غذا اپنے اندرون زمین سے چوس کر حاصل کرین اور ہر برگ و بار و شگوفہ و ازہار تک بخوبی لیجاوین جسطرح سے اطفال پستان مادر چوسا کرتے ہین اور شیر مادر سے بیکر تربیت و پرورش پاتے ہین اسیطرح سے اطفال نباتات و اشجار پستان مادر زمین مونہہ مین لیکر شیر رطوبات زمین چوستے ہین اور خیال کر کہ ستون ہاے خیمہ و خرگاہ کو کسطرح سے استاد کرتے ہین اور طناب و رسن سے اوسکا استحکام کرتے ہین تاکہ کسیطرف نگرین اسیطرح سے حضرت حکیم قدیر نے سب اشجار و نباتات کو مثل خیمہ ہای بلند کے استاد کیا اور درختہای عظیم مثل صنوبر و خرما و خیار کو بلند فرمایا اور ریشہ و اصول سے اوسکا استحکام فرمایا تاکہ ہواہای تند سے نگرین پس تامل کر اے مفضل کہ خداوند حکیم نے جو صناعت اشجار میں ظاہر فرمائی ہے اوسی پرتو پر حکما و عقلا نے اپنی صنعت مین دستکاری کی ہے اور صنائع ربانی بدایع یزدانی مقدم ہے صنعت ہاے انسانی پر۔

اسرار حکمت ۹ در بیان برگ و گل

غور کر اے مفضل خلقت برگ و بار اشجار مین کہ بعض برگ غلیظ و عریض و طویل مین اور بعض

برگ لطیف و قصیر و صغیر ہین رگہای باریک و نازک سے مثل جامۂ نادرہ و لباس فاخرہ کے
بافتہ اور مثل نساج عنکبوت کے تارہای لطیف سے ساختہ ہین اگر کوئی شخص ہاتھہ سے بناوے
تو ایک سال مین ایک برگ خوش اسلوب درستی نپاوے ہرچند کہ آلات دستکاری اور
سامان صنعت کاری بہم پہنچاوے یا عقلا سے مشورہ کاری یا حکما سے رازداری کیجاوے
تاہم ایک برگ درخت کی صنعت سے عاجز آوے مگر خیال کر کہ ایک وقت قلیل ایام بہار مین
نساج قدرت جناب احدیت اور صنایع حکمت جناب صمدیت عز اسمہ کیا کیا برگ و بار نیلا
فرشی پر اور کیا کیا شگوفہ و ازہار اور کیا کیا شقایق و لالہ زار اور کیا کیا سبزہ و ریاحین پیدا
ہویدا فرماتا ہی کہ دامن ہاے صحرا و بیابان خیابان ہاے گلشن و گلستان کنارہای دریا و کوہ
بہر جاتے ہین ہر طرف بعض حکیم قدیر ذو المنن سے بدون حرکت و سخن کے چمن چمن لالہ
و نسترن سبزہ و یاسمن انواع گلہای گلشن چشم زدن مین ہو جاتے ہین پس خیال کر کہ
ہر برگ کو رشتہ ہای نازک اور رگہاے باریک و تارہاے لطیف سے بافتہ فرمایا ہے
کہ برگ ہای درخت حرکت سے پاشان و ہوا سے پریشان نہوں اور بذریعہ ریشہ و رگہای
لطیف کے طراوت آب نفوذ کر کے درختوں کو سبز و شاداب اور برگ و بار کو باآب و تاب
رکہے اور رگہاے درخت سے بعض رگوں کو استحکام و قوت بخشی اور بعض کو تازگی
و لطافت بخشی جس طرح سے خیمہ کو ستون ہاے قوی و استوار اور طناب ہاے رسن سے
مستحکم تر و پایدار بناتے ہین پس وہ رگ و ہا مثل طناب و ستون کے وسایل استحکام
ہین اور مثل عروق و عصبات کے ذریعۂ تغذیت و ترطیب اشجار و تربیت نباتات
درکار ہین۔

اسرار حکمت ۸۹ در بیان ہستہ و دانہ میوجات

تفکر کر اے مفضل حکمت خالق اکبر یات دانہ میوہ جات مین کہ دانہ میوہ دستہ خرما کو سخت و درشت بنایا ہے تاکہ عرصۂ بعید و مدت مدید تک محفوظ رکہہ سکین آب و ہوا سے فاسد و خراب نہوجائین پس وقت ضرورت بو دیئے جاوین اور اوس سے پہر درخت پیدا ہوجاوین ادویہ و عقاقیر مین استعمال کر سکین اور اسواسطے سخت بنایا ہے کہ مغز میوہ اوسمین چہپا رہے اور مغز و تخم اوسکا پاشان نہوجاوے اگر سخت و درشت نہوتا تو مغز اوسکا پاشان ہوجاتا اور خود فاسد ہوکر بونے کے لایق نہوتا اور استعمال ادویہ کے لایق نرہتا چنانچہ بعض دانہ کہائے جاتے ہین بعض سے روغن کشید کرتے ہین بعض کو معالجات امراض مین استعمال کرتے ہین۔

اسرار حکمت ۹ دربیان لذت خرما و انگور و دیگر میوہ جات

غور کر اے مفضل کہ مغز خرما و انگور و دیگر میوجات موفور مین خالق نور صانع غیور نے کیا کیا لذت و حلاوت ہای نامحصور بخشی ہے اور مثل ثمر درخت حنظل و چنار کے بد ذائقہ و ناگوار نہین فرمایا ہے تاکہ انسان انسے گوناگون سے تمتع او رحلاوتہای تازہ سے منتفع ہووے اور غور کر کہ سال بہر مین ایک مرتبہ ایام خزان مین سب درخت اپنا لباس دہرخت کرا دیتے ہین اور حرارت غریزی اور قوت طبعی بیخ و شاخ کے اندر محتبس ہوجاتی ہے جس سے قابلیت تولید میوجات پیدا ہوتی ہے پس فصل بہار مین وہ قوت زندہ ہوکر حرکت کرتی ہے پہر درخت خلعت برگ و گل سے کامیاب و ہر ورق رنگ تازہ سے سبز و شاداب ہوجاتا ہے ہر درخت اپنے وقت پر انواع فواکہ و گلہای پر بہار سے طبق طبق نثار کرتا ہے پس کاشانہ دنیا گویا ضیافت خانہ ہے اور ہر شاخ درخت باردار گویا خدمتگزار ہے کہ انسان کیواسطے طباقہا

اطعمۂ لذیذہ اور مشتہاے حلویات لطیفہ ہاتھون پر لئے استادہ ہے ہر شاخسار گویا باغبان گلشن ہے جو گلدستہ گلہاے گوناگون اور شگوفہ ہاے بوقلمون واسطے نثار کرنیکو مہیا و آمادہ ہے اگر تجھکو عقل و شعور ہے تو اپنی میزبان رحیم محسن کریم کی معرفت اور اوسکی عنایت و حکمت سے واقفیت حاصل کر اور اپنے ولی نعمت کی اس دعوت و ضیافت کا شکریہ ادا کر کیونکہ یہہ سب فواکہ اثمار نزہت ریاحین و ازہار الوان فواکہات لطیفہ و انواع میوہ جات شریفہ درختان گلشن و گلستان پیداوار کوہستان و بیابان تیرے واسطے پیدا فرمائے ہین اور تو اوسکی نعمت کا کفران اور اوسکی حکم سے عصیان کرتا ہے۔

اسرار حکمت ۱۹۱ دربیان پیدایش انار

غور کر اے مفضل کہ ملقت انار مین کیا کیا آثار قدرت کردگار ہے چنانچہ اوسکی اندر مغز و تخم پیدا کیا ہے اور ہر گوشہ پر ایک پردہ لطیف ایک پوست باریک سے ہویدا کیا ہے ہر گوشہ مین دانہاے انار اسطرح پر نصب ہین کہ گویا سلک ہاے گوہر شاہوار کو منعقد یا ہر خانہ مین نگینہ ہاے جواہر آبدار کو مرصع فرمایا ہے اور اونہین چند حصہ کو محفوظ و مجوف اور ہر حصہ کو ایک لفافۂ پوست باریک لطیف مین جدا جدا ملفوف کیا ہے اوس پوست کے لطافت و بافتگی بافت و ساختگی سے عقل انسانی پریشان ہے اور ان سبکو ایک پوست سخت و استوار مین مثل قلعۂ استوار کے محصور و مقفول اور آفات و صدمات سے محفوظ و مامون فرمایا ہے پس تدبیر شریف و حکمت منیف اوسمین یہہ ہے کہ اگر سب دانہ یکجا مثل کوزہ کے ایک پوست سخت مین مجتمع ہوتے اور ہر حصہ منقسم اور شحم اندرونی سے منتظم نہوتا تو سب دانون کو غذا کا وصول اور ہر دانہ کو نشو و نما حصول نہوتا اور شقافہاے لطیف سے ہر حصہ کے محافظت نہ ہوتی

تاکہ ایک دوسرے کی رطوبت سے فساد یا کوئی حصہ فاسد ہو تو دوسرے حصہ کو بعد اوسکے
مضرت و کساد نہ پہونچے اور پہر پوست سخت و مستحکم سے سب کی حفاظت فرمائی تاکہ گزند سرما
و گرما اور فساد ہوا سے محفوظ رہے کیونکہ اوسمین شربت لطیف و زلال منیف بہرا ہے
اور شان آب لطیف یہہ ہے کہ جلد فاسد و خراب ہوجاوے حالانکہ عرصۂ دراز تک انار
رہتے ہین اور غذا و دوا مین استعمال کیے جاتے ہین فتبارک اللہ احسن الخالقین۔

اسرار حکمت ۹۲ در بیان کدو و خربزہ و خیار و غیرہ

غور کر اے مفضل کہ حلیم قدیر نے بعض درختون کو بلند و ایستادہ کیا اور بعض درختون
کو زمین پر پہن و افتادہ کیا تاکہ ہر صورت سے اوسکی قدرت آشکار اور ہر روش پر اوسکے
حکمت نمودار ہو چنانچہ درختان کدو و خربزہ و ہندوانہ و خیار کو زمین پر پہن و استوار فرمایا اور
اوسمین پیدائش میوہاے بزرگ مقدر فرمایا پس اگر زمین پر مثل دیگر درختان فصل
کے ایستادہ ہوتے تو بار گران میوجات بزرگ کا کیونکر تحمل کرتے اور قبل رسیدگی
و بالیدگی کے شکستہ و خستہ ہو کر ضایع ہوجاتی اسواسطے مقرر فرمایا کہ درخت اوسکی
زمین سے ملحق رہین اور پہل اونکے شاخہای درخت سی ملحق رہین چنانچہ کدو و ہندوانہ
کو گرد اگرد شاخہاے نباتات کے الحاق ہوتا رہے جسطرح سی اطفال نبات و بچہ ہای حیوانات کو پستان
امہات سے الصاق رہتا ہے اور جس طرح سے بچہ پستان مادر چوس کر پرورش پاتے ہین
اوسیطرح سے یہہ پہل آغوش مادر اور رضاعت شیر رطوبت سے نوازش پاتے ہین
اور خیال کر کہ پیدائش ایسے فواکہ کی عین شدت گرمی مین مقدر فرمائی تاکہ حرارت
و یبوست فصل اوس سے زایل اور ہیجان مواد حارہ کو تسکین اوس سے حاصل ہو لیس
بلا قصد و بلا شعور کے طبیعت انسانی اوس پر مایل ہے اور اوسکے ادراک مصلحت

وحکمت سے ہر شخص غافل ہے پس اگر شدت سرما مین یہہ اشیا پیدا ہون تو کسی کو رغبت اور اوسکے استعمال سے منفعت نہو مگر بعض اقسام نوا کہ وخیار وتربز سرما مین پیدا ہوتے ہین کیونکہ اوسکی آفرینش ناممکن نہین فرمائی ہے اور اوسمین یہہ مصلحت مرعی فرمائی ہے کہ بعض اوقات علاج امراض مین ضرورت اور تسکین مریض کی حاجت ہوتی ہے لیکن بالطبع رغبت نہین ہوتی ہے اسواسطے پیدائش بکثرت نہین ہوتی اور جو کہ ہر فصل مین ایسی اشیا کی ضرورت نتھی اسواسطے اوسکا درخت کلان ومستحکم فرمانیکی حاجت نہین اسیواسطے اوسکو فصل مخصوص وشہر مخصوص ومقدار مخصوص پر خلق فرمایا فتبارک اللہ احسن الخالقین۔

اسرار حکمت ۹۳ دربیان درخت خرما

خیال کراے مفضل خلقت درخت خرما مین کہ نر و مادہ پیدا فرمایا ہے تاوقتیکہ نر و مادہ کو یکجا نکرین بارور نہین ہوتا جسطرح سے مرد وعورت انسان کے یکجا نہون بارور نہین ہوتے اور خیال کر کسطرح سے اوسکے پوست کو تار و پود سے مثل جامہ کے بافتہ کیا ہے اور کسقدر سخت ومستحکم فرمایا ہے تاکہ بارہاے خوشہ ہاے گران سے خمیدہ نہون اور ہواہای تند سے ضرر رسیدہ نہون اور چوب درخت خرما سقف ہای مکان وپل ہای دریا مین کار آمد ہون اور اسیطرح سے چوبہای دیگر اشجار عظیمہ مثل تار و پود جامہ سنگین کے ریشہ ہای محکم و رگہاے مستحکم سے اسطرح سے بافتہ ہین کہ یکذات و یک لخت ہو گئے ہین اور اس استحکام کے ساتھہ خمیدگی وپچیدگی و نرمی بھی عطا فرمائی ہے کہ جس سے آلات وادوات و درہای مکان وخانہ ہای جانوران بن سکین پس اگر مانند سنگ کے سخت وسنگین ہوتی تو کرسیان صندوق وپنجرہ و دیگر اشیا نبنا سکتے اور منجملہ مصالح عظیمہ کی یہہ بھی مقدر فرمایا کہ پانی مین غرق نہون

تاکہ اوس سے کشتیان بن سکین اور انسان و حیوانات و اسباب و جواہرات و جملہ اشیا کا
ایک جزیرہ سے دوسرے جزیرہ مین ایک شہر سے دوسرے شہر مین لیجانا آسان ہو پس اگر
یہہ امر مقدر نفرماتا تو اسباب کے باربرداری مین کسقدر دشواری ہوتی یا اگر اسطرف
راہ خشکی نہوتی تو کیونکر جانسے ہر شہر مین مرور یا اسباب و اشیا کا لیکر بلاد بعیدہ مین
عبور کرنا ممکن نہوتا۔

اسرار حکمت ۹۴ دربیان ادویہ

خیال کر اے مفضل کہ ادویہ و عقاقیر مین اپنے قدرت نے عجب عجب منفعت و خاصیت بخشی ہے
کوئی دوا اعماق بدن اور عروق و مفاصل سے مواد غلیظ و فاسدہ و سوداویہ کو کھینچ کر نکال
دیتی ہے مانند افتیمون و شاہترہ کے اور کوئی دوا ریاح غلیظہ کو دفع کرتی ہے مانند سکبینج
کے اور کوئی دوا تحلیل ورم کرتی ہے و علی ہذا القیاس پس خیال کر کہ کسنے یہ خاصیت
و قوت عنایت کی ہے سوا اوس شخص کے کہ جسنے واسطے مصلحت عباد کے ادویہ
کی خلقت فرمائی اور کسنے اونکے منافع و خواص سے واقفیت دی بجز اوسکے کہ جسنے
یہہ خاصیت اونمین ودیعت فرمائی اور ہمکو عقل و خردمندی عنایت فرمائی اور اگر
گمان کیا جاوے کہ لوگون کو باتفاق یا تجربہ اسکا ادراک ہوا تو جانورون کو کیونکر اوسکا
ادراک ہوا چنانچہ بعض جانور اپنی جراحات کا علاج کرتے ہین اور اچھے ہو جاتے ہین اور بعض
جانور اپنے مرض کا مداوا کرتے ہین اور صحت پاتے ہین اور بعض طیور آب دریا سے حقنہ
کرتے ہین اور اوس سے دست آتے ہین اور اسیطرح سے بہت معالجات ہین کہ حیوانات
کو بذریعہ الہام حضرت خالق الانام القا ہوئی ہین اور اگر تجکو شک ہو کہ جسقدر گہانس
پہونس اور خس و خاشاک صحرا و بیابان یا ویرانہ و خرابہ و کوہستان مین پیدا ہوتے ہین

یہہ سب زیادہ و فضول غیر ضروری و غیر معمول ہین تو ایسا گمان فضول خود نامعقول و
نامقبول ہے کیونکہ اکثر غذا ہای وحشیان صحرا اور دانہ و تخم اوسکے علوفہ پرندگان ہوا
اور شاخ و برگ و چوب اوسکے ہیزم مسافران و شہریان یا دوائی امراض انسان
و حیوان ہی بعض اشیا سے پوست حیوانات کے دباغی کرتے ہین بعض چیزونسے رنگ
نکالتے ہین اور بعض گیاہ ہای حقیر سے کاغذ بناتے ہین جسکے محتاج بادشاہ و وزیر
غیر و امیر ہین بعض گیاہ سے بوریا و حصیر بناتے ہین بعض سے غلاف و کپہ بناتے ہین
بعض نباتات کو صندوق ہای شیشہ مین بہرتے ہین اسطرحسے صدہا منفعت ہین
کہ انسان اوسکا احصا نہین کرسکتا پس عبرت کرنا چاہیے ہر چیز صغیر و کبیر قلیل و کثیر
سے خواہ قیمتی ہو خواہ غیر قیمتی ہو چنانچہ فضلہ انسان و سرگین حیوانات سی خسیس چیز تر
کوئی چیز نہین ہی مگر اس نجاست و خباثت پر اوسکو جمع کرکے زراعات غلہ و فواکہ و خضراوات
مین استعمال کرتے ہین اور بدون اسکے اصلاح زمین و قوت زراعت کسی دوسری
چیز سے بہم نہین پہنچا سکتے حالانکہ کسقدر اوسکو کثیف و حقیر و مکروہ جانتے ہین کہ اوسکے
قریب نہین جاتے پس قدر و قیمت ہر چیز کی وقت ضرورت خاص یا حالت خاص یا مقام
خاص پر ظاہر ہوتے ہی بلکہ ہر چیز کے واسطے دو قیمت دو بازار ہین ایک بازار کسب
و تجارت ہی اور ایک بازار علم و معرفت ہی اگر کسی چیز کی قیمت بازار تجارت مین کم ہی یا
تو بازار علم و معرفت مین اوسکی قیمت بیشتر ہے بلکہ استدلال و اعتبار اوسکا زیادہ
ہی چنانچہ اگر طالبان علم کیمیا کو معلوم ہو کہ فضلہ انسا مین کیا کیا منفعت ہی تو اوسکو
گران ترین قیمت پر خرید کرین مفضل کہتا ہی کہ جب کلام امام علیہ السلام اس مقام
تک باختتام پہنچا تو حضرت نے واسطے نماز کے برخواست فرمائی اور ارشاد کیا

کہ پھر صبح کو حاضر ہونا مفضل نیک انجام بفرحت و سرور تمام اپنے مقام پر واپس آئے اور جو خزائن علم و معرفت جواہر اسرار حکمت سے مالا مال ہو کر شکریہ جناب احدیت بجالائے۔

اسرار حکمت ۹۵ در بیان مجلس چہارم و خطبہ حضرت امام علیہ السلام

مفضل سے روایت ہے کہ جب سفیدی صبح پر ضیا نمودار اور شعاع خورشید خاوری صفحہ گیتی پر آشکار ہوئی تو بعد نماز کے وظائف معمولی سے فارغ ہو کر حضور لامع النور مین اس آفتاب ہدایت سپہر ولایت و امامت کے حاضر ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ تحمید و تمجید بیقیاس اور تنزیہ و تقدیس قدسی اساس سزاوار نام نامی ملک العلام ہے کہ جسکا نام سب نام سے قدیم تر اور جسکا نور سب نور سے عظیم تر ہے اور وہ خداوند علام صاحب جلال و اکرام خالق انام اور صانع مکان و زمان ایالی و ایام ہے واقف اسرار نہان و عالم رازہائے نہان ہے تا نہائے مبارک اوسکے سینہائے اولیا مین مخزون اور علوم اوسکے اعتبار سے مکتوم و مکنون ہین صلوات زاکیات و تحیات بابرکات اوس جناب رسالت مآب کو کہ جسنے تبلیغ آثار وحی و نبوت اور تادیہ احکام رسالت کا کما فرمایا بشارت مثوبات اخروی سے ترغیب اور عقوبات عذابہائے عقبی کا وسنے تخویف و ترہیب فرمائی راہ مستقیم شرع متین اور جادۂ قویم دین مبین کی رہنمائی فرمائی معرفت جناب رب العالمین اور عقائد حق و یقین کے ہدایت فرمائے انوار مشعل ارشاد و ہدایت سے ظلمت کفر و جہالت دور فرمائی تاکہ بعد دلیلہائے واضح اور حجت ہائے لائح کے جو شخص ضلالت اختیار کرے اوسکو واصل دار البوار مستوجب عقوبات اشیا کیا جاوے اور جو شخص ایمان لاوے اور دلائل واضحہ کو قبول کرے اوسکو مستحق

نعیم دار القرار فرمایا جاوے اور درود و سلام تحفۂ آل پاک حضرت خیر الانام ابد الابدین دہر الدین ہے کہ جو سزاوار تحیات با برکات اور سلامہاے بلا نہایات ہین۔

اسرار حکمت ۹۶ دربیان اقوال منکرین جناب احدیت

اے مفضل بیان کیا ہمنے دلائل علم و حکمت اور شواہد آثار قدرت جناب رب العزت جو کچہہ کہ پیدائش انسان و حیوان اور آفرینش نباتات و درختان مین آشکار و نمودار ہین پس جو لوگ کہ حکمت و تدبیر ربانی اور حکم و تقدیر یزدانی سے انحراف کرتے ہین وہ ملحدین کفار اور منکرین صانع آفریدگار ہین اور تابعان مانی نابکار قائل دو خداوندگار ہین اور حکمت مکارہ و آلام اور مصائب و اسقام سے جاہل اور مصالح موت و فنا نیز وعنا سے غافل ہین اور بعض حکماے طبیعین کہتے ہین کہ اشیاے موجودات از خود آتے ہین و جاتے ہین اور بدون تدبیر حکیم و مشیت صانع علیم کے از خود موجود و معدوم ہوا کرتے ہین۔

اسرار حکمت ۱۰۷ بیان مصالح وبا و طاعون و دیگر امراض

خیال کر اے مفضل کہ اکثر آفات آسمانی اور حوادث زمانی اور بعض امراض جسمانی مانند وبا و طاعون اور یرقان و ملخ و مرگ و دیگر سوانح ایجہانی ایسے ہوتے ہین کہ جو خلق کثیر اور جم غفیر کو گزند پہنچاتے ہین بدینوجہ کافران جاہل اور ملحدان باطل اقرار وجود جناب واجب الوجود سے انحراف اور حکمت و تدبیر حضرت معبود قدیر سے استنکاف کرتے ہین جواب باصواب اونکا یہہ ہے کہ اگر خالق با تدبیر صانع خبیر نہو تو چاہیے کہ آفت ہاے عظیم اور فسادہاے جسیم اس سے زیادہ تر حادث ہو جاوین مثلاً آسمان زمین پر گر جاوے ساری دنیا دریا مین غرق ہو جاوے

آفتاب کسیدن نہ نکلے دریا و نہرین ایک دم سے خشک ہوجاوین ہوا کی حرکت
بالکل موقوف ہوجاوے یا دریا اسقدر جاری ہو کہ سب کو غرق کردے یا طاعون
و وبا و ملخ و مرگ اسدرجہ نازل ہون کہ تمام عالم کو ہلاک کرین اور ہرگاہ ایسا نہین ہوتا
بلکہ کبھی بعض اوقات بعض حدود مین بعض آفات حادث ہوتے ہین اور کبھی زائل
ہوتے ہین اور کبھی بالکل نہین ہوتے ہین اس سے ثابت ہے کہ جس جگہ اور جسوقت
حکیم قدیر کو تخویف یا تعزیر فرمانا منظور ہوتا ہے اوسی جگہہ چند عرصہ تک اسطرحکے
آفات نازل فرماتا ہے تاکہ اس تادیب و تنبیہ سے خواب غفلت و نشہ معصیت سے
ہوشیار ہون اور جب وہ آفات زائل ہوجاوین تو فضل جناب پروردگار
و احسان حضرت پروردگار کے شکر گذار ہون۔

اسرار حکمت ۹۷ دربیان مصائب و آلام

اے مفضل تابعان ملفی و کافران وجود ربانی کہتے ہین کہ اگر کوئی خالق کریم
صانع رحیم ہوتا تو دنیا مین آلام و مکروہات صدمات و آفات نہوتے اور ہمیشہ
واسطے انسان کے سامان عیش و نشاط عنوان فرحت و انبساط مہیا ہوتا کوئی
رنج و ملال کسیوقت و کسی حالت مین لاحق حال نہوتا جواب اوسکا یہہ ہے کہ
کہ اگر ایسا نہوتا تو اسقدر فتنہ و فساد حسد و عناد کو ثوران [illegible] و اور
کفران و الحاد کو طغیان ہوتا کہ امور دنیاوی و عقباوی کا انتظام درہم و برہم
ہوجاتا اور کوئی شخص کسی شخص کا پرسان حال یا متفقد احوال یا شریک
رنج و ملال یا معین افعال و اعمال نہوتا چنانچہ جو لوگ کہ ابتدا عمر سے ناز و نعمت سے
پرورش اور عیش و آرام سے آسائش پاتے ہین اونکا طغیان و کفران اس مرتبہ

پہنچتا ہے کہ طریقہ آدمیت اور مرتبہ بشریت سے خارج ہو کر تعمیل احکام خالق انام و شکر نعمت مفضل منعام نہین کرتے نزول قضا و قدر یا حدوث آفت و ضرر سے کچھہ نہین ڈرتے۔ ضعفان خستہ حال و مصیبت زدگان شکستہ بال پر رحم نہین کرتے نہ کسی مظلوم کی حمایت نہ کسی مغموم کی اعانت کرتے ہین نہ کسی فاقہ کش کی مصیبت نہ کسی بیمار کی اذیت مین مددگاری نہ کسی دردمند کی تکلیف پر اشکباری نہ کسی غریب کے دلفگاری مین غمگساری کرتے ہین لیکن جب کسی مصیبت مین گرفتار ہوتے ہین یا بشدت بیمار ہوتے ہین تو اوس وقت اونکو لذت راحت و نعمت یاد آتی ہے اور ذائقہ مصیبت و اذیت سے تنبہ ہو جاتی ہے حالات دردمندون سے عبرت ہوتی ہے اور دستگیری ضعفا خبرگیری غربا کی ہمت ہوتی ہے افعال بد سے ندامت ہوتی ہے اکثر معاصی اور گناہون سے نفرت ہوتی ہے جناب احدیت کو یاد کرتے ہین درگاہ صمدیت مین فریاد کرتے ہین پس جو لوگ کہ رنج و مصیبت یا درد و اذیت یا تکلیف و زحمت کو اس دنیا مین ناپسند کرتے ہین حال اونکا مثل اطفال نادان کے ہے کہ دوا ہاے تلخ و ناگوار سے رنجیدہ اور پرہیز طعامہاے لذیذ سے خاطر کشیدہ و کبیدہ ہوتے ہین تعلیم و تادیب سے آزردہ تربیت و تہذیب سے افسردہ ہوتے ہین علوم و صنعت سے برگشتہ اور تربیت والدین و معلم سے بیزار ہوتے ہین و خواہش دلی یہہ ہے کہ عمر عزیز اپنی ملاعبت و ملاہی معاصی و مناہی مین صرف کرین اور بلا وصف درد و آزار کے طعامہاے لذیذ و خوشگوار تناول کرین اس امر سے غافل نہین کہ بے شغلی و تعطل و تکاہل و تساہل موجب تضیع اوقات و نقصان سرمایہ تعیشات و مضرت صناعات و تجارات و اتلاف اسباب حیات ہے اور تحصیل علم و آداب موجب وفور

حسنات وسعادات اور باعث حصول نجات و برکات ہے اور بحالت امراض و آزار
بہن طعامہای لذیذ وخوشگوار باعث مضرتہای بیشمار موجب وفور آزار ہین حالانکہ
بہت سی رنج وآلام ہین کہ انجام کار باعث راحت ہای تام ومسرت ہای تمام ہوتے ہین اور
بہت سی ادویہ تلخ وناگوار ہین کہ آخر کار باعث زوال امراض مدا استقام و موجب دفع
درد و الام ہین

اسرار حکمت ۹۹ در بیان عصمت خلائق

اگر یہہ گمان کیا جاوے کہ سب آدمی ابرار و نیکو کار خوش کردار و پرہیزگار کیون نہ
بر کنار پیدا ہوئے تو ضرورت تنبیہ انام بتادیب عام الملال یا بالام آمراض و استقام
نہوتے جواب اوسکا یہہ ہے کہ اگر ایسا کیا جاتا تو یہہ مدح و تعریف حق پرستان
شکر و توصیف نیک سرشتان استحقاق ثواب وحسنات صلحا و ابرار وقابلیت عذاب
و عقوبات مجاز معدوم ہوجاتی اگر کہا جاتا کہ بدون استحقاق ثواب کے مثوبات
اخروی سے ممتاز و نعیم بہشت عنبر سرشت سے سرافراز کیا جاتا تو جواب اوسکا یہہ
ہی کہ کوئی صاحب عقل سلیم اس امر کو پسند نہین کرسکتا ہی کہ سعی و کوشش عمل مین
نہ لاوے اور مثل زمین گیران مفلوج کے نعمت پاوے یا قیدخانہ مین محبوس رہکر
دولت پاوے یا جسکو صحت جسمانی اور سلامت عقل انسانی حاصل ہو وہ بدون
حس و حرکت یا بلا کسب و صنعت کے فرش غفلت و بطالت پر پڑا رہے ایسے
نعمت ہای بہشت اور ثوابہای آخرت صاحبان استحقاق کے سزاوار ہے کہ
جو دنیا مین سعی و کوشش کے ساتھہ اعمال وطاعات امور خیرات وغیرہ بجالاتے
مزد و اجرت اوسکی عقبا مین پاتے ہین جیسا کہ مزدور دنیا مین لوٹنے مین ولیسا

پہل دار آخرت میں پاتے ہیں مترجم حکما کے نزدیک وضع الشی علی غیر محلہ ظلم ہے یعنے کسی چیز کا بے محل استعمال کرنا ظلم ہے پس نعمت بہشت عنبر سرشت نالائق یا غیر مستحق کو حوالہ کرنا عین ظلم ہوتا چنانچہ نعمت ہای بہشت کو سزاوار ہوتا کہ جناب باری میں گذارش کرے کہ خداوندا تونے کس قصور پر مجھکو نااہل و نالائق کے حوالہ کردیا۔ اگر کہا جاوے کہ ممکن تہا کہ بدون عصمت کے تکلیف طاعت کیجاتی اور بہرحال بہشت عنبر سرشت عنایت کیجاتی جسکا جی چاہتا افعال حسنہ کرتا جسکا جی چاہتا نکرتا خواہ کار عذاب کرتا خواہ کار ثواب کرتا خواہی نخواہی داخل بہشت ہوتا تو جواب یہہ ہے کہ اگر ایسا کیا جاتا تو اسقدر ارتکاب جرم و عصیان کا وفور اور اشاعت ظلم و عدوان کو ظہور ہوتا کہ دروازہ امن و امان مسدود اور آسایش و آرام انسان و حیوان نابود ہوجاتا سررشتہ خلق و ایجاد اور انتظام و عدل و داد اور نظم و نسق امور معاد مفقود ہوجاتا۔

اسرار حکمت ۹۹ بیان نزول بلایا و مصائب

کبہی ملحدین کفار کہتے ہیں کہ جب آفات روزگار نازل ہوتے ہیں تو نیکوکار و بدکردار کو شامل ہوجاتے ہیں حالانکہ سزاوار عدل و حکمت جناب کردگار نہیں ہے کہ نیکوکار و بدکار یکسان مورد آزار و اضرار کیئے جاوین یا بدکردار نجات پاوین اور نیکوکار مبتلاے آفات ہوجاوین جواب اوسکا یہہ ہے کہ عموم آفات و بلیات مین حکمت و مصلحت جناب خالق البریات یہہ ہے کہ صالحان و نیکوکار بعد زوال آفت کے حصول لذت نعمت جدید اور قدر راحت و صحت قدیم سے واقف ہوکر شکر جناب احدیت اور طاعت بارگاہ صمدیت بجالاوین اور جزای صبر و شکر عمدہ طور سے

پاوین اور اگر اوسی بلامین فوت ہوجاوین تو معاصی و آثام جرائم و از لام یا تکالیف واسقام یا مصائب و آلام آیندہ سے نجات پاوین عقبا مین پاک و پاکیزہ داخل بہشت عنبر سرشت فرمائے جاوین۔ لیکن فساق و فجار اشرار و بدکار اپنے افعال و کردار کے دنیا مین سزا پاتے ہین اور ایام ابتلاے آزار و اضرار مین ارتکاب معاصی و ہوا و ہوس سے باز رہتے ہین یا ہلاک ہو کر داخل دار البوار ہوتے ہین پس واجب ہے کہ بعد صحت کے اپنے پروردگار کے شفقت و مرحمت اور نعمت و مکرمت کو یاد کرے اور اپنی بدکرداری پر ندامت و شرمساری اوسکی نعمت کی شکرگذاری جرائم و معاصی سے پرہیزگاری اختیار کرے اور خیال کرے کہ جسطرح سے ہمارے پروردگار نے ہمارے عقوبات سے درگذر فرمایا ہے اسیطرح سے جو لوگ ہم سے بدی کرتے ہین یا نافرمانی کرتے ہین اونکی نسبت ہمکو بہی نظر عفو و مرحمت مبذول کرنا چاہیئے۔

اسرار حکمت ۱۰۰ در امراض و آلام جسمانی

اگر یہہ گمان کیا جاوے کہ آلام جسمانی اور ایذاے بدنی جس سے جسم و حیات انسانی فانی ہوجاوے کیا فایدہ رکہتا ہے مثلاً جل جانا ڈوب جانا دب جانا یا دیگر آفات سے مرجانا تو جواب یہہ ہے کہ اسمین بہی رعایت مصلحت دونون صنف کی ہے کیونکہ نیک کردار و نیکوکار تکالیف دنیوی اور ارتکاب معاصی آیندہ سے نجات پاتے ہین اور بسبب اس تکلیف کے درجات اعلی پاتے ہین اور اشرار و فجار اپنے اعمال زشت کے سزا پاتے ہین اور یہہ تکالیف اونکے واسطے موجب تخفیف عذاب و تقلیل عقاب ہوجاتے ہین ایام ابتلا مین ارتکاب کثرت معصیت سے باز رہتے ہین اور محل کلام یہہ ہے کہ خالق رحیم صانع حکیم یہہ سب امور بحسب مصلحت

حال بنی آدم اور مناسب احوال عالم امضا فرماتا ہے جسکی مصلحت سے انسان
ناواقف اور اسرار حکمت سے غیر عارف ہے بدینوجہ اوسکو مکروہ و ناگوار و نازیبا
و ناسزاوار سمجھتا ہے چنانچہ اگر ہوائے سخت کسی درخت عظیم کو گرا دیتی ہے تو
آدمی اوسکو باعث ضرر یا سبب ظاہر اوسکو شر تصور کرتا ہے لیکن جسوقت
کہ چوب درخت امور ضروری مین صرف کیجاتی ہے یا تخت و کرسی و دروازہ
و صندوق وغیرہ مین مستعمل کیجاتی ہے تو فوائد عدیدہ منافع پسندیدہ ظاہر
ہوتے ہین اسیطرح سے حکیم عادل جو آفات و عاہات ناگہانی ابدان انسانی پر
نازل فرماتا ہے عین مصلحت و صواب اور کمال حکمت جناب رب الارباب سے ہے
اگر یہہ کہا جاوے کہ یہہ مفاسد لاحق انسان نہوتے تو کیا مضرت ہوتی جواب
اوسکا یہہ ہے کہ ایک ضرر صریح یہہ ہے کہ باوصف خوف حوادث و آفات زمان اور
اندیشۂ امراض و اسقام ابدان کے کسقدر غفلت و تظلم و تمرد اور کسقدر طغیان
تحسد و تعاند و تحقد پیدا ہے اگر آفات و بلیات سے بالکل اطمینان اور عوارض
و امراض جسمانی سے امن و امان کا بالکل ایقان و اذعان ہوتا تو کسقدر فتنہ
و فساد و فراوان ظلم و عناد بے پایان آشکار و نمایان ہوتا فراغت و اطمینان
کے ساتھہ بدکاری امن و امان کے ساتھہ گناہگاری کیجاتی نیکوکارون مین
کبھی توفیق طاعت گذاری یا توجہ نیکوکاری یا ہمت پرہیزگاری نہ پائی جاتی
چنانچہ ظاہر و آشکار ہے کہ بحالت ثروت و استطاعت ایام راحت و نعمت
مین اکثر افراد انسانی بہ اسباب ملاعب و ملاہی مرتکب محرمات و مناہی شاغل
جرائم و عصیان [illegible] بظلم و طغیان رہا کرتے ہین اور ہرگاہ کوئی حادثۂ عظیم یا واقعۂ الیم

یا خطرۂ جسیم نازل ہوتا ہے تو ارتکاب معصیت سے پرہیز اور ظلم و جور سے گریز کرکے ذہن
عبادت وطاعات کی طرف میلان ہوتا ہی اور دل اونکا معصیت وغفلت سو متنبہ
و پشیمان ہوتا ہی پس اگر یہہ حوادث نازل نہوتے تو طغیان وعصیان کو حد سے
زیادہ تجاوز ہو جاتا اور اونکے اجساد ناپاک سی زمین کا پاک کرنا لازم ہوتا جسطرح سے
امم سابقہ کیواسطے بسبب وفور معاصی و آثام اور شیوع رجس و ازلام کے بذریعہ
عقوبت ہای طوفانی یا موت ہای ناگہانی یا نزول دیگر آفات آسمانی اونکا ہلاک کرنا
لازم اور سطح زمین کا اونکے اجساد ناپاک سے پاک کرنا متحتم ہوا۔

اسرار حکمت ۱۰ در بیان مصالح موت و فنا

بعض ملاحدہ کہتے ہین کہ اگر دنیا مین کوئی شخص نہ مرتا نہ کسی بلا مین مبتلا ہوتا تو بہتر تھا
لیکن یہہ گمان ضعیف توہم سخیف محض خطا و فضول نامربوط و نامعقول ہی اسواسطے
کہ جو شخص پیدا ہو چکا یا آیندہ پیدا ہوگا ہمیشہ زندہ و برقرار رہتا تو سطح زمین پر کوئی
گنجائش اور کہین جای قیام و آسائش باقی نہ رہتے نہ زراعات و نباتات و
عمارات کیواسطے گنجایش ہوتی خیال کر کہ اسوقت ہر شخص کو فنا و زوال کا یقین ہے
اور موت و ارتحال اوسکے ذہن نشین ہی لیکن باوصف اسکے مزارع و مساکن قلیل
کیواسطے کسقدر دل آزار و عزیت آزاری کسقدر قتل و خونخواری اور کسقدر
بندگان خدا پر ظلم و ستمگاری کرتا ہے پس اگر انسان پیدا ہوتا اور ناپید نہوتا
تو کسقدر حرص و طمع دولت یا بخل و خست یا شرارت و شقاوت یا ظلم و بدعت اختیار
کرتا نہ کسی حال پر قناعت کرتا نہ کوئی چیز کسیکو عنایت کرتا نہ کبھی رنج و ملالت یا زحمت
واذیت کو فراموش کرتا کیونکہ موت و فنا کے یادگاری سب رنج و آلام سے تسلی دیتی ہے

اور اوس درد دلگداز کے تذکاری سب دردون سے تسلی دیتی ہے اور جسقدر
دنیامین مقام اور اس سراے بیوفامین زیادہ تر قیام ہوتا ہے اوسقدر انسان
کو امور دنیا سے بشقت بال سوانح دنیا سے رنج و ملال لاحق حال ہوتا ہے یہانتک کہ اوسکو
اپنا جینا وبال ہوجاتا ہے چنانچہ اکثر کبیر السن طویل العمر اپنی زندگانی سے دلتنگ و
پریشان اور موت و فنا کے خواہان ہوتے ہین اگر کہا جاوے کہ دنیامین رنج و مصیبت
تکلیف و زحمت نہوتے تو آرزوی مرگ و رحلت نہوتے تو جواب اسکا سابقًا کہا گیا
کہ اگر ایسا نہوتا تو باعث طغیان و فساد اور موجب مضرت معاش و معاد ہوتا اور اگر
کہا جاوے کہ توالد و تناسل برطرف ہوجاتا تو ضیق مکانات و مساکن و نزاعات
نہوتا جواب اوسکا یہہ ہی کہ جو خلائق کہ پیدا ہونی آتی تہی اور قابلیت وجود
رکہتی تہی وہ اس خلعت حیات نفسیہ اور نعمت و لذات دنیاویہ اور مثوبات
عقباویہ سے محروم ہوجاتے اور یہہ نعمات موجودہ صرف اوسی جماعت مخلوقہ کے نسبت
مخصوص ہوجاتی جو پیدا ہوچکی تہی اور فیضان رحمت و نعمت جناب فیاض علی الاطلاق
کو چاہیئے کہ بے بخل و ضنت تمام موجودات پر عام اور جملہ مخلوقات پر تام ہو نہ یہہ کہ جو
مخلوقات کہ استعداد وجود و قابلیت شہود رکہتے ہین اوسکے فیض عام اور جود تام
سے محروم و ناکام رہے اگر کہا جاوے کہ سب افراد انسان جو پیدا ہوچکے ہیں اور جو انقراض
عالم تک پیدا ہونگے دفعۃً واحدۃً پیدا ہوجاتے اور کبہی ناپید نہوتے تو جواب یہہ
ہی کہ وہی مفاسد ضیق مساکن و معائش و آسایش اور کثرت ارتکاب قبائح
و فواحش ظاہر ہوتی جیسا کہ سابقًا بیان ہوا اور علاوہ اوسکے قطع توالد و تناسل
مین جو فوائد معاشرہ و مباشرت و تسلسل انتساب و قرابت اور طریقہ ازدواج و حقوق

زوجیت اور عزیز داری و خویشی کے موانست و صلۂ ارحام کی رعایت اور ایک دوسرے
سے اعانت و معاونت ہوتی ہے سب برطرف ہو جاتی تربیت اطفال اور محبت
اطفال اور موانست اطفال اور حقوق والدین اور حقوق زوجین سب مفقود
ہو جاتے اس سبیل ثوابہای آخرت یا موانست و مجالست و موالفت و موافقت جو
بسبب خویشی و قرابت کے حاصل ہوتی ہے سب مسدود ہو جاتی پس یہہ سب امور
مذکور دلیل واضح اور برہان قاطع ہین اس بات پر کہ جو خلاف تقدیرات آسمانی
تدبیرات ربانی خیال کرتا ہے وہ محض نادانی اور جہالت نفسانی اور وسوسہ
شیطانی سے خیال کرتا ہے۔

اسرار حکمت ۲۰ اور بیان نعمت و آسائش عاصیان و زحمت صالحان

کبھی یہہ گمان ہوتا ہے کہ دنیا کا مدار ظلم و فساد پر نظر آتا ہے صاحبان قوت و اقتدار
ضعیفان دلفگار پر ظلم و جفا کرتے ہین مال و متاع اونکا غصب کر لیتے ہین یا یہ و ننگ و عزت
اونکا پامال کر دیتے ہین صالحان نیک کردار مبتلائے فقر و آزار رہتے ہین فاسقان
بدکار کفار و فجار عافیت ہای بسیار و نعمت ہای بیشمار مین بسر کرتی ہین بدکارون کو سزا نہین
ملتی نیک کردارون کو فوراً جزا نہین ملتی اگر کوئی مدبر عالم ہوتا تو چاہیے تہا کہ صالحون کو
دولت فراوان دیوے ظالمون کو روزی سے محروم کر دیوے اقویا کو ظلم ضعفا سے باز رکہے
جو شخص معصیت کرے اوسپر فوراً عقوبت نازل کرے جواب باصواب اوسکا یہہ ہے
کہ اگر ایسا ہوتا تو کوئی فضیلت انسان کو حیوان پر نہوتی کیونکہ انسان کو ہر کام و ہر
امر مین ارادہ و اختیار دیا گیا ہے تاکہ تحصیل رضای کریم کارساز اور تعمیل احکام
خدای بندہ نواز بارادہ و اختیار کرین اور مثوبات اخرویہ و سعادت عقبا و یہ کا اعتقاد

و ابرار ہین اور اس ذریعہ سے طاعات الٰہی اور امتثال اوامر و نواہی شریعت رسالت
پناہی بجا لاوین اگر ایسا ہوتا تو مثل بہائم و وحوش کے بخوف عصا و تازیانہ یا بطمع علف
و دانہ کام کرتے اور کوئی شخص بطمع ثواب یا خوف عذاب عبادت نکرتا بلکہ مثل بہائم
کے مدار عمل کا نفع و ضرر عاجل پر ہوتا ثواب و عقاب آجل سے غافل ہوتا ہر صالح
واسطے وسعت دولت کے کار خیر کرتا اور ہر شخص بسبب خوف نزول عقوبت کے معصیت
سے پرہیز کرتا پس لائق مدح و ستایش دنیوی یا قابل ثواب و نعمت اخروی کیونکر ہوتا
علاوہ اسکے یہہ کلیہ نہین ہے کہ ہمیشہ نعمت و راحت مخصوص فساق و فجار اور محنت
و کلفت مخصوص ابرار و نیکوکار ہووے جس سے ابرار اپنی نیکوکاری سے بیزاری
اختیار کرین اور فساق اپنی بدکاری پر اصرار کرین بلکہ کبھی صالحین کو رفاہ و نعمت
فراوان ملتی ہے اور کبھی طالعین پر عقوبت فوری نازل ہوتی ہے چنانچہ عز جبار
اور فرعون نابکار و دیگر ظلام اشرار کو غرق سے ہلاک کیا و بخت نصر کو مسخ کر دیا و ابلیس کو
قتل کیا اور اسیطرح سے بعضون کو باد صرصر سے بعضون کو وبا و طاعون سے و بعضون
کو زلازل و خسوف زمین سے ہلاک کیا اور کبھی سزای فساق و فجار یا جزاے صلحای
نیکوکار کو موقوف بدار القرار فرماتا ہے پس یہہ امر مخالف حکمت و تدبیر اور منافی
عدل و تقدیر جناب ایزد قدیر نہین ہے اسواسطے کہ بادشاہان دنیا کبھی بعض
نافرمانون کا انتقام یا فرمانبردارون کا انعام بعد مرور ایام فرماتے ہین اور کبھی
فی الفور اوسکا انتظام کرتے ہین پس یہہ امر خلاف تدبیرات شاہانہ اور تدارکات
خسروانہ اور انتظامات عاقلانہ نہین سمجھا جاتا۔

اسرار حکمت ۱۱۲ اور بیان حسن انتظام عالم

ہرگاہ دلائل واضحہ و براہین لائحہ سے ظاہر ہوا کہ خالق مخلوقات صانع مصنوعات
خالق برحق حکیم مطلق ہی تو ایقان و اذعان اس امر کا کرنا لازم ہی کہ جو کچھہ انتظام عالم
موجود نمایان و مشہود ہے اوسمین حکمت ہاے نامحدود مصلحت ہای نامعدود ہے
انتظام کائنات بہمہ وجوہ تعریف کے لائق اور حکمت و مصلحت کے موافق ہی ہر چیز
مین حکمت ہاے گوناگون مشحون اور ہر چیز مین فوائد و مصلحت از حد افزون نمایان
و مکنون ہین اسواسطے کہ تین حال سے خالی نہین ہے ١ یا یہہ کہ خالق کردگار عاجز
و ناچار ہے جسکو افعال خیر و مصلحت کرنا دشوار ہے ٢ یا یہہ کہ خالق عالم جاہل ہی جو طریقہ
تدبیرات و انتظامات سی غافل ہے ٣ یا یہہ کہ جناب احدیت صاحب شر و دنائت ہے جسکو
افاضۂ خیر و صلاح مین بخل و خست ہی لیکن یہہ تینون امور جناب ایزد متعال مین بہمہ
وجوہ محال ہین کیونکہ جسنے خلقت ارضین و سموات ایجاد انسان و حیوانات و انواع
نباتات و جمادات کو باین کثرت و عظمت باین وسعت و فسحت ارزانی فرمایا وہ عاجز نہین
ہوسکتا اسیواسطے اوسکو قادر علی الاطلاق کہتے ہین اور جسنے یہہ انتظامات عالم علوی و سفلی
اور تدبیرات موجودات ارضی و سماوی آشکار فرمائی ہین وہ جاہل نہین ہوسکتا
اسیواسطے اوسکو عالم علی الاطلاق کہتے ہین اور جسنے یہہ نعمتہاے فراوان اور لذتہاے بے پایان عطا فرمائی ہین وہ
شرارت و خست سی منسوب نہین ہوسکتا اسیواسطے اوسکو فیاض علی الاطلاق
کہتے ہین پس جو کچھہ کہ اوسنے حسن تدبیر و حسن تقدیر سے انتظام عالم فرمایا ہی عین حکمت
و صواب اور لائق مدح و ستائش بیحساب ہی اگرچہ عقل انسانی اوسکے ادراک حکمت
سے قاصر اور دیدہ انسانی اوسکے مشاہدہ اسرار سے قاصر ہے چنانچہ جبتک کہ خاص و
عام تدابیر ملوک و حکام اور اسرار انتظام و انصرام مہام سی ناواقف ہوتے ہین بالضرورۃ متحیر و

متاثر ومتحسر ہوکر حسن تدبیر سے انحراف کرتے ہین لیکن جسوقت کہ مصالح وفوائد سے
آگاہ ہوجاتے ہین تو اوسکی حسن تدبیر کا اعتراف کرتے ہین پس اسیطرح سے افعال
حضرت ذوالجلال والکمال کا قیاس کرنا چاہیے کہ سراسر حکمت وصواب سے مالامال ہین
اور دلیل واضح تر یہہ ہے کہ اگر ایک دوا کو دو مرتبہ یا تین مرتبہ استعمال کرین اور
اوس سے اثر حرارت یا برودت مشاہدہ کرین تو حکم کرتے ہین کہ یہہ دوا حار ہے یا بارد
ہے پس ہرگاہ موجودات عالم مین حکمت ہاے گوناگون ومنفعت ہاے ازحد افزون
ہر روز مشاہدہ کرتے ہین جسکا عشر عشیر ادراک نہین کرسکتے تو کسواسطے یہہ کافران جاہل
تدبیر صانع کے قایل نہین ہوتے۔ اگر بفرض محال بعض موجودات عالم کے حکمت
مخفی وپنہان ہو اور بعض مصنوعات عالم کی حکمت ظاہر ونمایان ہو تو عاقل کو
لازم نہین ہے کہ بعض مخفی کے حکمت مہمل و باطل یا تدبیرات الہی ومصالح مخفی سے
اوسکو عاری وعاطل سمجہے کیونکہ جس بعض مین حکمت ومصلحت پائی گئی ہے وہ اس
امر کی دلیل کافی ہے کہ کوئی حکیم خبیر ودانا وبصیر مالک تدبیر وتقدیر ہے اور یہہ گمان
ہرگز نہین ہوسکتا کہ کوئی مدبر حکیم اور مقدر علیم نہین ہے حالانکہ جس چیز کو بنظر حیرت
دیکھا جاوے وہ چیز نہایت استقامت وکمال صنعت کے ساتہہ موجود اور اوسمین
سراسر حکمت ومنفعت مشہود ہے اور جو وضع واسلوب واسطے انتظام عالم کے
خیال کیا جاوے اس انتظام موجود سے بہتر ہونا محال ہوگا چنانچہ حکماے فلاسفہ نے
جو دعواے علم وحکمت کرتے ہین اسقدر حسن تدبیرات وحسن انتظامات عالم کا مشاہدہ
کیا تو صرف حسن انتظام وحسن تقدیر وحسن تدبیر کے نام پر قناعت نہ کی بلکہ نام اس
عالم کا زبان یونانی مین قوسموس یعنی زینت رکہا جس سے معلوم ہو کہ باتفاق حکما

وعقلا یہہ عالم زیب و زینت سے آراستہ اور ہر خس و خاشاک عیب و منقصت سے
پیراستہ ہے اس انتظام موجود سے بہتر ہونا محال اور اس مشہود سے کبہی بہتر
ہونا خام خیال ہے۔

اسرار حکمت ۴۔ بیان اسکا جس حکمت کو نہیں پہچانتے اوسکو خطا کہتے ہین
لائق تعجب ہے حال عامیان جاہل و ملحدان غافل کہ صناعت طب مین حکم بخطا نہین
کرتے باوصفیکہ خطاے طبیبان و معالجان مشاہدہ کرتے ہین اور انتظامات عالم
موجود مین حکم بخطا و اہمال کرتے ہین حالانکہ جناب حکیم علی الاطلاق سے کوئی خطا سہوا
نہین کرتے اور نہ کوئی چیز مہمل و فضول یا معیوب و نامقبول پاتے ہین بعض اشخاص
دعوے علم و حکمت کرتے ہین اور ہرگاہ کسی چیز کی اسرار حکمت اور آثار مصلحت ادراک
نہین کر سکتے تو فعل جناب رب العزت کی مذمت کرتے ہین چنانچہ مانی نقاش دعوی
علم اسرار حکمت کرتا تہا لیکن بعض اشیا کی حکمت نہ سمجہ سکتا تہا تو اوسکی خلق کو خطا اور
خالق کو جاہل تصور کرتا تہا تبارک اللہ الحلیم الکریم و سبحان اللہ العلی العظیم۔

اسرار حکمت ۵۔ بیان عدم امکان معرفت کنہ ذات باری سبحانہ

بعض ملحدین نافرجام جاحدین قیام قائل ہین کہ جو چیز حواس خمسہ سے دریافت نہو سکے یا عقل
انسانی جسکا ادراک نہو سکے وہ چیز بے اصل و بے اعتبار ہے اور چونکہ حق تعالی ادراک حواس
انسانی سے باہر و در عقل اوسکے ادراک سے قاصر ہے تو اقرار وجود اوسکا بیکار و ناسزا ہے
جواب باصواب اوسکا یہہ ہے کہ جیسے وہ مشہود کیواسطے ایک مرتبہ ادراک محدود ہے اور قابلیت
مشہود واسطے ادراک و شہود کے شرط ہے لیکن جو چیز کہ مرتبہ شہود مین نامحدود اور نہایت
رویت بہی مفقود اور [illegible] سماوات مین یا معدوم [illegible] وہ چیز ادراک نظر سے نامشہود ہے اور [illegible]

واسطے ادراک عقل انسان کے ایک حد و پایان ہے کہ زیادہ اوس سے ادراک کرنا
خارج از امکان ہی چنانچہ اگر کوی سنگ اوج ہوامین بلند نظر آوے تو یقین کیا جاویگا کہ
کسی شخص نے پھینکا ہے پس یہہ یقین براہ عقل و گیاست ہی نہ براہ مشاہدت و رویت
کیونکہ حکم عقلی یہہ ہے کہ سنگ خود بخود بلند نہین ہو سکتا پس یہان چشم اپنی ادراک
کی حد تک یعنے جہانتک مشاہدہ کرتی ہے اوسیقدر ادراک کرتے ہی زیادہ حد سی تجاوز
نہین کرتے اور عقل اپنی حد ادراک تک حکم کر سکتی ہی زیادہ تجاوز نہین کر سکتی اسیطرحسے
عقل کو معرفت خالق حکیم مین ایک ادراک معین ایک مرتبہ محدود ہی کہ زیادہ اوس سے
تجاوز نہین کر سکتے۔ چنانچہ ہر انسان جانتا ہی کہ اوسمین روح و جان ہی لیکن نہ دیکھتا ہی
نہ حواس خمسہ سے محسوس کرتا ہے نہ اوسکی حقیقت جانتا ہی اسیطرحسے بسبب عقل کے جانتا
کہ کوی صانع ہے جسنے پیدا کیا ہی لیکن کنہ ذات و صفات اوسکی نہین جان سکتا۔

اسرار حکمت ۹۶ در بیان سبب تکلیف معرفت جناب احدیت

اگر کہا جاوے کہ بندۂ ضعیف کو کسواسطے تکلیف دی کہ عقل لطیف سی اوسکی معرفت
حاصل کرے حالانکہ عقل اوسکے ادراک حقیقت سے قاصر اور حواس اوسکے احساس سے
خاسر ہے جواب اوسکا یہہ ہے کہ صرف اوسیقدر معرفت جناب اقدس آلہی واجب ہی کہ جسقدر ہی
امکان سے ہے اور وہ اسیقدر ہے کہ اوسکی وجود فایض الجود کا ایقان اور اوسکی اوامر و نواہی
کے امتثال کا اذعان کرے نہ یہہ کہ اوسکے کنہ ذات یا حقیقت صفات کو پہچانے چنانچہ بادشاہ
رعیت کو یہہ تکلیف نہین کرتا کہ یہہ بات جانو کہ بادشاہ کا قد دراز ہے یا کوتاہ برنگ سفید ہے
یا برنگ سیاہ بلکہ اسیقدر تکلیف دیتا ہی کہ اوسکے بادشاہی اور وجود جہان پناہی کا ایقان
اور اوسکے فرمانبرداری کا اذعان کرین خیال کر کہ اگر کوی شخص آستان ایوان شاہی پر حاضر

ہو کر بادشاہ سے یہہ عرض کرے کہ میرے سامنے حاضر ہوتا کہ مین تجھکو دیکھکر خوب پہچان لون
ورنہ تیرے وجود کا یقین نکرونگا تیرے احکام کے اطاعت نکرونگا تو وہ شخص اس عرض بے ادبانہ
کلمات گستاخانہ پر لایق عقوبت شاہی مستحق غضب جہان پناہی ہوگا اسیطرحسے
اگر کوئی شخص کہے کہ ہم اطاعت جناب اقدس الٓہی نکرینگے جبتک کہ اوسکے کنہ ذات پاک یا حقیقت
صفات کا ادراک نکرینگے تو یہہ شخص بالضرور لایق عذاب جباری مستحق عقاب قہاری ہوگا

اسرار حکمت ۱۰۷ در بیان چگونگی معرفت صفات خالق موجودات

اگر کہا جاوے کہ ہم اوسکو جواد و کریم عزیز و حکیم رحمان و رحیم و دیگر صفات کے ساتھ کیون نام
لیتے ہین جبکہ ادراک حقیقت صفات سے بھی عاجز ہین جواب اوسکا یہہ ہے کہ یہہ سب صفات
اعتراری ہین نہ صفات احاطہ بذات اسواسطے کہ ہم یقین کرتے ہین کہ خداوند تعالی حکیم ہے
مگر کنہ حکمت اوسکی نہین جان سکتے اور حق تعالے قدیر ہے مگر کنہ قدرت اوسکی نہین
پہچان سکتے اسیطرحسے جملہ صفات کمالیہ کا اوسکے واسطے اقرار کرتے ہین لیکن کنہ و حقیقت
صفات نہین پہچان سکتے چنانچہ آسمان کو دیکھتے ہین اور اوسکے وجود کا یقین کرتے ہین لیکن
حقیقت جوہر آسمان نہین جانتے اور سمندر کو دیکھتے ہین مگر عمق یا طول و عرض یا ابتدا و
انتہا اوسکی نہین پہچانتے پس حقیقت ذات جناب اقدس الٓہی رفیع تر اور بالاتر ہے اس
بات سے کہ کسی مثال سے اوسکی تمثیل یا کسی چیز سے اوسکی تشبیہ دیجاوے لیکن عقل
انسانی بالضرور معرفت خالق صانع کی رہنمائی کرتی ہے اور جسقدر معرفت اوسکی
واجب ہے اوسیقدر رسائی کرتی ہے۔

اسرار حکمت ۱۰۸ اسباب اختلاف در ذات و صفات ایزد کائنات

اگر کہا جاوے کہ اوسکی معرفت ذات و صفات مین کسواسطے اختلاف کرتے ہین جواب اوسکا

یہہ ہی کہ شہباز بلند پرواز عقول انام اوسکے انگرۂ رفیع الیوان حقیقت تک پہنچنے سے
قاصر اور دیدۂ فکر و اوہام مشاہدہ سراد قات جلال و عظمت سے خاسر ہی ہر چند سمند سبک سیر
خیال میدان بے پایان معرفت مجد و جلال مین تگ و تاز کرے یا کرکس نگاہ دوربین اوسکے
اوج معرفت قدس و کمال مین پرواز کرے لیکن اوسکو ادراک کنہ ذات کا حصول یا حقیقت صفات تک
وصول نا ممکن ہی اسواسطے کہ اپنی اندازۂ ادراک اور مقدار احساس اور مرتبۂ ذات سے
تجاوز کرکے معرفت اوس چیز کی چاہتا ہی جو سب سے بالاتر و لطیف تر و پاک تر و شریف تر
ہی چنانچہ اکثر اشیا ذات جناب اقدس الٰہی سے پست تر ہین لیکن انسان اوسکے
ادراک سے متحیر اور اوسکے معرفت مین متفکر ہی منجملہ اوسکے ایک آفتاب عالمتاب ہی جسکی حقیقت
مین اختلاف اقوال ذوی الالباب ہی بعض فلاسفہ کہتے ہین کہ ایک فلک ہی جو آتش
سوزان سے لامع ہی اور اوسکے دہانہ ہی جس سے شعلۂ آتش ساطع ہی اور بعض کہتے ہین
کہ جرم تو والی بسیط ہی جو مثل ابر کی محیط ہے اور بعض کہتے ہین کہ آبگینہ ہی جو قبول
تربیت اس عالم کی کرتا ہی اور شعاع اپنی تمام عالم پر ڈالتا ہی اور بعض کہتے ہین کہ جسم
لطیف ہی کہ آب دریا سے منعقد اور اجزای لطیفہ سے منجمد ہوا ہے اور بعض کہتے ہین
کہ اجزای کثیرۂ آتش کا ارتفاع اور ایک جنس سے اجزای [illegible] کا اجتماع ہوا ہے
بعض کہتے ہین کہ جوہر بخبی ہی علاوہ عناصر اربعہ کے معدا اوسکے شکل آفتاب [illegible]
کیا ہی بعض کہتے ہین کہ وہ صفحۂ عریض ہی [illegible] کہتے ہین کہ [illegible] ہی اسیطرح اوسکے
مقدار مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ [illegible] کہتے ہین کہ کمتر از زمین ہی
بعضے کہتے ہین کہ ایک جزیرہ [illegible] سے [illegible] کہتے
کہ ایک سو ستر درجہ برابر زمین کے ہے پس اختلاف اقوال [illegible] آفتاب مین

دلیل ناطق ہے اس امر کے کہ اوسکی حقیقت سے کماہی کسیکو واقفیت و آگاہی
نہین ہوئی ہے اور اپنے اپنی گمان اور خیالات سی سخن پردازیان و بلند پروازیان
کرتے ہین حالانکہ چشم ظاہر سے اوسکو مشاہدہ کرتے ہین لیکن اوسکے ادراک حقیقت سے
مجبور و دریافت اصلیت سی معذور ہین پس کیونکر ادراک حقیقت ذات وکنہ صفات
خالق کائنات کر سکتے ہین جو حواس چشم و گوش ادراک عقل و ہوش سی نہایت دور ہے
مترجم کہتا ہی کہ حکماء متاخرین نے ماہیت آفتاب مین اقوال متقدمین سی بھی اختلاف
کیا ہے چنانچہ کہتے ہین کہ کوئی دوسرا جوہر ہے علاوہ عناصر اربعہ کے بشکل کروی
اور مقدار اوسکے ایک سو چہ درجہ برابر زمین ہی اور حکماے فرنگ کہتے ہین کہ ہر ایک
کوکب ایک کرہ ہی جسمین ایک عالم مثل دنیا کے آباد ہے غرض ہر شخص ایک قول
جدید اپنی نادانی سے تجویز و تشخیص کرتا ہے اور رجما بالغیب اپنی اپنی رای سے ایک
امر تازہ ہین وتخصیص کرتا ہی والعلم عند اللہ۔

اسرار حکمت ۹۔ در بیان مخفی بودن جناب احدیت از خلق

اگر کہا جاوے کہ جناب خالق کائنات ادراک و احساس مخلوقات سے کسواسطے
پنہان ہوا جواب اوسکا یہ ہی کہ ذات اقدس ربانی دیدۂ عقل و ہوش انسانی
سی اسطرحسے پوشیدگی و پنہان نہین ہے جسطرحسے سلاطین و حکام دیدۂ خاص
و عام مشاہدۂ انام سے پس پردہ و حجاب یا ذریعہ تستر و نقاب کے مخفی و مستور
ہوتے ہین بلکہ اسوجہ سے ذات اوسکی مخفی و مستور ہے کہ ذات مقدس جناب
صمدیت احساس حواس سے ارفع و اعلا و ادراک عقل و وہم سے الطف و اخفا
ہی چنانچہ نفس ناطقہ انسانی ایک مخلوق یزدانی منجملہ مخلوقات ربانی ہی اور اوسکے

وجود کو سب یقین کرتے ہین لیکن اوسکے ادراک حقیقت سی معذور معرفت ذات سی
مجبور ہین اگر کہا جاوے کہ حق تعالے کسواسطے ادراک واوہام سے عالی اور حس
انام سی مخفی ہے جواب اوسکا یہہ ہے کہ جو چیز خالق جملہ کائنات صانع تمامی مصنوعات
ہو لازم ہے کہ ذات وصفات اوسکی سب سے مباین ومغایر اور حقیقت اوسکی سب
سے مقدس ورفیع تر ہو اگر کہا جاوے کہ معنے لطیف کیا ہین جواب اوسکا یہہ ہے
کہ جس چیز کے معرفت حاصل کرتے ہین اوسکی معرفت مین چار سوال کرسکتے ہین
اول یہہ کہ موجود ہے یا نہین دوم یہہ کہ حقیقت وماہیت ذات کیا ہی سوم یہہ کہ
کیفیت صفات کیا ہے چہارم یہہ کہ علت وغایت وجود کیا ہے۔ لیکن یہہ حالات
ووجوہات ذات خالق موجودات مین نہین جان سکتے بجز اسکے کہ اوسکے وجود کا اذعان
اور اوسکے صفات کا بالاجمال ایقان کرسکتے ہین لیکن کنہ ذات یا کنہ صفات خالق
ذو الجلال پہچاننا محال ہے اسواسطے کہ حق تعالے ہر چیز کی علت ہی اور اوسکی کچہہ
علت نہین ہے کیونکہ علت وغایت اوس چیز مین ہوتی ہے جو معلول کسی علت
کا ہو حالانکہ وہ معلول کسی علت کا نہین ہے اور علم انسانی اسیقدر کافی ہے کہ
وجود فایض الجود اوسکا بالیقین جانے نہ یہہ کہ اوسکے کنہ ذات وصفات کو بہی پہچانے
چنانچہ علم وجود نفس ناطقہ مستلزم اسکا نہین ہے کہ اوسکی حقیقت وماہیت کو
بہی جانے بلکہ تصدیق وجود اوسکا بوجہ من الوجوہ کافی ہے اسیطرح سے امور روحانیہ
لطیفہ کو ہم جانتے ہین کہ موجود ہین لیکن حقیقت اوسکی نہین جانتے ہین اگر کہا جاوے
کہ یہان قصور علم وعجز عقل اسقدر بیان ہوا کہ گویا حق تعالے بہمہ وجوہ مخفی وپنہان
و علم ومعرفت حق تعالے خارج از امکان ہے جواب اوسکا یہہ ہے کہ معرفت کنہ

ذات و صفات اوسکی مخفی تر ہے لیکن وجود اوسکا سب چیز سے قریب تر اور قدرت اوسکی سب چیز سے واضح تر اور دلائل و براہین سے موجود ہونا اوسکا روشن تر و لائح تر ہی پس ایک جہت سے حق تعالے اسطرح سے ظاہر و عیان ہے کہ کسی پر مخفی و مستور نہین اور ایک جہت سے اسطرح غامض و پنہان ہی کہ کسی کو معرفت اوسکی حاصل نہین چنانچہ حال عقل بہی اسیطرح ہی کہ ذات عقل مخفی و پنہان ہے اور وجود عقل ظاہر و نمایان ہے

اسرار حکمت ۱۱ در بیان افعال طبیعت و فرق از افعال جناب احدیت

اصحاب طبیعت و ارباب حکمت جنکو طبیعین کہتے ہین اس امر کے قائل ہین کہ طبیعت کوئی کام بیفائدہ نہین کرتی اور ہر چیز کو کوشش کرکے اوسکی منتہائی کمال کو پہچاتی ہے جواب اوسکا یہہ ہی کہ طبیعت کو کسنے یہہ ارادہ و شعور دیا کہ جس بلطفے بحکمت کاملہ ہر شے کو بحد کمال پہچایا اور کسنے واقفیت حقایق اشیا عنایت کی جس سے ہر شے کی حد قابلیت سے تجاوز نہ کیا اور ایسا علم و حکمت دیا کہ جسکے ادراک سے فکر ہاے عقلا اور عقل ہای کملا کو قصور اور علم ہاے علما اور فراست ہاے حکما کو فتور ہے پس اگر طبیعت کو ایسا ادراک و شعور حاصل ہے جو عقول انام سے ارفع اور افہام واوہام ذوی الافہام سی اوسع ہے تو اقرار کرنا لازم ہوا اوس امر کا کہ جسکا انکار تہا اور انکار کرنا متحتم ہوا اوس امر کا کہ جسکا اقرار تہا یعنے وجود مدبر حکیم صانع علیم سے انکار تہا مگر اوسکا اقرار کرنا لازم ہو گیا اور وجود موجودات و شہود مصنوعات کا خود بخود موجود ہونا با نظم و نسق بے ارادہ و تدبیر کے مشہود ہونا اقرار کیا تہا اب اوس سے انکار کرنا متحتم ہو گیا — اب صرف اسقدر فرق باقی رہا کہ ہم اوسکو صانع علیم خالق حکیم کہتے ہین اور وہ لوگ اوسکو طبیعت کہتے ہین لیکن اگر طبیعت کو ذی ارادہ و شعور سمجہتے ہین جسطرح سے کہ ہم سمجہتے ہین تو یہہ امر بالکل خلاف

قیاس ہو کیونکہ ایسے افعال پر از حکمت ہاے گوناگون جانب طبیعت بے شعور منسوب کرنا محض باطل و نامقبول ہو اور ایسے صانع بدلیعت مشحون کا جانب بیوقوف منسوب کرنا بالکل نامقبول و نامعقول ہے چنانچہ ہر ذرہ ذرات ممکنات سے و ہر موجود موجودات کائنات سے باواز بلند ندا کرتا ہے کہ ہمارا کوئی صانع حکیم خالق علیم قادر مطلق مدبر برحق ہے

اسرار حکمت ۱۱۱ در بیان اتفاق در ایجاد خلق

بعض حکما قائل ہین کہ عمد و تدبیر با حکمت و تقدیر اس خلق و ایجاد مین نہین ہو بلکہ محض برسبیل اتفاق ایجاد خلق ہوتی ہے اور دلیل اوسکی یہہ ہے کہ کبھی برخلاف مجراے عادت کے مولود پیدا ہوتا ہے ایک عضو زاید ہوتا ہے یا ناقص ہوتا ہے یا قبیح و بدطلعت پیدا ہوتا ہے اگر کوئی مدبر حکیم ہوتا تو ایسا نہوتا لیکن ارسطاطالیس حکیم نے اس قول کو رد کیا ہے اسطرحسے کہ اگر بسبب عوارض رحم کے نقصان خلقت مولود ہو تو یہہ نہین کہا جاسکتا کہ کوئی مدبر حکیم نہین ہے بلکہ ہرگاہ تمامی امور ممکنات قانون حکمت اور قواعدہ صنعت کے ساتھہ بروفق مصلحت مشہود ہین تو یقین ہوتا ہے کہ یہان بعض عوارض و امراض کے باعث ایسا ہوا ہے خیال کراے مفضل کہ اصناف حیوان یا انسان ایک نہج اور ایک مثل پر پیدا ہوتے ہین دو ہاتھہ دو پاؤن یا انگشتان یا دیگر اعضا اوسی طور سے ہوتے ہین جو حضرت باری نے اوس صنف کیواسطے مقدر یا مقرر فرمائے ہین لیکن بعض اوقات برخلاف اوسکے ظاہر ہونا دلالت کرتا ہو اس امر پر کہ کوئی نقص یا علت رحم مادر یا نطفہ مین ہے جس سے نقص مولود ہوا چنانچہ بلا تشبیہ کوئی دستکار فہیم کبھی ہنر نمائی کرتا ہے ساتھہ کثرت صنایع عجیبہ و بدایع غریبہ کو بنایا ہو اور بسبب نقص آلات یا ادوات یا مادہ کے اوس ہنر مین نقص پایا جاوے تو یہہ گمان نہین ہوسکتا

کہ وہ صاحب علت وتدبیر یا صاحب ارادہ وتقدیر یا عالم وحلیم وخبیر نہین ہے اگر کہا جاوے
کہ خدا قادر وحکیم کامل ہے کہ اوس علت رحم وفساد مادر کو زائل کردے تاکہ منو ونو دمستوی
الخلقت کا وجود ہو جواب اوسکا یہہ ہی کہ اسواسطے ایسا نہ کیا کہ لوگ اس امر کا گمان نکرین
کہ ہمیشہ ایک حالت وایک حیثیت پر بہ قتضای طبیعت خلقت ہوتی ہے اور بجز اس صورت
خاص کے دوسری صورت پر ایجاد خلقت نہین ہوسکتی بلکہ حق تعالے قادر وحکیم ہے
کبھی مرض دیتا ہے کبھی شفا دیتا ہے کبھی اسطرح پیدا کرتا ہے کبھی اوس طرح پیدا
کرتا ہی قدرت اوسکی باکمال اور حکمت اوسکی لایزال ہی تمامی خلائق اوسکی رحمت
وقدرت وحکمت کی محتاج بالذات اور وہ ہر شے سے مستغنی بالذات والصفات ہی صاحب
قدس وجبروت مالک الملک والملکوت ہی فتبارک اللہ احسن الخالقین وتعالی اللہ الملک الحق المبین

خاتمہ

ای مفضل اب تو حمد وسپاس جناب احدیت اور ستائش بارگاہ صمدیت کو اور شکر
نعمت ہاے بلانہایت جناب رب العزت کر اور اوسکے انبیای کرام واولیای عظام
کے اطاعت کر اور جو کچھہ ہمنے مضامین ہدایت وارشاد اور حالات عالم کون وفساد اور
کیفیات خلق وایجاد اور طریقہ معرفت حضرت رب العباد بیان فرمایا اوسکو یاد کر کہ
وہ دلائل حقہ وشواہد صادقہ شموع انوار ہدایت ولموع تجلیات بصارت ہین مفضل
نے عرض کی کہ اے مولا اسے دو جہان آقای انس وجان سبکا یاد رکھنا دشوار ہی
پس حضرت امام علیہ السلام نے دست مبارک سینہ مفضل پر رکھکر فرمایا کہ حکم خدا
سے یاد رکھنا اور اس حدیث شریف کو فراموش نکرنا پس فورًا ایک غش طاری ہوا

اور مفضل کچھ دیر تک بیہوش ہوگیا جب ہوش آیا حضرت امام عالیمقام نے ارشاد فرمایا کہ تیرا کیا حال ہی مفضل نے عرض کیا کہ حضرت کی دستیاری اور یمن مددگاری سے مجکو اسطرحسے یادگاری ہے کہ گویا لوح خاطر پر مسطور اور صفحہ کف دست پر تحریر یہی حضرت کا شکریہ ادا کرتا ہون اور اپنی جان و دل کو آپ پر فدا کرتا ہون حضرت نے فرمایا کہ اس نعمت عظیم اور دولت جسیم سے مسرور الحال اور ہر وسوسہ شیطانی سے فارغ البال ہو۔ اور اطمینان رکھہ کہ عنقریب ہم القا کرین گے علم عوالم ملکوت اور کوائف عوالم جبروت اور حالات آسمان و زمین اور جو کچھہ کہ حق تعالے نے آسمانون مین یا زمینون مین یا درمیان اونکے پیدا فرمایا ہی اور ہم بیان کرینگے تجہسے عجائب مخلوقات و غرائب اصناف ملیکہ ارض و سموات اور حالات صفوف و مقامات تا مقام سدرۃ المنتہی اور بیان کرین گے احوال تمامی احوال عالم جنیان و انسیان و حالات طبقات زمین و ماتحت الثرے چنانچہ جو کچھہ ہمنے بیان کیا ہی وہ ایک جزو مختصر و قلیل ہے مقابل اوس بیان عمدہ و جمیل بتیان بسیط و طویل کے پس اب تو رخصت ہو اور ہمیشہ حفظ و حمایت جناب احدیت سی ممتاز اور ہماری محبت و [illegible] و مصاحبت سی سرفراز رہی گا اور تو ہمارے نزدیک بلند مرتبہ و ذی وقار رہے گا ہر مومن تیرا طلبگار و دوستدار اور جان و دل سے تشنہ زلال دیدار رہیگا مفضل کہتا ہی کہ مینے بکمال ابتہاج و انبساط مراجعت اور نہایت سرور و نشاط کے ساتھہ معاودت کی

تمام ہوا خلاصہ حدیث مفضل کہ بہترین کحل الجواہر بصائر ارباب فوز و فلاح خوشترین ضیاء البصائر اعیان صدق و صلاح انوار نواظر منتظران نجات و نجاح ہی والحمد للہ اولا و آخرا و الصلوۃ والسلام علی سید الانام محمد و آلہ البررۃ الکرام

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
رسالہ
باہتمام ابوالحسنات قطب الدین احمد

بسم الله الرحمن الرحیم

صد پند سودمند لقمان حکیم برای تربیت فرزند پرورده ناز و نعیم

اوّل[۱] آنکه ای جان پدر خدای عز و جل را بشناس (۲) هرچه از پند و نصیحت گوئی نخست بران کار کن (۳) سخن باندازهٔ خویش گوی (۴) قدر مردم بدان (۵) حق همه کس ا

بشناس (۶) راز خود را نگاہدار (۷) یار را وقت
سختی بیازمای (۸) دوست را بسود و زیان
امتحان کن (۹) از مردم ابلہ و نادان بگریز
(۱۰) دوست زیرک و دانا گزین (۱۱) در کار خیر
جد و جہد نمای (۱۲) بر زنان اعتماد مکن (۱۳)
تدبیر با مردم مصلح و دانا کن (۱۴) سخن بحجت
گوی (۱۵) جوانی را غنیمت دان (۱۶) بہنگام
جوانی کار دو جہانی راست کن (۱۷) یاران و
دوستان را عزیز دار (۱۸) با دوست و دشمن ابرو

کشاده دار (۱۹) مادر و پدر را غنیمت دان (۲۰) استاد را بهترین پدر شمر (۲۱) خرج باندازهٔ دخل کن (۲۲) در همه کار میانه رو باش (۲۳) جوانمردی پیشه کن (۲۴) خدمت مهمان را بجا ادا کن (۲۵) در خانه که در آئی چشم و زبان نگاه دار (۲۶) جامه و تن پاکیزه دار (۲۷) با جماعت یار باش (۲۸) فرزند را علم و ادب بیاموز (۲۹) اگر ممکن باشد تیر انداختن و سواری بیاموز (۳۰) از کفش و موزه که پوشی ابتدا از پای راست کن و بدر آوردن از

پای چپ پاگیر (۳۱) با هر کس کار باندازهٔ او کن (۳۲)

بشب چون سخن گوئی آهسته و نرم گوی و بروز

چو گوئی بهر سو نگاه کن (۳۳) کم خوردن و خفتن و گفتن عادت

انداز (۳۴) از هر چه بخود نه پسندی بدیگران مپسند (۳۵)

کارها با دانش و تدبیر کن (۳۶) نا آموخته استادی

مکن (۳۷) با زن و کودک راز مگوی (۳۸) بر خیر کسان

دل منه (۳۹) از بد چشم وفا مدار (۴۰) بی اندیشه

در کار مشو (۴۱) ناکرده کرده مشمر (۴۲) کار امروز

بفردا میفگن (۴۳) با بزرگتر از خود مزاح مکن

(۴۴) با مردم بزرگ سخن دراز مگوی (۴۵) عوام الناس را
گستاخ مساز (۴۶) حاجتمند را نومید مکن
(۴۷) از جنگ گذشته یاد مکن (۴۸) خیر
کسان بخیر خود میامیز (۴۹) مال خود را بدوست
و دشمن خود منمای (۵۰) خویشاوندی از خویشان
مبر (۵۱) کسان را که نیک باشند بغیبت یاد مکن
(۵۲) بخود منگر (۵۳) جماعت که ایستاده باشد
تو نیز موافقت همه کن (۵۴) انگشتان بهمه
مگذران (۵۵) و پیش مردم خلال دندان مکن

(۵۶) آب دهن و بینی بآواز بلند مینداز (۵۷) در فاژه
دست بر دهن نه (۵۸) بر روی مردم کاهلی
مکش (۵۹) انگشت در بینی مکن (۶۰) سخن هزل
آمیخته مگوی (۶۱) مردم را پیش مردم خجل
مکن (۶۲) غمازی بچشم و ابرو مکن (۶۳) سخن گفته
دیگر بار مخواه (۶۴) از سخن که خنده آید حذر کن
(۶۵) ثنای خود و اهل خویش کسی مگوی
(۶۶) خود را چون زنان میارای (۶۷) هرگز بمراد
فرزندان مباش (۶۸) زبان نگهدار (۶۹) در وقت

سخن دست مجنبان (۷۰) حرمت همه کس را
پاسدار (۷۱) به بد آمد کسان همداستان مشو
(۷۲) مرده را به بدی یاد مکن که سودی ندارد
(۷۳) تا توانی جنگ و خصومت مساز (۷۴) قوت
آزمای مباش (۷۵) آزموده کس را جز
بصلاح کسان مبر (۷۶) نان خود بر سفرهٔ
دیگران مخور (۷۷) در کارها تعجیل مکن (۷۸) برای
دنیا خود را در رنج میفگن (۷۹) هر که خود را شناسد
او را بشناس (۸۰) در حالتِ غضب سخن فهمیده

گوی (۸۱) با آستین آب بینی پاک مکن (۸۲)

بوقت برآمدن آفتاب مخسپ (۸۳) پیش مردم

مخور (۸۴) از بزرگان براه پیش مرو (۸۵) در میان

سخن مردم میا (۸۶) پیش کس زانو منه (۸۷)

چپ و راست منگر بلکه نظر بسوی زمین دار

(۸۸) اگر توانی بر ستور برهنه سوار مشو (۸۹) پیش

مهمان بر کسی خشم مکن (۹۰) مهمان را کار مفرمای

(۹۱) با دیوانه دست سخن مگوی (۹۲) با غارغان

هم و باشان بر سر محله نشین (۹۳) بهر سود

وزیان آبروی خود مریز (۹۴) فضول و متکبر
مباش (۹۵) خصومت مردم بخویش مگیر
(۹۶) از جنگ و فتنه برکران باش (۹۷)
بی کاره و انگشتری و درم مباش (۹۸) مراعات
کن چندانکه خود را خوار نسازی (۹۹) فروتن
باش (۱۰۰) زندگانی کن بخدای تعالی
بصدق ‧ بنفس بقهر ‧ با خلق بانصاف
به بزرگان بخدمت ‧ بخردان بشفقت
بدرویشان بسخاوت ‧ بدوستان

یاران به نصیحت * بدشمنان بحلم * بجاهلان
بخاموشی * بعالمان بتواضع * باین طریق بسر بر
مال کسی طمع مکن * و چون پیش آید منع مکن
لیکن چون پیش آید جمع مکن * و گفت سه هزار کلمه
در نصیحت نوشته ام سه کلمه ازان گزیده ام
دو ازان یاد دار و یکی را فراموش گردان
یعنی خدا تعالی و مرگ را یاد دار و نیکی کرده فراموش
کن و نیز فرموده اند که خاموشی هفت خاصیت
دارد اول زینتیست بی پیرایه دوم هیبتیست بی سلطنت سوم عبادت

بمحنت حصاری بی دیوار بی نیازی بغدر
فراغ از کرام کاتبین از چشیدن غمہا بیت
بطبعم ہیچ مضمون بہ ز لب بستن نمی آید ؛ خموشی
معنیی دارد کہ در گفتن نمی آید فرد سینہ ہارا
خامشی گنجینۂ گوہر کند ؛ یاد دارم از صدف
این نکتۂ سربستہ را ؛ نقل ہست کہ از وی پرسیدند
معنی بلوغ چیست فرمود دو معنی دارد یکی آنکہ
از مرد منی بیرون آید دوم آنکہ مرد از منی برون آید

تمام شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسمک القدوس قدسی منی الٰہی این چہ فضلست
کہ با دوستان خود کردہ کہ ہر کہ ترا شناخت
ایشان را یافت + و ہر کہ ایشان را شناخت
ترا یافت + الٰہی اگر بدعا فرمان ست قلم
رفتہ را چہ درمانست + الٰہی نہ ظالمے کہ

گویم زنهار * و نه مرا بر تو حقی که گویم بیار * چون
باول بر داشتی باخر فرو مگذار یا غفار *
الهی پنداشتم که ترا شناختم اکنون آن
پنداشت را در آب انداختم * الهی اگر کار
بگفتارست بر سر همه تاجم * و اگر بکردارست
به پشه و مور محتاجم * الهی بیزارم از طاعتی
که مرا بعجب آرد * مبارک معصیتی که مرا بعذر
آرد الهی عاجز و سرگردانم * نه آنچه دارم
دانم و آنچه دانم دارم * الهی گناه در جنب

کرم تو نه بو نست زیراکه کرم تو قدیم گناه اکنو نست *

الٰهی اگر عبداللہ را بخواهی سوخت دوزخی
دیگر باید آلایش او را * و اگر بخواهی نواخت
بهشتی دیگر باید آسایش او را * الٰهی مکش
این چراغ افروخته را * و مسوز این دل سوخته را *
مدر این پرده دوخته را * و مران این بنده
آموخته را * الٰهی همه توئی یا هیچ در کار ما هیچ *
الٰهی اگر یکبار گوئی بنده من * از عرش
بگذرد خنده من * الٰهی از همه تو ترسند

و عبدالله از خود زیرا که از تو همه نیک آید و از
عبدالله همه بد + الهی گفتی کریمم امید
بر آنست چون کرم تو در میانست نومیدی
حرامست + الهی طاعت فرمودی و توفیق
باز داشتی + از معصیت منع کردی و بر آن
داشتی + ای دیر خشم زود داشتی + آخر مرا
در فراق بگذاشتی + الهی اگر امانت را نه اهلیم
آن روز که می نهادی میدانستی که چنینیم + الهی
همچو بیدی می لرزم که مبادا هیچ نیرزم + الهی

تا از مهر تو اثر آمد + دیگر مهرها بسر آمد + اے الٰهی

من کیم که ترا خواهم چون از قیمت خویش

آگاهم + بلا از دوست عطاست + از بلا نالیدن

خطاست + درویش آبش در چاه دارد و نان

در غیب + نه پندار در سر و نه زر در جیب +

گفت علیه السلام نوشیست همه زهر خاموشی زهریست

همه نوش + هرچه بزبان آید + بزبان آید +

فریاد از معرفت رسمی و عبارت عاریتی و عبادت

عادتی و حکمت تجربتی و حقیقت حکایتی + نفس

بت است و قبول خلق زنار جمله حقیقت را
گفتم بیکبار * محبت با محنت قرینست *
عاشق را یک بلا در پیش و دیگری در کمینست *
محبت در کوفت محنت جواب ادای من فدای
آنکه خویش را فرا آب داد * چنان نمای که
باشی * دست و پای عبدالله بجام بسته که با خام
نشسته * اگر شریعت خواهی اتباع و اگر حقیقت
خواهی انقطاع باقی همه صداع * درویشی
چیست خاکی بیخته و آبی بر وی ریخته نه کف پا

را ازو دردی و نه پشت پا را ازو گردی +
کار عنایت دارد نه طاعت + ابراهیم را
ازان چه که پدرش آزرست + آنجا که شناخت ست
نه عرش ست و نه کرسی + سخن جمله گفتم دگر
چه پرسی + وی رفت و باز نیاید + فردا اعتماد
را نشاید + وقت را غنیمت دان که بسی بر نیاید
که کسی را از ما یاد نیاید + در مذهب دوستی دعا
بجا ست + زیرا که حق داند که بنده بچه محتاج ست
قصهٔ دوستی این چرا درازست + ازانکه دوست

له یعنی [illegible] سپرده کردن بمقتضای دوستی است که برضا و عطای او [illegible] ۱۲

بی نیاز ست + انچه منصور گفت من گفتم
او آشکارا گفت من نهفتم + اگر یک کس از
دوستان او قبول کردی رستی + واگر یک
کس از دوستان او ترا قبول کرد پیوستی
هر که دانست که خالق در حق خلق بد نکرد از
غیبت برست + و هر که دانست که قسام قسمت
بد نکرد از حسد برست + طومار قسمت بیک خط ست
گفتار آدمی سقط ست + می پندارند
که دارند باش تا پرده بردارند + اگر حاضری

بانگی * واگر غافلی هزار سخن بدانگی * دوستی گزین

که هیچ ملول نشود * سلطانی گزین که هرگز معزول

نشود * کاشکے عبدالله خاک شدی تا نامش از

دفتر وجود پاک شدی * این کار نه بزورست

وبزرگی این کار بخدمت ست وبزرگی * بلا

نیکو بود زیرا که درمیان بلا او بود * هر سر که در

سجود نیست سفچه ایست * و هر دست که در وجود نیست

کفچه ایست * دوست را از در بیرون کنند از

دل بیرون نکنند * این کار بدل آگاه ست

نه بدستار و کلاه است + سگ گزنده در مزبله
افگنده به که صوفی پراگنده + از عارف
نشان در جهان نیست + زبان که از معرفت
نشان دهد در جهان نیست + سبحان الله
روزی بدین روشنی بینده نه + و کاری
بدین نیکوئی پذیرنده نه + عارف را از کار
منکر چه باک + نه دریا بدهانِ سگ پلید نه سگ
بهفت دریا پاک + اگر داری مگوی + و اگر نداری
دروغ مگوی + و اگر داری مفروش و اگر نداری

مخروش + الهی اگر همهٔ عالم باد گیرد چراغ
مقبلان کشته نشود + و اگر همه عالم آب گیرد
داغ مدبر شسته نشود + بوجهل از کعبه می‌آید
ابراهیم از بتخانه + کار عنایت است و آن
دیگر همه بهانه + انکار مکن که انکار شوم است + انکار
کننده ازین کار محروم است + ظلم اگرچه بسیار
بود برآید + ظالم اگرچه جبار بود بسر درآید +
اگر بر روی آب روی خسی باشی + و اگر بر هوا پری مگسی
باشی + دل بدست آر تا کسی باشی + بگو و سکے

پستی + بجوانی مستی + به پیری سستی + خدای را

کی پرستی + حقیقت دریاست شریعت

کشتی + از دریا بی کشتی چون گذشتی +

نماز بسیار گزاردن کار پیرزنان ست +

روزه بسیار داشتن صرفهٔ نان ست + حج

گزاردن تماشا کردن جهان ست +

دل بدست آوردن کار جوانمردان ست +

جوانمرد چون دریاست بخیل چون جوی +

پس گر از دریا جوئی نه از جوی + تصرف

در تصوف کافری ست ✤ خرسندی بی ہمتی ست ✤

خوش خوئی سلیمی ست ✤ نیاز نوحہ گریست ✤

ناز مشاطہ گریست ✤ شاہد بازی باغیر

حق انبازی ست ✤ این ہمہ کہ گفتم

نشان مستی ست ✤ و دلیل خود پرستیست ✤

اصل توحید ازین ہمہ بریست ✤ تمامی این کار

بی نشانیست ✤ بنای کار اعمال عبداللہ بر سہ

چیز ست اثبات حقیقت بی افراط ✤ و نفی تشبیہ

بی تعطیل ✤ و بر ظاہر رفتن بے تخلیط ✤ پل

در خلق مبند کہ خستہ شوی ÷ دل در حق بند
کہ رستہ شوی ÷ اگر طالبی راہ پاک کن و پشت
بر آب و خاک کن ÷ چون اغیار بگذاشتی ÷ و
مسافت از میان برداشتی ÷ از خود رمیدی ÷
و با دوست آرمیدی ÷ و دیدی انچہ دیدی ÷

بعون اللہ تعالی

رسالہ خواجہ عبداللہ انصاری باختتام رسید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد و آلہ الطاہرین و اصحابہ الراشدین اما بعد بدانکہ این رسالہ ایست مشتمل بر آنکہ حکما از کتب قدما اختیار کردند و فوائد بسیار در ضمن ہر حرفی مرقوم میشود از ہر امری کنند و از ہر اشارتی بشارتی مستفاد ست و این رسالہ موسوم

بہ تحفۃ الملوک و منسوب بچہل باب و بہر باب
چہار نصیحت باب اول در آنکہ چہار چیز
پادشاہی را نگہدارد رعایت و محافظت
دین و وزیر امین با تمکین و نگہداشتن عزم
و نگہداشتن حزم باب دوم در آنکہ چہار چیز
نتوان کرد الا بچہار چیز پادشاہی نتوان کرد
الا بعدالت محبت نتوان کرد الا بتواضع دشمن
ہلاک نتوان کرد الا بدوستی بمراد نتوان
رسید الا بصبر باب سوم در آنکہ چہار

چیز را از چہار چیز چارہ نیست بادشاہ را از
سیاست وزیر را از امانت رعیت از رعایت
لشکر را از تربیت باب چہارم در آنکہ چہار
چیز را با چہار چیز احتیاج ست سلطان را
بوزیر دانا دلیران را بسلاح علم را بعمل وعدہ را
بوفا باب پنجم در آنکہ چہار چیز را ورزی
باید ساخت دوست دانا را بدست آوردن
با برادران نکوئی کردن ودر آبادانی کوشیدن
و بر خلق خدا بخشیدن باب ششم در آنکہ

چہار چیز نباید کرد تا حسرت نباشد رجوع کارہا
بناسزایان نکوئی با ناکسان بدی با نیکان
وشتاب در فسق وعصیان باب ہفتم در آنکہ
چہار چیز از ہمہ خلق نیکوست عدالت وراستی
عقل وخرد صبر وسکون شرم وحیا باب ہشتم
در آنکہ چہار چیز از ہمہ خلق بدست بغض وحسد
عجب ونخوت خشم وغضب کسالت وبی نمازی
باب نہم در آنکہ چہار چیز آفت سلطان ست
غفلت امیران خیانت وزیران گستاخی حقیران

حسد نظیران باب دہم در آنکہ چہار کس را
مدارا باید کرد با سلطان ستمگار با طائفہ
ہوشیار با مردم بیمار با یار نکو کار باب یازدہم
در آنکہ چہار چیز موجب ثبات سلطنت ست
عدالت و شجاعت مروت و فتوت سخاوت
و عطیت مرحمت و شفقت باب دوازدہم
در آنکہ چہار چیز موجب نیکبختی ست اصل پاک
دست پاک دل پاک رای مستقیم باب سیزدہم
در آنکہ چہار چیز موجب جمعیت ست امنیت

نعمت مراجعت استقامت باب چہاردہم

در آنکہ چہار چیز باعث دولت است فرزندانی

تائید سبحانی احکام پسندیدہ امام برگزیدہ

باب پانزدہم در آنکہ چہار چیز موجب بدبختی

است کاہلی جاہلی ناکسی بیکسی باب شانزدہم

در آنکہ چہار چیز ہمہ کس شرط است اطاعت

نصیحت شفقت امانت باب ہفتدہم

در آنکہ چہار چیز موجب شادمانیست نواخت

سلطان دعای زاہدان بیان بزرگان

دیدن دوستان باب ہیجدہم در آنکہ بر چہار
چیز مغرور نباشد قرب سلطان زہد شب زندہ داران
پند حاسدان دوستی زنان باب نوزدہم
در آنکہ چہار چیز کارہا تمام کند پیوستن با بزرگان
نشستن بند دوستان تفکر در داستان نیکویی
راستان باب بستم در آنکہ چہار چیز نشان الہی
است عجب و تکبر عیب جستن بخیلی کردن از
سفلہ امیدی داشتن باب بست و یکم در آنکہ
چہار چیز نشان سعادت است قبول است عہد درست

تواضع در ہمہ حال سعی در کسب کمال باب
بست و دوم در آنکہ چہار چیز نشان شقاوت است
صحبت با جاہلان داشتن نکوئی با بدان کردن
نصیحت از جاہلان و فضولان شنیدن عمل
بقول زنان کردن باب بست و سوم
در آنکہ از چہار چیز احتراز باید کرد عجب و تکبر
خشم و غضب بخل و امساک شتاب و تعجیل
باب بست و چہارم در آنکہ چہار چیز موجب
ہلاک ست خبث و غیبت تکبر و نخوت حسد و حماقت

طمع و شہوت باب بست و پنجم در آنکہ چہار
چیز موجب ترقی باشد و ہم آسایش ترک ہوس و
ہوا اختیار لطف و مدارا تحمل در قضا شکر بر عطا
باب بست و ششم در آنکہ چہار چیز را تغیر ممکن نیست
گردانیدن قضا را باطل کردن حق را نیک خو
گردن بدخو را خوشنود کردن خلق را باب بست و ہفتم
در آنکہ چہار چیز را خرد نباید دانست وشمن آتش
و سیل و بیماری باب بست و ہشتم در آنکہ چہار
چیز مخل ست ظلم امیر خیانت وزیر غفلت وزیر

ششم را حقیر باب بیست و نهم در آنکه چهار چیز را بقا نبود حاکم ظالم وزیر بیخرد و مال حرام گردش ایام

باب سی ام در آنکه چهار چیز بچهار چیز تمام شود دانش بعقل طاعت بورع عمل بصدق نعمت بشکر

باب سی و یکم در آنکه چهار چیز عاقبت چهار چیز ست عاقبت خشم پشیمانی عاقبت لجاج رسوائی عاقبت بدگوئی دشمنی عاقبت کاهلی خواری

باب سی و دوم در آنکه چهار چیز شخص ضعیف میکند دشمن بیشمار قرض بسیار کثرت عیال

خیال محال باب سی و سوم در آنکه
چہار چیز چہار چیز آورد خاموشی راحت
فضولی ملالت سخاوت مہتری شکر
افزونی باب سی و چہارم در آنکہ
چہار چیز چہار چیز برد شہوت قوت
کاہلی دولت ناسپاسی نعمت
تکبر مروت باب سی و پنجم در آنکہ چہار
چیز را نتوان یافت سخن گفتہ را تیر انداختہ
را قضائے رفتہ را عمر گذشتہ را

باب سی و ششم در آنکه چهار چیز را چهار
چیز لازم ست سؤال کردن را خواری
عاقبت نشنیدن را پشیمانی هزل گفتن را
سبکساری با پادشاه دلیری کردن را
هلاکی باب سی و هفتم در آنکه چهار چیز دلیل
نادانی ست با ناآزموده دلیری کردن
از زن چشم وفا داشتن با کودک
صحبت گذاشتن بر ابله اعتماد کردن
باب سی و هشتم در آنکه چهار چیز

نقصان عمر ست به پیری مجامعت بسیار
کردن بگرما به رفتن میوه خوردن بازن
صحبت داشتن باب سی و نهم
در آنکه چهار چیز چهار کس انباشد
در و غگو را مروت بخیل را سعادت
حسود را راحت بدخو را مهتری
باب چهلم در آنکه چهار چیز اصل
سعادت ست فرمان بردن حقتعالی
متابعت رسول صلی الله علیه و

وآلہ واصحابہ وسلم خوشنودی مادر و
پدر راضی داشتن علما و صلحا و فقرا
و شفقت بر خلق خدائے تعالے
جل جلالہ وعم نوالہ

تمام شد رسالہ تحفۃ الملوک در سنہ ۱۳۰۲ ہجری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد و ثنائے بعد مر آفریدگاری را
کہ سینۂ عارفان مخزن اسرار خود ساختہ
و لوحِ دلِ محبان از نقش غیر خود پرداختہ (ای خالی کردہ)
و درود وافر بر جان پاکیزۂ خلاصۂ موجودات
خواجۂ کائنات محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم

که به تشریف خطاب وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ
اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْن مشرف و مخصوص ست
باد و بر همه اولاد و یاران وی بس روانِ او
بدان ای عزیز وَفَّقَکَ اللّٰہُ تَعَالٰی بما یُحِبُّ و
یرضیٰ که این چند سخن از کلام اهل حکمت و معرفت
جمع آورده شد و منهاج العارفین نام نهاده
تا مگر از شنیدن و خواندن اینکس را فائده
حاصل آید بدان ای عزیز زنهار بغیر حق
اعتماد نکنی تا پشیمان نشوی از حق غافل مباش

تا شیطان بر تو راه نیابد بهیچ چیز مغرور مشو تا هلاک
نگردی دل از حرص خالی کن تا راحت یابی
در کار حق باش تا کار تو ساخته گردد جز
حق دوست مگیر تا خسته نگردی دل بکس مبند
تا زیان نکنی کس را عیب مکن تا بعیب خود
مبتلا نشوی غیبت را دوست مدار تا حق از تو
دشمن نگردد در تنگیها صبر کن تا فرح یابی طمع
از دل دور کن تا خوار نگردی نیکی اندیشه
کن تا همه نیکی پیدا آید از همه نومید شو تا امید تو

برآید کار با خلاص کن تا جزا یابی غم دنیا مخور

تا دل تو تباه نشود در راستی ورز تا رستگار

شوی گنه بر کس منه تا در گنه نیفتی آزار کس

مخواه تا امان یابی کس را بحقارت منگر

تا خوار نشوی از جهت دنیا اندوهگین مباش تا

پریشان نگردی قدر نعمت بشناس تا از تو نستانند

از همه جدا شو تا بحق برسی غم فردا مخور تا امل کوتاه

شود مرگ را یاد کن تا دل بدنیا نگراید در امانت

خیانت مکن بیهوده گوئی را سر همه آفتها دان

مزاح کردن عاقبت وخیم شمر منت بردار

و منت منه تمام را بخود راه مده اگر

در بند چیز کسانی خود را بنده ایشان دان

در حق خود خطا مکن حاجت روائی را

کار بزرگ دان عقوبت باندازه گناه

کن خلق را بخود امید دار گردان در

هر جائیکه باشی خدای را حاضر دان

وگستاخ مباش ضعیف ترین خلقی را

قوی ترین قوتی دان زنان را بر مردان

در ہیچ جا است ار مردان عہد را در حال

سخط و رضا نیکو نگہدارد چون با اہل دنیا

خشم و غضب ۱۲

نشینی دین را فراموش مکن ترک گناہ گیر

اگر لقمہ حلال خواہی توقع از کس مکن تا

عزت یابی فروتنی کن تا بہ بزرگی رسی

از خلق عزلت کن تا بحق انس گیری

شکر نعمت حق بجا آر اگر نعمت دنیا و دین

خواہی امین باش تا امان یابی با حق

باش اگر عیش جاودانی خواہی خدمت

بزرگان کن تا ببزرگی رسی صبر پیش گیر

اگر عافیت خواهی خود را بحق به سپار

تا بسامان شوی دست در دامن صاحب

دولتان زن اگر دولت خواهی خود را هیچ قدر

منه تا با قدر گردی از صحبت اہل دنیا بپرہیز

تا تیرہ دل نشوی در حق بین تا از خود فانی

گردی قناعت کن اگر توانگری خواہی ہمت

بلند دار تا قیمت بیفزاید کردار خود را قدر منه

تا با قدر گردی بر حرف کس انگشت منه تا نخند

نگردی حریص مباش تا خوار نگردی توفیق[۱]
از حق بین تا غره نشوی دل بکس مبند
تا زیان زده نشوی در کس مبین اگر معرفت
خواهی از همه مفلس شو اگر محبت خواهی بر در
باش تا بگشایند در بند چیزے مباش تا
آزاد شوی خود را مبین تا بمعرفت رسی
بصدق طلب تا بیابی حرمت نگهدار تا محترم
شوی خوشخوے باش تا عزیز گردے
سودائی پیش گیر که دران سودی کنی

۱ یعنی اگر توفیق گردد [illegible]

خشم فرو خور تا راحت یابی مسکین باش
تا مقبول شوی کارے کن که پشیمان
نگردی در عیب خود فرو شو اگر با کاری
کار دیگران کن اگر بیکاری با همه نرمی و
مدارا کن بر نعمت کس حسد مکن تا عافیت یابی
با همه بخش تا محتشم گردی بر زیردستان
شفقت کن تا برهی در کارها آهستگی کن
تا شیطان بر تو ظفر نیابد دلها را دریاب
تا خوشنودی حق یابی بدخوئی ترک ده

تا عیش بر تو تلخ نگردد در معامله سخت مپیچ

تا خسته نگردی با همه آسانی کن تا برهی

دیگران را از خود بهتر دان تا از خود خلاص یابی

درشتی مگذار تا نزدیک همه دوست گردی

با همه باش اگر مرد راهی از خود طلب اگر

جوانمردی حق را یاد کن تا دل تو سیاه نگردد

درماندگان را دریاب تا در نمانی در گذار

تا در گذارند از افتادگان مگذر تا در نیفتی

جز حق میندیش اگر طالبی خلاف ترک ده

تا بسلامت مانی از حکم سر متاب تا عاصی نشوی

افتاده را دریاب تا دستگیر یابی با ہر کس

منشین تا تباه نگردی ترک لذت گیر اگر لذت

خواہی انصافِ خلق بده تا ستمگار نشوی

آن کار کن که حق پسندد و آن پسند که

حق پسندد آنکه با تو بدی کند با وی نیکی کن

با قافله رو که رہزنان بسیار اند و دشمنان

در کار اند سر برین در بسر یا برو و سر خود

گیر سر خط فرمان منہ اگر بنده خود خواجه مباش

اگر دولت خواهی دوستی آن به که برای
خدا بود بار خود بر کس منه اگر عزت
خواهی بزرگی بر هیچکس منه تا خوار نگردی جان را
در باز اگر صادقی در دریا غرق شو تا گوهر یابی
تیر بلا را هدف شو اگر دوستی رهبر طلب
اگر رهروی راه خرابه گیر اگر عاشقی
خود را مباش تا خود را باشی اندیشه دنیا
دور کن تا پریشان نشوی خود را در رنج بدار
تا راحت یابی پند بشنو تا سود کنی خود را

گم کن تا بجویندت بکوش تا بیابی در

مالایعنی مشغول مشو تا حسرت نخوری

قفل نفس را استوار که دروغگوست

بحق پناه گیر تا خلاص یابی وقت را

بشناس اگر صرافی نقد را بازگیر

اگر قلاشی طمع از خلق بردار تا محتاج

نگردی نفس را پاسدار تا بجان نرسی

هوای نفس را خلاف کن اگر دلاوری

بضاعت دنیا را خریدار مشو تا زیان نکنی

اختیار خود را در گوشه نه تا مختار گردی
سودائی کن که حق سود آن بود پاس
انفاس دار اگر بیداری دلها را
دریاب اگر ہشیاری ہمه حال با ادب
باش اگر مقبول شوی یاد دوست چندان
کن که خود را فراموش کنی قدر خود بشناس
تا با قدر گردی کار باندیشه کن تا زیان نکنی
از حق نصرت خواه تا یاری یابی بحق
بگریز تا از دشمن برہی یک ہمت باش

تا جمعیت یابی بیاد خدا موجب راحت ست
تا دانی بے یار شو تا یار یابی بیکس باش
تا بکس باشی بیخود باش اگر یگانگی
میخواہی بے ہمہ باش تا بحق باشی والسلام

بسم الله الرحمن الرحیم

می سرایم نغمهٔ حمدِ خدا
آنکه مرسل ساخت خیر الانبیا

وه چه مرسل هادیِ جن و بشر
وه چه هادی قاسمِ خلد و سقر

رهبرِ ما شد بتوحیدِ اله
تا که دارد ز آتشِ دوزخ نگاه

رحمتِ حق بر روانِ پاکِ او
بر همه اولاد و اصحابِ نکو

در سبب تألیف

یا الٰهی رابطِ شیرین کلام
میکند نظم این درِ معجز نظام

تا بود اهلِ سعادت را ثواب
تا شود اهلِ شقاوت را عقاب

از تو میداریم امیدِ تمام
تا شود مقبول قلبِ خاص و عام

نصائح در بیان هفتاد و سه افعال ذمیمه که از روی احادیث صحیحه و کتب فقه اجتناب از آن باعث حصول دولت است و ارتکاب آن موجب شمول نکبت

(یعنی بے برکتی و بدبختی)

رمز فهمان حدیث مصطفی — تا قلان شرع پاک مجتبی

میکنند از خامهٔ گوهر فشان — اینچنین شرح بیان راز دان

کز احادیث رسول پاک دین — هست مستنبط بدیشان بالیقین

کز سه و هفتاد افعال ذمیم — لازم آمد اجتناب ای بدمنیم (ای فہیم)

مجتنب را میشود دولت حصول — مرتکب را میشود نکبت شمول

اولا بوین اخواندن بنام (پرہیز کنندہ) — پس برهنه بول کردن ای کلام (پیشاب)

خواب تنها در شب تاریک هم (مادر و پدر) — زین نمط بشمرده اند اهل قلم

ریزهٔ نان را نخوار بها منه (یعنی در سرگذر و غیره انداختن) — دامن از دولت زکف هر گز مده

نوشت سیر و هم پیاز از این ماهی (تهسن) — تا شوی در هر دو عالم نیکروز

با بزرگان گوی سبقت مساز — هم شهر خلال از گاه دیواری مساز

زود تر از سجده سر بر داشتن | هست آداب خدا بگذاشتن

گر نشوئی دست خود را از سبوس | دست معشوق رضای حق ببوس

در مقامات نجاست از غلو | لازم آمد اجتناب ای نیکخو

کاسه و دیگی که ناشسته شب | می نهی رزق تو کم گردد سبب

ظرف آبی را شب تاریک هان | سر گشاده داشتن ممنوع دان

خانه صافی کن ز تار عنکبوت | از گدایان نان مخر از بهر قوت

کذب و لعنت را مکن ورد زبان | تا بیابی ز آتش دوزخ امان

جامه گر شد پاره بر جسمش مدوز | تا که باشی از ادبارت نیک روز

از نفس خاموش مکن شمع و چراغ | بر دل حاسد بزن نور و داغ

چیدن ناخن بدندان بس خطا | نیز تف در معبر ای صاحب ذکا

بول را استاده کردن هیچ جا | نیست غیر از کار مرد بی حیا

نان منه اندر کنار خویشتن | وقت خوردن تا رهی از رنج تن

در نماز پنجگانه کاهلی | نیست جائز ای سعید متقی

منع هر باره است هنگام سحر — رفتن و برآمدن شد بیخبر

بستن عمامه در حالِ قیام — می‌فزاید عز و جاه و احترام

شستن سروا پوشیدن شلوارها — در فقیری می‌زند واقف از خدا

جامه سر پیچیدن هم شستن سرما — زیر گلها را زدن سعد و دسطا

نهی بعض هست هم اکل طعام — تا انگشت دندان کندن خوردن طعام

شانه کشودن برای ریش و سر — نهی بسیار زد ارباب خبر

وقت جنابت خوردن آب و طعام — در شریعت هست مکروه و ذمام

خار و خاشاک کی روبی از مکان — وقت شب هرگز نسازی خفتن آن

گر تو آری سر فرود از بهر خواب — نیست جایز در طلوع آفتاب

شستن دست بر شانه و جاروب شب — می‌فزاید جملگی رنج و تعب

بول اندر خانه هم ممنوع دان — همچنین بشمر جلوس آستان

زوجه و شوهر بنام یکدگر — گر بخوانند این بود ناخوبتر

نان شکسته خوردن و با کفش هم — منع دان ای عزیز محترم

جلسه کردن در مقامات بلند	یا فرو هشتن در ان حال نژند
پس پی خوردن نمودن التفات	نا روا دارند احبابِ و ثقات
ریزه های نان مفگن زیر پا	تا بیابی دولتِ جاوید را
نان را اوسط کندن و خوردن صباح	نیست اصلا پیش اربابِ صلاح
آب را از لولهٔ کوزه مخور	بی وضو با کلِ طعام انسان شمر
بهر فرزندان دعای بد مکن	در تباهی یادگارِ خود مکن
شانه کردن خشک در حالِ وقوف	نیست جائز پیش اربابِ وقوف
شانهٔ حجام را در مو مساز	موی عانه را مده رنجی زکار
موی پیشین یا فزون از عارضین	هشتن جائز نشد ای اهل فطین
بر زمین زنده شپش انداختن	هست مر راهِ سفاهت تاختن
دست نا شسته مکن اکلِ طعام	گر کراهت از نظافت انتظام
کردن از چوبِ درختان هم خلال	بر تو آرد عاقبت رنج و ملال
گر نمازِ فجر خوانی زود تر	خارج از مسجد مشو ای نامور

نیز سوگند بکر رعیب دان — گرچه باشد با صداقت توامان
نفقه و کسوت ندادن آل را — هست ناخوشتر طریق اشقیا
تخم بطیخ از شگافی صبح و شام — جای ذلت نکبت آید لا کلام
هر دو دست خویشتن با زگل مشوی — دست شیخ زین هم تو ای فرخنده خوی
در خلالت آنچه از دندان نمود — خوردن آن هم ندارد هیچ سود
در میان خانه اندازه جدال — بر تو ساز و عیش و عشرت او بال
گر پیاز بینه خوری ای نیک خو — باشی از روی ملائک زرد رو
شرمگاه زوجه را هرگز مبین — اینچنین منقول شد از اهل دین
دست شسته پاک از دامن مکن — ورنه مانی در کثافت بی سخن
در عقوق ام و اب هرگز مکوش — نار دوزخ تا شود بر تو خموش
هست ذلت زیر پای والدین — باغ جنت زیر پای والدین
عهد بستن پس شکستن ای عزیز — غدر باشد پیش ارباب تمیز
از زنا پرهیز کردن هر نفس — شد حیات جاودان جمله بس

بی سبب از کف بهره ورد و درود ... تا شوی مقبول درگاه ودود

بول و غائط منزل غسل و وضو ... در فگندن نیست جائز هیچ رو

وقت شب از جامهٔ نو پاک هن ... رفت رو سیا خانه را آگاهی کن

خوردن و بخشش و ر آوند کسیر ... پیشت آرد بیگان حال عسیر

قطع ناخن از دم سا طورها ... می نیارد پیش جز فقر و عنا

خاتمه

ایها الاصحاب با صدق و صفا ... لفظ پردازان و معنی آشنا

در هزار و دو صد و پنجاه و هشت ... گر خیال این و آن خاطر گذشت

این سعادت نامهٔ فرخنده فال ... گشت ختم از فضل رب ذو الجلال

کاتب و قاری و سامع بهره یاب ... باد ازوی تا بهنگام حساب

مناجات مولوی محمد جمیل الدین فرخ آبادی

الهی بحسن و جمال محمد ... الهی بفضل و کمال محمد

الٰہی بحق نبی مکرم | الٰہی بجود و نوال محمد ﷺ
الٰہی بروح نبی حجازی | الٰہی بجاہ و جلال محمد ﷺ
الٰہی باعجاز ختم النبیین | الٰہی بصدق مقال محمد ﷺ
الٰہی بتصدیق صدیق اکبر (رضی اللہ عنہ) | وزیر صداقت مآل محمد ﷺ
الٰہی بانصاف فاروق اعظم (رضی اللہ عنہ) | امیر عدالت سگال محمد ﷺ
الٰہی باکرام عثمان عفان (رضی اللہ عنہ) | کہ شد کشتہ در امتثال محمد ﷺ
الٰہی بتکریم و اعزاز حیدر | کہ ظاہر شد از وی کمال محمد ﷺ
الٰہی بتطہیر خاتون جنت (رضی اللہ عنہا) | کہ جان داد از انتقال محمد ﷺ
الٰہی بافضال سبطین اقدس | جگر گوشۂ و فخر آل محمد ﷺ
الٰہی باعزاز زوج خدیجہ | کہ بود ست محو وصال محمد ﷺ
الٰہی بتقدیس زوج حمیرا | کہ بودہ فدای جمال محمد ﷺ
الٰہی باخلاص عباس و حمزہ | کہ بودند غمخوار حال محمد ﷺ
الٰہی بتوقیر زید بن حارث | الٰہی بعشق بلال محمد ﷺ

الٰہی بسوز دل ویس قرنیؓ	کہ بود عاشق زار نال محمد
الٰہی بمقبولی غوث اعظمؒ	کہ عین علیؓ بود آل محمد
دلم را عنایت کنی تاب عشق	بمحبوبی خط و خال محمد
مراد دلم را برآری الٰہی	بتائید اصحاب و آل محمد
مرا جمیل ست اینکاش بینید	برویاے صادق جمال محمد
پس از مردن خود بود ہم اعلیٰ	نشیند بصف نعال محمد
بروزیکہ نفسی بگویند مرسل	شفیعم بود جملہ آل محمد

خاتمۃ الطبع

ستایش فراوان و نیایش بیکران نثار بارگاہ حضرت صمدیت و درود نامحدود و سلام غیر معدود بر جناب خاتم نبوت و بر آل و اصحاب او کہ درین موسم تر و تازگی نہال و ہنگام سرسبزی شمال این مجموعہ مواعظ و نصائح مشحون شگفتگی مقرون کہ از جوش بہار فقرات رنگینش لالہ عذاران چمن معانی با پردۂ صحاب لطافت در گلبندی و آتشین رویان گلشن مضامین با پیرایہ نظافت در تاب و تابندیست شاہدان جلفاز الفاظ با زیور گلہاے فصاحت ہمکنار و با دستارہاے الفاظ سلسلہ گلوی حسن نمائیہا در بار آن ہر جملہ اش گوناگون اندرز و نصیحت پیدا و از یک یک کلمہ اش ہزاران ہزار پند و موعظت ہویدا در مطبع نامی واقع لکھنو باہتمام ابوالحسنات قطب الدین احمد ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۸ھ مطابق ماہ جنوری سنہ ۱۸۹۱ع بار اول انطباع بر رو مالیدہ و سرمہ کش دیدہ مشتاقان گردید۔